اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

عکسی

ذخیرۂ مناقب کامل جدید

معہ اضافہ

مع

ہفت بند مُلّا کاشیؒ

و

مُناجات حضرت فاطمہؑ و حضرت عبّاسؑ علمدار

اس میں تمام وہ مقبول مناجات اور چند نایاب مناقب درج کیے گئے ہیں۔ جو عرض مطالب اور کشودِ حاجات کے لیے بعد نماز پنجگانہ مومنین تلاوت کرتے اور بابِ اجابت سے قریب ہوتے ہیں

ناشران

کُتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ)

مغل حویلی، اندرون موچی دروازہ۔ لاہور ۸

عکسی وظائف الابرار کامل جدید

مترجم معہ اضافہ

مترجم :- جناب مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم و مغفور

یہ دس سورۃ ہائے قرآنی اور پچیس ۲۵ دعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے۔ جن کے متعلق علمائے کرام نے توثیق فرمائی ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

سورۃ ہائے قرآنی :- سورہ ۱ یٰسین۔ سورہ ۲ فتح۔ سورہ ۳ عم۔ سورہ ۴ واقعہ۔ سورہ ۵ ملک۔ سورہ ۶ رحمٰن سورہ دھر۔ سورہ الکوثر۔ سورہ ۹ مزمل۔ آیتہ الکرسی ۱۰۔

دعائیں :- (۱) دعائے مشلول (۲) دعائے کمیل (۳) دعائے جوشن صغیر و کبیر (۴) درود طوسی (۵) دعائے توسل (۶) دعائے جناب امیر منظوم (۷) دعائے صد سبحان (۸) دعائے ہلال (۹) اسمائے اعظم (۱۰) حدیث کسا (۱۱) دعائے سباسب (۱۲) دعائے صباح (۱۳) دعائے صنمی قریش (۱۴) دعائے نور کلاں (۱۵) دعائے نور صغیر (۱۶) ناد علی کبیر (۱۷) دعائے وسعت رزق (۱۸) دعائے مغفرت (۱۹) دعائے عافیت (۲۰) دعائے حضرت علیؑ (۲۱) دعائے طلب حاجات (۲۲) دعائے ابوذر (۲۳) اعمال صلوٰۃ جمعہ (۲۴) دعائے درازی عمر (۲۵) زیارت حضرت حجتؑ۔

چند خصوصیات :- اس کی لکھائی اتنی موٹی ہے کہ ضعیف العمر لوگ بھی اسکو بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے پیشتر پاکستان میں اتنی موٹی لکھائی کی اب تک شائع نہیں ہوئی۔

نوٹ :- کتاب خریدتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

کتاب وظائف الابرار کامل جدید معہ اضافہ : کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور کی مطبوعہ خریدیں۔ جسکی لکھائی موٹی سے موٹی اور چھپائی بہترین آفسٹ پر اور حجم ۴۱۶ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۳/۸ سفید کاغذ مجلد معہ رنگین ٹائیٹل ہدیہ لاگت کے قریب۔ ہدیہ

ملنے کا پتہ

کتب خانہ اثنا عشری مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

السّلام اے سایہ ات خورشید ربّ العالمین
سلام ہو آپ پر اے وُہ ذاتِ اقدس کہ جس کا سایہ انور پروردگارِ عالم کا خورشید ہے

آسمان عزّ و تمکیں آفتاب داد و دیں
عزّت و آبرو کے آسمان اور انصاف و دیں کے آفتاب

مقصدِ تنزیل بلّغ مظہر اسرارِ غیب
آیۂ بلّغ ما اُنزِلَ اِلَیکَ کے نازل فرمانے کے مقصد غیب کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے

مطلع یتلوہ شاہد، مقطع حبل المتیں
آپ آیۂ یتلوُہُ شاہِدٌ کے مطلع اور حبل المتین کے مقطع ہیں۔ آپ

مفتی ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خُلد
چاروں کتابوں کے مطابق فتویٰ دینے والے اور آٹھوں بہشت کے مالک ہیں

ناصرِ دین نفسِ پیغمبرؑ امامُ المتقیں
دین کے مددگار، پیغمبرِ خدا کی جان پرہیزگاروں کے پیشوا

ناشُنیدہ از زمانِ مہد تا پایانِ عمُر
گہوارے کے زمانہ سے لے کر آخر عمُر تک

بے رضائے حق ز تو حرفے کراماً کاتبیں
خُدا کی خوشنودی کے سوا کوئی حرف آپکے اعمال کے بزرگ کاتبوں نے نہیں سُنا

آنکہ مدّاحش خدا ہمدم رسولؐ اللہ بُود
وُہ جناب جن کا خُدائے تعالیٰ مداح اور رسولؐ اللہ ہمدم ہوں

گر کسے ہمتاش باشد ہم رسولؐ اللہ بُود
اگر کوئی اُن کا مثل ہو سکتا ہے تو وُہ رسولؐ اللہ ہی تھے

---

(۲)

اے بغیر از مصطفےٰ نابُود ہمتائے تو کس
اے وُہ جناب کہ حضرت محمدؐ مصطفےٰ کے سوا کوئی آپ کا مثل نہیں

بستہ بر مہر تُو ایزد مہر حُور العین بس
آپ کی محبت کو ایزد پاک نے فراخ چشم حُوران بہشت کا مہر قرار دیا ہے

مُہرۂ مہر از گلوئے صبح برنا ور فلک
آفتاب کی ٹکیا کو صبح کے گلے سے فلک نہ نکلنے دے

گر نہ از مہرت برآید صبح صادق را نفس
اگر صبح صادق آپ کی محبت کا دم نہ بھرے

کارواں سالارِ جاہت چوں کند آہنگ راہ
آپ کے مرتبہ کا قافلہ سالار جب کوچ کا ارادہ کرتا ہے تو

چرخ را بر دست پیش آہنگ بندد چوں جرس
چرخ کو بجائے گھنٹہ کے اپنے آگے دھر لیتا ہے

ضربِ دستِ تو ار دستاں بدیدے در مصاف
اگر میدانِ جنگ میں رستم کا باپ آپ کے ہاتھ کی ضرب دیکھتا

مرغِ روحش بیگماں از بیم بشکستی قفس
تو خوف سے اُس کا مُرغِ رُوح (جسم کا) پنجرا توڑ ڈالتا

ور شکوہت را بمیزانِ معانی برکشند
اگر آپ کی شان و شوکت کو حقیقت کی ترازو میں رکھیں

از رہِ خفت کم آید بوقبیس از یک عدس
تو خفت کے باعث بوقبیس پہاڑ ایک مسور کے دانے سے بھی کم اُترے

باشکوہِ صولتت دستاں نیاید در شمار
آپ کی ہیبت کے شکوہ کے سامنے بہادروں کی کوئی گنتی نہیں

در پرِ عنقائے مغرب کے شکوہ آرد مگس
دُور دراز کے جانے والے عنقا کے پر کے سامنے مکھی کی کیا ہستی ہے

چیست باقدرت سپہر و کیست با رائے تو مہر
آپ کے وقار و عظمت کے سامنے آسمان کیا چیز ہے اور آپکی روشن رائے و تدبیر کے

زاں زقدرت مستعار و ویں زرایت مقتبس
مقابل سورج کیا ہے وہ آپکی عظمت و وقار سے آسمان کی بلندی عاریت لی گئی ہے ورآفتاب

گر دلِ دریا عطایت موج بر گردوں زند
آپکی رائے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اگر آپکا دریا بخش دینے والا دل آسمان پر موج زنی کرے

لجۂ گردوں دراں گرداں نماید ہمچو خس
تو آسمان تنکے کی طرح پھرتا ہوا نظر آئے

اندراں میداں کہ مرداں سعادت جوئی را
جس میدان میں کہ سعادت کے متلاشی مردوں کے

از رہِ مردی عناں از دست بر باید فرس
ہاتھ سے مردانگی کی صورت سے باگ لے کر گھوڑا اُڑاتے ہیں

نشتر شمشیر شیراں رُوئے در شریاں نہد
تو شیروں کی تلواروں کے نشتر رگوں میں در آتے ہیں

چوں طبیب مرد گیرد ساعد جاں را مجس
اور موت کے طبیب کے مانند جان کی کلائی کی نبض دیکھنے لگتے ہیں

از میانِ مشرقِ میداں بر آئی مہر وار
تو آپ میدان کے مشرق میں سے سورج کی مانند اس طرح نکلتے ہیں

رایتِ نصرت ز پیش و رایت دولت ز پس
کہ فتح مندی کا جھنڈا آگے آگے ہوتا ہے اور دولتمندی کا نشان پیچھے پیچھے

خلق ہفت اقلیم اگر آں روز ہمدستاں شوند
اگر ہفت اقلیم کی خلقت اس روز متفق ہو جائے

از رہِ مردی نیارد تاب میدان تو کس
تو بھی آپ کی مردانگی کے مقابلہ کی کسی میں تاب نہ ہو

صورت گردد مجسّم فتح گوید آشکار
فتح مجسّم و متشکّل ہو کر پکار کر کہے

لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
کہ علیؑ کے سوا جوان نہیں اور ذوالفقار کے سوا تلوار نہیں

(۳)

اے سپہر عظمت از فرّ تو زیور یافتہ
اے وُہ جناب کہ عظمت کے آسمان نے آپکی شان سے زینت پائی

آفتاب از سایۂ چتر تو افسر یافتہ
آفتاب نے آپ ہی کے چتر کے سایہ سے تاج پایا

از غبارِ درگہِ عرش احترامت آشکار
آپ کے عرشِ احترام درگاہ کے غبار سے ظاہر ہے

کیمیاگر نسخۂ گوگرد احمر یافتہ
کیمیا گر نے سُرخ گندھک کا نسخہ پایا

بر امیدِ نقشِ رُویت دست نقّاش ازل
آپ کے رُوئے مُبارک کے نقشے کی اُمید پہ نقاشِ ازل نے

نقشہا بربستہ لیکن چوں تو کمتر یافتہ
بہت سے نقشے کھینچے لیکن آپ جیسا کم پایا

ہر کہ دستت را بدریا کرد نسبت بیگماں
جس نے آپ کے ہاتھوں کو دریا سے نسبت دی اُس نے بیشک

رشحۂ دست ترا دریائے اخضر یافتہ
آپ کے ہاتھ کے ذرا سے چھینٹے کو دریائے اخضر پایا

روزِ فتح الباب تو بر دست دریا بارِ تو
دروازہ کھولنے کے دن آپ کے ہاتھ کے سمندر پر

نسر طائر را فلک چوں بط شنادر یافتہ
مرغِ نسر (ایک ستارہ کا نام ہے) کو آسمان نے بط کی طرح تیرتا ہوا پایا

ہر کہ مہر تو بر صفحۂ جان نقش کرد
جس نے آپ کی محبت کے سورج کا جان کے صفحہ پر نقش کھینچا

مخزنِ دل را چو کانِ زر تونگر یافتہ
تو دِل کے خزانے کو سونے کی کان کی طرح دولت مند پایا

باز قدرت ہر کجا بال جلالت کردہ باز
آپ کی قدرت کے باز نے جس جگہ جلال کے بازو کھولے

طائرانِ سدرہ را در زیر شہپر یافتہ
تو سدرہ کے پرندوں (فرشتوں) کو پروں کے نیچے پایا

ہر کہ اندر آفرینش لاف بالائی زدہ
عالم میں جس نے بلندی کی شیخی ماری

رفعت راز آفرینش پایہ برتر یافتہ
تو آپ کی بلندی کے پائے کو ابتدائے خلقت سے آج تک سے برتر پایا

ہر کہ دست حاجت بر جود تو برداشتہ
جس نے کہ حاجت کا ہاتھ آپ کی بخشش پر اُٹھایا

تا قیامت دست خود را حاجت آور یافتہ
تو قیامت تک اپنے ہاتھ کو حاجتوں کا پورا کرنے والا پایا

با خدا و مصطفےٰ رائے تو یک رو داشتہ
آپ کی رائے خدا و مصطفےٰ کی مرضی کے موافق ہے

از خدا و مصطفےٰ شمشیر و دختر یافتہ
خدا و مصطفےٰ سے تلوار اور بیٹی پائی

ساقی کوثر نہ چنداں مدح باشد مر ترا
ساقی کوثر کچھ آپ کی بڑی تعریف نہیں ہے

اے ز تو دریائے فطرت کان گوہر یافتہ
آپ وہ ہیں کہ ایجاد کے دریا نے آپ سے گوہر کی کان پائی ہے

با صفائے گوہر پاک تو رضواں سالہا
آپ کے گوہر کی پاکیزگی کے مقابلہ میں رضواں نے برسوں تک

خاکِ عجلت بر جبیں آبِ کوثر یافتہ
شرمندگی کی خاک آبِ کوثر کی پیشانی پر پائی ہے

گر نہ بُودے ذاتِ پاکت آفرینش را سبب
اگر آپ کی ذاتِ پاک پیدائش کا سبب نہ ہوتی

تا ابد حوّا ستروں بُودے و آدم عذب
ہمیشہ حوّا بانجھ رہتیں اور آدم بے تخم رہتے

(۴)

اے معظّم کعبۂ اصل از بیانِ مُصطفےٰ
آپ بیانِ مُصطفےٰ سے اصل کعبۂ معظّم ہیں

قبلۂ دُنیا و دیں جانِ جہانِ مُصطفےٰ
دُنیا اور دین کے قبلہ اور جہانِ مُصطفےٰ کی جاں ہیں

از نقودِ گوہرِ معنی لبالب شُد دہاں
معنی کے جواہرات کی نقدی سے دہنِ مُبارک لبالب ہو گیا

تا نہادی لب بہ صورت بر دہانِ مُصطفےٰ
جب سے ظاہر میں آپ نے محمّد مصطفےٰ کے مُنہ پر لب رکھے

رہروانِ عالم تحقیق را نا بودہ راہ
عالم تحقیق کے رستہ چلنے والوں کو رستہ نہیں مل سکتا

بے زمیں بوسِ درت بر آستانِ مصطفےٰؐ
بغیر آپ کے دروازہ کی زمیں بوسی کے حضرت محمد مصطفےٰؐ کی چوکھٹ پر

اے باستحقاق بعد از مصطفےٰؐ غیر از تو کس
استحقاق کے ساتھ بعد حضرت محمدؐ مصطفےٰؐ آپ کے سوا

نا نہادہ پائے تمکیں بر مکانِ مصطفےٰؐ
کسی نے آنحضرتؐ کی جگہ پر رتبہ کا قدم نہیں رکھا

گرچہ درِ عالم باقبالِ تو شاہا کردہ ام
اے شاہ دیں اگرچہ آپ کے اقبال سے عالم میں میں نے وہ کام کیا ہے

آنچہ حسّاں کرد در وقت و زمانِ مصطفےٰؐ
جو حسّان نے حضرت محمد مصطفےٰؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں کیا تھا

لافِ مدّاحی دریں حضرت نمی آرم زدن
لیکن مدّاحی کی لاف اس درگاہ میں نہیں مار سکتا

اے ثنا خوانِ تو ایزد از زبانِ مصطفےٰؐ
آپ وہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی زبان سے آپ کا ثنا خواں پروردگار رہے

تیغت آں ابر است دریا دل کہ فتح الباب او
آپ کی تلوار ایک دریا دل ابر ہے۔ جس کی دروازہ کشائی

تازہ دارد ز آب نصرت بوستان مصطفےٰ
بوستانِ مصطفےٰ کو فتح مندی کے پانی سے شاداب رکھتی ہے

تا سپہر شرع زو پُر نور شُد ہرگز نتافت
جس سے کہ شرع کے آسمان نے روشنی حاصل کی

از تو روشن تر مہے بر آسمان مصطفےٰ
ہرگز اس سے روشن تر چاند آسمان مصطفےٰ پر نہیں چمکا

عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدانی کہ چیست
عرض کرنے کی حاجت آپ کے سامنے ضروری نہیں کیونکہ آپ خوب جانتے ہیں

حال اخلاص من اندر خاندان مصطفےٰ
کہ خاندان مصطفےٰ کے ساتھ میرے اخلاص کا کیا حال ہے

رفعت بالائے اِمکاں صُورت ناممکن است
امکان سے بالا آپ کی رفعت (کا تصوّر) ناممکن بات ہے

ور بُود ممکن بُود قدر و توان مصطفےٰ
اور اگر ممکن ہو تو وُہ قدرت و قوت مصطفےٰ ہی سے ہو سکتی ہے

منتِ خلقم بجان آورد رحمے کُن شہا
خلقت کا احسان میری جان کو آگیا شاہا رحم کیجئے

وارہاں از منّتِ خلقم بجانِ مصطفےٰ
اور مجھ کو احسانِ خلق سے چھڑایئے قسم ہے آپکو جانِ مصطفےٰ کی

از زبانِ خلق بر ناید صفاتِ ذاتِ تو
خلقت کی زبان سے آپ کی مدح ممکن نہیں

ور بر آید نے بود جُز از زبانِ مصطفےٰ
اور اگر ہو سکتی ہے تو سوائے حضرت محمد مصطفےٰ کی زبان کے نہیں ہو سکتی

روئے رحمت بر متاب اے کام جاں از روئے من
اے مقصد و جان رحمت کا منہ مجھ سے نہ پھیریئے

حرمتِ جانِ پیمبرؐ یک نظر کُن سوئے من
پیمبرؐ کی جان کی حرمت کا واسطہ میری طرف ایک نظر کیجئے

(۵)

اے ستودہ مرخدایت یا امیر المومنینؑ
آپ کی تعریف خاص خدا کی تعریف ہے اے امیر المومنینؑ

خوانده نفس مصطفایت یا امیرالمومنین
اس نے آپ کو نفسِ مصطفےٰ کہا ہے اے امیرالمومنین

گر بدے بالاتر از عرش بریں جائے دگر
اگر عرشِ بریں سے بالا تر کوئی اور مقام ہوتا

گفتمے کانجاست جایت یا امیرالمومنین
تو میں کہتا کہ وہ مقام آپ کی جگہ ہے اے امیرالمومنین

آنچہ تو شائستۂ آنی ز روئے عزّ و جاہ
آپ عزت و جاہ میں جس کے سزاوار ہیں

کس نداند جز خدایت یا امیرالمومنین
اس کو سوائے خدا کے اور کون جانتا ہے یا امیرالمومنین

سرکشاں دھر را آوردۂ سرہا زیرِ حکم
زمانہ کے سرکشوں کو زیرِ فرمان کر لیا

بازوئے زورِ آزمایت یا امیرالمومنین
آپ کی زور آزمائی نے اے امیرالمومنین

مدح گر شائستہ ذاتِ تو باید گفت بس
اگر آپ کی مدح آپ کے لائق ہی کہی جائے تو بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیرالمومنینؑ
وہ کون ہے جو آپ کی مدح کر سکے اے امیرالمومنینؑ

خازنان کان و دریا کیسہ ہا پُر ساختند
کان و دریا کے خزانچیوں نے تھیلیاں بھر لیں

روز بازار سخایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی سخاوت کے بازار کے دن اے امیرالمومنینؑ

بسکہ لعل اندر دل کان خاک بر سر می کُند
کان کے دل میں لعل خاک سر پر ڈالتا ہے

از دل دریا عطایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے دریا جیسے بخشش کرنیوالے دل کے سبب یا امیرالمومنینؑ

از نسیم باد نو روزی نشاید کرد یاد
سہبائے نوروزای کی نسیم کو یاد نہ کرنا چاہیئے

پیش خُلق جاں فزایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے جاں فزا خلق کے سامنے یا امیرالمومنینؑ

خاطر ہمچو من شوریدہ خاطر کے کُند
مجھ جیسے پریشان خاطر کا دل

وصف ذات کبریایت یا امیرالمومنینؑ

آپ کی ذاتِ بزرگ کا وصف کب کرسکتا ہے یا امیرالمومنینؑ

آں چہ عیسیٰؑ از نفس می کرد رمزے بود و بس

عیسیٰ علیہ السلام جو پھونک سے کرتے تھے وہ ایک رمز تھا

از لبِ معجز نمایت یا امیرالمومنینؑ

آپ کے معجز نما لب کا یا امیرالمومنینؑ

ما ہمہ از درگہ لطفت گدائی می کنیم

ہم سب آپ کے لطف کی درگاہ پر سوال کرتے ہیں

اے ہمہ شاہاں گدایت یا امیرالمومنینؑ

اے وہ جناب کہ تمام بادشاہ آپ کے فقیر ہیں یا امیرالمومنینؑ

فہمِ انسانی چہ داند عزّت کارِ ترا

آپ کے امر کی عزّت انسان کی سمجھ میں کیا آ سکتی ہے

کافرینش بر نیاید بارِ مقدارِ ترا

کیونکہ عالم بھی آپ کی قدر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا

کیست تا گوید ثنایت یا امیرالمومنینؑ
وہ کون ہے جو آپ کی مدح کر سکے اے امیرالمومنینؑ

خازنان کان و دریا کیسہ ہا پُر ساختند
کان و دریا کے خزانچیوں نے تھیلیاں بھر لیں

روز بازارِ سخایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی سخاوت کے بازار کے دن اے امیرالمومنینؑ

بسکہ لعل اندر دلِ کان خاک بر سر می کند
کان کے دل میں لعل خاک سر پہ ڈالتا ہے

از دلِ دریا عطایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے دریا جیسے بخشش کرنے والے دل کے سبب یا امیرالمومنینؑ

از نسیم یاد نو روزی نشاید کرد یاد
صبائے نوروز کی نسیم کو یاد نہ کرنا چاہیئے

پیش خُلقِ جاں فزایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے جاں فزا خلق کے سامنے یا امیرالمومنینؑ

خاطرِ ہمچو من شوریدہ خاطر کے کند
مجھ جیسے پریشان خاطر کا دل

وصف ذات کبریایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی ذاتِ بزرگ کا وصف کب کرسکتا ہے یا امیرالمومنینؑ

آں چہ عیسیٰؑ از نفس می کرد رمزے بود وبس
عیسیٰ علیہ السلام جو پھونک سے کرتے تھے وہ ایک رمز تھا

از لبِ معجز نمایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے معجز نما لب کا یا امیرالمومنینؑ

ما ھمہ از درگہ لطفت گدائی می کنیم
ہم سب آپ کے لطف کی درگاہ پر سوال کرتے ہیں

اے ھمہ شاہاں گدایت یا امیرالمومنینؑ
اے وہ جناب کہ تمام بادشاہ آپ کے فقیر ہیں یا امیرالمومنینؑ

فہمِ انسانی چہ داند عزّتِ کارِ ترا
آپ کے امر کی عزت انسان کی سمجھ میں کیا آسکتی ہے

کافرینش بر نیاید بارِ مقدارِ ترا
کیونکہ عالم بھی آپ کی قدر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا

---

(۶)

ایکہ فرمان قضا موقوف فرمان شما است
اے وہ جناب کہ تقدیر کا فرمان آپ کے فرمان پر موقوف ہے

دورِ دوران فلک دورے ز دوران شما است
آسمان کی گردش کا دور آپ کے زمانہ کا ایک دور ہے

آفتابے کا سماں در سایۂ اقبال اوست
وہ آفتاب کہ آسمان اس کے اقبال کے سایہ میں ہے

پرتوے از لمعۂ کوئے گریبان شما است
وہ آپ کے گریبان کے کوچہ کی جھلک کا سایہ ہے

پیرِ مکتب خانۂ ابداع یعنی جبرئیل
ایجاد کے مکتب خانہ کا بڈھا جبرئیلؑ

باہمہ ذہن و ذکا طفل دبستان شما است
باوجود پورے ذہن اور تیزی فہم آپکے مکتب خانہ کا بچہ ہے

ہر کجا در مجمع قرآں خدا را آیتے است
جہاں کہیں قرآن کے مجمع میں کوئی آیت ہے

از کمال فضل و رحمت خاصہ در شان شماست
نہایت فضل و رحمت کے سبب خاص آپ کی شان میں ہے

چشمۂ کز وے محیط آفرینش قطرۂ ایست
وُہ چشمہ کہ دریائے عالم اس کا ایک قطرہ ہے

قطرۂ از لجّہ دریائے احسان شما است
وُہ آپ کے دریائے احسان کے گرداب کا ایک قطرہ ہے

نسبت قدر ترا با اوج گردوں چوں کنم
یُوں آپ کی عظمت کو آسمان کی بلندی سے کیونکر نسبت دُوں

زانکہ اوج او حضیض قدر دربان شما است
اس واسطے کہ اس کی بلندی آپ کے قدر کے دربان کی پستی ہے

آنچہ گردوں را بدو چشم جہاں بیں روشن است
آسمان کو جو کچھ دو آنکھوں سے دِکھائی دیتا ہے

جز دو قرصے نیست آں ہم فضلہ خوان شما ست
وُہ دو روٹیاں ہیں کہ وہ بھی آپ کے دسترخوان کا پس خوردہ ہے

قبّۂ نہ چرخ را چوں دانہ برچیند زجا
نو ۹ آسمانوں کے قبّہ کو دانے کی طرح لیتا ہے

مُرغِ تعظیمے زجاں بر بام ایوانِ شُما است
وہ عظمت کا مُرغ چُن لیتا ہے جو آپکے محل کی چھت پر ہے

ہر گہر کا ندر ضمیر کانِ امکانِ قضا است
جو گوہر امکان کی پوشیدگی کے دل میں ہے

صُورتِ اظہار آں موقوفِ فرماں شُما است
اُس کے اظہار کی صُورت آپ کے فرمان پر موقوف ہے

آنچہ اَز وے عالمِ امکاں غُبارے بیش نیست
عالم امکاں جس کے سامنے ایک غبار سے زیادہ نہیں ہے

صُورتِ دہ چند زاں رُکنے ز ارکانِ شُما است
اُس کی دس گُنی صورت آپ کے ارکان کا ایک رُکن ہے

بندۂ بیچارہ کاشی از دل و جان سال و ماہ
بیچارہ غُلام کاشی دل و جان سے برس اور مہینے

رُوز و شب در خطۂ آمل ثنا خوانِ شُما است
رات اور دن خطۂ آمل میں آپ کا ثنا خواں ہے

بر درِ دولت سرایت رُوئے بر خاکِ نیاز
آپ کی درگاہ کے در دولت پر نیاز کی خاک پر منہ رکھے ہوئے

با دلِ پُر دَرد بر اُمّیدِ درمان شُما است
درد مند دِل کے ساتھ آپ کے عِلاج کی امید میں ہے

دَردِ پنہاں پیش دَرماں چند نتواں داشتن
معالج کے سامنے اس قدر درد کو پوشیدہ نہیں کرنا چاہیئے

عاقلے بنود زِ درماں دَردِ پنہاں داشتن
طبیب سے درد کو چھپانا عقل مندی نہیں ہے

(۷)

تا نجف شُد آفتابِ دیں و دولت را مقام
جب سے کہ نجف دیں اور دولت کا مقام ہوا ہے

خاکِ اُو دارد شرف بر زمزم و بیتُ الحرام
اُس کی خاک کو زمزم اور بیتُ الحرام پر شرف حاصل ہے

کعبۂ اصل است بیشک نزدِ اربابِ یقیں
اربابِ یقیں کے نزدیک بیشک وہ کعبہ ہے

زانکہ دارد عُروۃ الوثقائے دیں دروئے مقام
کیونکہ دین کا مضبوط سہارا وہاں مُقیم ہے

آفتابِ آسمانِ دین امیرالمومنینؑ
دیں کے آسماں کے آفتاب امیرالمومنین

والیِ مُلکِ ولائت حاکمِ دارُالسّلام
ملک ولایت کے والی بہشت کے حاکم

مُبطلِ بُنیادِ بدعت مُنشیٔ احکامِ وحی
بدعت کی بُنیاد کے مٹانے والے وحی کے احکام کے منشی

حاکمِ دین و شریعت دافعِ کُفر و ظلام
دین و شریعت کے حاکم کفر اور تاریکی کے دفع کرنیوالے

سایۂ لُطفش بہ معنی گر نہ بُودے در جہاں
اگر اس کے لطف کا سایہ حقیقت میں جہاں کے اندر نہ ہوتا

صُورتے بُودے جہاں از روئے معنی ناتمام
تو حقیقتاً جہان ایک ناتمام صورت ہوتا

اے سریرِ سروری آسُودہ از جاہِ تو جاہ
اے وہ جناب کہ سرداری کے تخت کو آپکے رتبہ سے رتبہ مل گیا

وے جہانِ آفرینش بُردہ از نامِ تو نام
اور اے وہ جناب کہ عالمِ موجودات کو آپکے نام سے نام حاصل ہُوا

بر سریر احتشامت آفتاب از ذرہ کم
آپ کے حشمت کے تخت پر آفتاب ایک ذرہ سے بھی کم ہے

بر زمین احترامت ذرّہ خورشید احترام
اور آپ کی حُرمت کی زمین پر ذرّہ خورشید کی طرح حرمت والا ہے

با شکوہ شقہ و دستار رُکن مسندت
آپ کے شقہ و دستار و مسند کے شکوہ کے سامنے

تاج جمشیدی چہ و تختِ سُلیمانی کدام
تاج جمشیدی کیا چیز ہے اور تخت سلیمانی کی کیا ہستی

آنچہ در تعظیم و تمکین سُلیماں می رود
جو تعظیم اور توقیر سُلیمان کی ہوتی تھی

اند کے بُود آں ہم از تعظیم سلمانؑ تو وام
وہ آپ کے سلمان کی تعظیم میں سے کچھ قرض کے طور پر تھی

تیر تقدیر قضا پیوستہ در فرمان تُست
تقدیر کی تدبیر کا تیر ہمیشہ آپ کے فرمان میں ہے

ننہد از روئے ادب بیروں ز فرمانِ تو گام
ادب کے سبب آپ کے فرمان سے باہر قدم نہیں رکھتا

نسبتت با زمرۂ انساں خطا باشد خطا
آپ کو گروہ انساں سے نسبت دینا خطا ہے

گوھر پاکیزہ جوہر راچہ نسبت با رخام
پاکیزہ گوہر کو بھلا پتھر سے کیا نسبت ہے

مثل تو جز مصطفےٰ صورت نہ بندد عقل را
عقل میں آپکا نظیر سوائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے کوئی دکھائی نہیں دیتا

معنی ایمان ما اینست روشن والسلام
ہمارے ایمان کے روشن معنی یہی ہیں والسلام

زائران روضہ ات را بر درِ خلدِ برین
آپ کے روضہ کے زائروں کو خلد کے دروازوں پر

می رسد آوازِ طبتم فادخلوھا خالدین
آواز آتی ہے کہ طبتم فادخلوھا خالدین یعنی تم پاک ہوگئے اور ہمیشہ کیلئے اسمیں داخل ہوجاؤ

کردہ ام این نذرِ مولائے نجف

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مالک کیا ہے تو نے جسے مشرقین کا
جس کے لیے ہے غلغلہ یہ شور و شین کا
لختِ جگر ہے فاتحِ بدر و حنین کا
صدقہ جنابِ فاطمہؑ کے نورِ عین کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یا رازقَ العباد و یا خالقَ النجوم
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی العموم
یا دافعَ البلاء و یا کاشفَ الغموم
گردش میں آج کل ہے مرا بختِ نحس و شوم

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

مختارِ کائنات ہے اے ربِّ پاک ذات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو کہیں ثبات
مُردے کو بخش دیتا ہے تو خضر کی حیات
صدقہ رسولِ پاکؐ کا دے رنج سے نجات

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

تو بادشاہِ خلق ہے اے ربِّ مشرقین
یا رب ادا ہو جلد مرے سر سے سب کا دین
تسکین تجھ سے ہوتی ہے دل کو جگر کو چین
مطلوب سے ملا دے پئے فاتحِ حنین

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

تو سب کا کارساز ہے اے ربِ بے نیاز
ظاہر ہے تجھ پہ جو کہ ہے بندے کے دل میں راز
محمود تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
تیرے سوا ہے کون کریں جس پہ آج ناز

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

حاجت روائی کر مری اے ربِ دوسرا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مبتلا
صدقہ نبیؐ کی زوج کا کر رنج سے رہا
تیرے سوا میں کس سے کہوں دل کا مدعا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جیسا تو بادشاہ ہے ویسا ہی ہے وزیر
رحمت سے تیری پایا ہے کیا رتبہ کثیر
تیرے وزیر کا نہیں کونین میں نظیر
اُمت کا خیر خواہ رسولوں کا دستگیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

محبوبِ کبریا ہے لقب شافعِ انام
جبریلؑ در پہ لاتے تھے جسکے سدا پیام
گردوں پہ قدسیوں نے کیا ہے جسے سلام
صدقہ میں اس کے بخش دے میرے گنہ تمام

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ترے نبیؐ کا وصیؑ بھی ہے لاجواب
تیری جناب سے اُسے کیا کیا ملے خطاب
وہ آفتابِ دیں ہے تو حیدرؑ ہے ماہتاب
خیبر کشا امیرِ عرب اور بوترابؑ

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

رُتبے علیؑ کے سب پہ ہیں عالم میں آشکار
زوجہ ملی بتولؑ سی حیدرؑ کو غمگسار

بنتِ رسول مریم و حوّا کا افتخار | دیتا ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب میں تجھ کو دیتا ہوں شبّرؑ کا واسطہ | جس کو خطاب سیّد مسموم کا ملا
جو زہر سے شہید تری راہ میں ہوا | صدقہ حسنؑ کی روح کا امداد کر خدا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار بہرِ شہنشاہِ کربلا | مدّاح کو حسینؑ کے کر رنج سے رہا
یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں فدا | دیتا ہوں واسطہ میں اسی روحِ پاک کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار | شانے ہوئے ہیں جس کے تہ تیغ آبدار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہوا فگار | بہرِ جنابِ زینبؑ و کلثومؑ کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں اسیر | نوکِ سناں سے جسکو ستاتے رہے شریر
دادا کو جس کے تو نے کیا خلق کا امیر | زین العباؑ کا واسطہ اے قادرِ قدیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار طفلی میں جو قید میں رہا | بابا کے ساتھ شام میں جس پر ہوئی جفا
حلقہ رسن کا جسکے گلے میں بندھا رہا | صدقہ امامِ باقرؑ عالی مقام کا

ساماں شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

یارب ہمارے جعفر صادقؑ جو ہیں امام
روضہ پہ جسکے آتے ہیں قُدسی پئے سلام
جس نے تری جناب سے پایا ہے احتشام
حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب مرے تمام

ساماں شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

اے ذوالجلال مُوسیٰ کاظمؑ ہے جنکا نام
اور اپنے قربِ خاص میں تُو نے دیا مقام
جنکو جہاں میں ساتواں تو نے کیا امام
دُنیا میں مومنین رہیں مسرور و شاد کام

ساماں شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

بہرِ رضاؑ نجات دے اے کل کے بادشاہ
روضہ کو جس کے تو نے کیا عرش بارگاہ
خشکی میں میری ہوتی ہے کشتی یہاں تباہ
اُس کے غلام پر بھی رہے لُطف کی نگاہ

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

یارب تقیؑ ہے جو کہ دو عالم کا مقتدا
مذکور جس کا آیا ہے قرآں میں جابجا
تقویٰ بھی جس کے نام سے مُمتاز ہو گیا
اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا

ساماں شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

دے کر نقیؑ کا واسطہ کرتا ہُوں یہ دُعا
کھٹکا نہ ہو صراط کا نے خوف حشر کا
دل جس سے ہو غنی مجھے دولت وہ کر عطا
برکت دے میرے رزق میں یارب دوسرا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا

پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

بہرِ امام عسکریؑ اے خالقِ انام
حاصل ہو مجھ کو دولتِ اقبال و احتشام
دنیا کے رنج دور ہوں اور دل ہو شادکام
اعدائے دین ذلیل رہیں خلق میں مدام

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہمارے مہدیِ ہادی جو ہیں امام
جو مشرکوں سے خلق میں لیویں گے انتقام
دینِ نبیؐ کا جن سے کہ ہووےگا احترام
سوگند انکی دیتا ہوں اے ربِ خاص و عام

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

بہرِ سکینہؑ بانوئے دلگیر اے خدا
مارا گیا جو تیر سے اصغرؑ سا مہ لقا
دکھلا دے جلد مرقدِ سلطانِ کربلا
تیری جناب میں ہے یہ مہدی کی التجا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

دیگر

پیدا کئے ہیں نور سے حق نے یہ پنجتن
ہے حل مشکلات کی میرے یہی جتن
احمدؐ علیؑ بتولؑ حسینؑ اور حسنؑ امام
مشکل کے وقت آپ سے کہتا ہوں یہ سخن

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر و یا شاہِ پنجتنؑ

اوّل رسولِ پاکؐ سے کرتا ہوں یہ سوال
ہیگا جہاز چرخ میں میرا شکستہ حال
دریائے غم سے جلد لیجیے مولا مجھے نکال
ہو ناخدا اے دیں مری کشتی کو لو سنبھال

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آ کے اب کٹھن

مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

بعد از نبیؐ تمھیں ہو وصیِ کردگار
اب آ پھنسی ہے ناؤ میری بیچ منجدھار

کرتا ہوں عرض آپ سے یا شاہِ ذوالفقار
مشکلکشا علیؑ میرے بیڑے کو پار اتار

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

زوجہ علیؑ کی فاطمہؑ ہیں دختر رسولؐ
بہرِ خدا یہ عرض میری اب کرو قبول

اُن سے بھی باادب میں یہ کہتا ہوں دل ملول
مشکل شتاب حل ہو زیادہ نہ ہووے طول

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسنؑ سے کہ یا حضرتِ امام
ڈوبا ہوں چاہِ غم میں نکالو مجھے امام

اِس بیکسی کے وقت میں آؤ ہمارے کام
ہو دستگیرِ خلق کے لو ہاتھ میرا تھام

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسینؑ سے اس طرح برملا
اس آتشِ الم نے مرا دل کو دیا جلا

تم بھی میری مدد کرو یا شاہِ کربلا
آیا ہے غم جدھر سے اُدھر جاوے یہ چلا

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

گندم اُنھوں نے کھایا تو انکا ہوا یہ حال
روتے پھرے وہ کوہ پہ گر کر ہزار سال

آدمؑ کو جب بہشت سے حق نے دیا نکال
لاچار ہو اُنھوں نے بھی تم سے کیا سوال

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

آرا نہ چیرتا ذکریا کو تا کمر
ہوتا جو موم بنتا وہ فولاد کا شجر
وہ ذکر پنجتن سے پناہ مانگتے اگر
کہتے اگر پکار کے یا شاہ لو خبر

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

آیا عتاب حق کا سلیمانؑ پہ جس گھڑی
گم ہو گئی تھی سلطنت دیو اور پری
تھی ہاتھ میں انگوٹھی وہ دریا میں گر پڑی
تب سوئے آسماں پکارے تھے یوں نبیؑ

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ایوبؑ کے بدن کو تھے جب کھا گئے کرم
آئی ندا یہ ان کو کریں گے قبول ہم
تھا ضعف اس قدر کہ لبوں پہ تھا آیا دم
ایوبؑ اس کلام کو تم پڑھ لو دم بدم

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

یونسؑ نبی کو جبکہ تھی مچھلی نگل گئی
کی جستجو بہت ہی یہ مشکل نہ حل ہوئی
حیران مضطرب تھے نہایت وہ اس گھڑی
آخر شکم میں ماہی کے فریاد کی یہی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

حیرت کا یہ مقام ہے اور گومگو کی بات
پیدا اگر نہ کرتا خدا پنجتن کی ذات
ارض و سما نہ ہوتا نہ دن ہوتا اور نہ رات
آساں کبھی نہ ہوتیں زمانے کی مشکلات

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ازبس جو کوئی مومنِ با اعتقاد ہو
اور اس کو نام پنجتنِ پاک یاد ہو

پھر کیوں نہ تیرے لطف و عنایت سے شاد ہو
آسان ہو جو کیسی بھی مشکل مراد ہو

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

من بعد مصطفےٰ کہ ہیں برحق وصی علیؑ
تم شاہِ دوجہاں ہو میں بندہ جعفری
رکھ لیجو شرم میری بھی در دورِ آخری
محتاج بس کسی کا نہ کیجو مجھے کبھی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا کل انبیاء کے واسطے
عرض سن لیجئے مری خیر النسا کے واسطے
اپنے جان و دل جناب مجتبیٰ کے واسطے
سیدِ مظلوم مذبوح قفا کے واسطے

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

تو ہے ہمنام خدا بے شبہ اے شہ الاجناب
سیکڑوں ہیں نام گر لکھوں تو ہووے اک کتاب
گر تو مدد فرمایئے انکا ہو مجھ سے انتخاب
روئے رحمت از من برگشتہ قسمت بر متاب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نام ہائے پاک کا منظور ہے اب انتخاب
جس قدر مشہور ہیں لکھتا ہوں اے عالیجناب
حل کرو مشکل مری اے شافع یوم الحساب
یا علیؑ یا ایلیا یا ابوالحسن یا بوتراب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو مشکل میں سب کہتے ہیں یا مشکلکشا
عرش پر جبریلؑ کے وردِ زباں ہیں مرتضیٰؑ

وقتِ مشکل حضرتِ عیسیٰؑ پکارے ایلیا ۔ ایسا مولا چھوڑ کر جائے کہاں یہ بینوا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

یا علیؑ قومِ نصیری تم کو کہتی ہے خُدا ۔ بندے تم کو کہتے ہیں شیرِ خُدا یا مرتضیٰؑ
صادق و صدیق و مصداق اور ہو کشف الوریٰ ۔ صدق دل سے اب یہی ہے میرا عرضِ مُدعا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کیواسطے

عرش پر تو ہے امیر المومنینؑ نام آپ کا ۔ حیدر و صفدر انھیں کہتے ہیں جن کے مُقتدا
چین کے سب رہنے والے کہتے ہیں حبا لورا ۔ دُور ہو میرا مرض اب جلد یا مُشکلکُشا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپ کا اسمِ معظم ہر فلک پر ہے جُدا ۔ ہے مَلَک کی ایک پر اور دوسرے پر ذوالعُلا
قاسمِ فردوس و جنت تم کو خالق نے کہا ۔ پھیر دو دستِ کرم مجھ پر بھی اے دستِ خُدا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آسمانِ سیومی پر آپ ہیں عبد الحمید ۔ چرخِ چہارم پر ہوئے مشہور تم عبد المجید
شہر تائب میں تمہیں مھید کہتے ہیں سعید ۔ دُور کرنا اس مرض کا کچھ نہیں تم سے بعید

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آسمانِ پنجمیں پر ہے معین نام آپ کا ۔ چرخِ سادس پر سماطیل آپ خالق نے کہا
مشرکوں نے موتِ احمر نام حضرت کا رکھا ۔ ہیں شیاطیں آپ کو قدسیہ کہتے جابجا

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو رُوح القدس اُستاد کہتے ہیں سدا
ہو وصی احمد کے اور نائب خدا کے شک ہے کیا

آسمان ہفتم میں پر نام ہے رَبُّ العُلا
میری بھی فریاد سُن لوائے شہِ خیبر کُشا

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کنکعو کہتے ہیں مولا آپ کو اہل عجم
سب عرب کہتے ہیں حضرت کو ونی با صد حشم

لوح پر ہے قبل اور یلیسوم بالائے قلم
اس مرض سے دو نجات اب مجھکو اے شاہِ امم

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اور یا لکھا ہے اسمیں ہیں نے جب دیکھی زبور
روم میں بطر بسا کہہ کرتے ہیں غم اپنا دُور

فلسفہ میں یوشعہ کہتے ہیں اے خالق کے نور
ارمنی کہتے ہیں فرق آپکو با صد سرور

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

جب کتاب تثلیث دیکھی یا امامُ المشرقین
فرقۂ جن میں لکھا ہے آپکو شاہِ حُنین

جا بجا اُسمیں لکھا ہے نام تیرا احمر عین
رات دن میں ایک پل بھی اب نہیں ملتا ہے چین

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکا دریا لکھا انجیل میں خالق نے نام
شامیوں میں نام ہے سرخیل حضرت کا مدام

کہتے ہیں عبرانی میں بلقاطلس ہر صبح و شام
اور بربر ترکی دو ضران میں ہی شاہِ انام

یا علیؑ وعالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے

دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اہلِ فارس آپ کو فیروز کہتے ہیں جناب
نوُح کی کشتی پہ خالق کا ہوا جب کم عتاب
کاہناں دہر میں حضرت کا نودی ہے خطاب
کھکے فرق آپکو چلاّ یا ہر اک شیخ و شتاب

یاعلیؑ وعالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دین کا رہبر سبھی کہتے ہیں تم کو یاعلیؑ
ساری دنیا کے ہو ہادی اور پیمبرؐ کے وصی
سب دمشقی بو علی کہتے ہیں تم کو یا ولی
چھوڑ کر حضرت کا در کس سے بھلا ہوں ملتجی

یاعلیؑ وعالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نام حضرت کا ہے جنّت میں سراج الانبیا
نامِ اقدس آپکا ہے اصفہاں میں بوفلا
مصر میں کہتے ہیں مصری آپ کو ام الوفا
ہے مری اک عرض تم سے یا امامِ دوسرا

یاعلی وعالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کرخیو میں نام اقدس ہے تمھارا انقیا
اور نصیری جانتے ہیں آپ کو اپنا خدا
کہتے ہیں اہلِ خطا اپنی زباں سے اولیا
ایک حاجت میں بھی اب لایا ہوں احاجت روا

یاعلیؑ وعالی و اعلیٰ خدُا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰؐ کے واسطے

استقالوس ارمنی کہتے ہیں حضرت کو سدا
کعبہ میں اکثر ہیں کہتے آپ کو بیت الورا
شہسوار بوکشف کہتے ہیں سارے انبیا
راہ بتلاتے ہو سب کو تم ہو کُل کے رہنما

یاعلی وعالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰؐ کے واسطے

حق نے بھیجی تیغ و دُلدل آپکو بیشک و ریب
کر دیئے ظاہر خدا نے آپ پر اسرارِ غیب
تابع فرماں ترے ہیں آدم و شیث و شعیب
سب اطبا اب تو ہیں میری دُوا میں سر بجیب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

قولِ فردوسی ہے تم ہو حاکم نصِ جلی
اِک زمانہ جانتا ہے آپ ہیں حق کے ولی
ہیں عراقی میر کل اور طوسی کہتے ہیں صفی
مجھ کو بھی آقا نہ ہوئے اُس مرض سے بیکلی

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

پیرِ پیراں میرِ میراں جانتے ہیں سب فقیر
والدہ نے آپ کی اکثر کہا ہے بو عشیر
شاہِ مرداں اور موجیلاں کہتے ہیں زنگی فقیر
عارضہ سے حال اب ہے غیر اے کل کے امیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپ تاجُ الاولیا ہیں افتخارِ ہر نبی
شاعروں نے بارہا لکھا تمھیں ہادی رضی
وقتِ مشکل انبیا نے بھی پڑھی نادِ علیؑ
تم سوا بخشے مرض سے کون مجکو مخلصی

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مطمئن دیکھا گیا توریت میں شاہِ زمن
رُوم میں شاہِ نجف اور ذوالکواکب در ختن
کہتے ہیں نصرت زمانہ میں تمھیں اہلِ یمن
ایسا آقا جس کا ہو وہ ہو مرض سے خستہ تن

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں آپکے یہ سب ہیں نام
وقتِ مشکل ہر نبی کے آپ ہی آئے ہیں کام

تم کو حیدرؑ میرِ کوثر کہتے ہیں سب خاص و عام
دفع ہو جائے مرض دو اُس دوا کا مجکو جام

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حیدرِ کرّار و جرّارِ دلاور ہو تمہیں
قاسمِ نار و جناں تسنیم و کوثر ہو تمہیں
دستگیر و ناصر و حامی دیاور ہو تمہیں
فاتح بدر و حنین و جنگِ خیبر ہو تمہیں

یا علی وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مہبطِ نورِ الٰہی ہو شرف سب ہیں حصول
معدنِ عِلم لدنی پاک دامادِ رسولؐ
مخزنِ سِرّ سلونی شاہِ دیں زوجِ بتوُل
خاتمہ ناموں کا ہے ہوئے دعا میری قبول

یا علی وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نامِ نامی آپکے لاکھوں ہیں اے خیبر کشا
زمزم و یعسوبِ دیں ہو ابن عم مصطفےٰ
اِک زمانہ آپ کو کہتا ہے تاج الاوصیا
چرخ پہ بدر الدجیٰ اور علم کے در ہو شہا

یا علی وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نامہائے پاک حضرت ہیں جہانمیں بیشمار
ہر بلائے تو شود دور این بخوان معتقاد بار
ایک بھی تم سا نہیں دونوں جہاں میں باوقار
لافتیٰ الا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار

یا علی وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

سب جگہ سے جمع کر کے نام لکھے ہیں شہا
ہیں سوا سو نام گن لو شک نہیں اسمیں ذرا
جو کوئی پوچھے ہیں کتنے نام فوراً دو بتا
صدقہ ان ناموں کا ہو جاؤں مرض سے میں رہا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو اللہ نے بھیجی ہے مولا ذوالفقار
شاہدیں سائل کو بخشی تم نے اونٹوں کی قطار
جو نجف میں دفن ہو ہرگز نہیں اُس کو فشار
میں بھی اک ادنیٰ گدا ہوں عرض ہے یہ بار بار

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

بار ہا تم نے مدد مولا رسولوں کی بھی کی
بطنِ ماہی میں اماں یونس کو مولا تم نے دی
چاہ سے یوسف کو تم نے آن کے دی مخلصی
اپنے خادم کی خبر لو بیکسی میں یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

یا علیؑ تم کو جنابِ کبریا کا واسطہ
یا علیؑ سُن لیجیے خیر النساء کا واسطہ
یا علیؑ دیتا ہوں میں خیر الوریٰ کا واسطہ
یا علیؑ آؤ جنابِ مجتبےٰ کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

واسطہ خونِ شہیدِ کربلا کا یا علیؑ
واسطہ باقرؑ شہِ ہر دوسرا کا یا علیؑ
واسطہ دیتا ہوں میں زین العبا کا یا علیؑ
واسطہ جعفرؑ امامِ مقتدا کا یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حضرت موسیٰ کاظمؑ باصفا کا واسطہ
اب تقیؑ حضرت نقیؑ پیشوا کا واسطہ
ہوں میں رضوی دیتا ہوں حضرت رضاؑ کا واسطہ
اور حضرت عسکریؑ باصفا کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے

دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اب جناب مہدیٔ ہادی کا صدقہ یا امام
جو مرض لاحق ہیں مجھ کو دفع ہو جائیں تمام
رات مستقل فکر اسکی ہی رہتی ہے مجکو صبح و شام
حل کرو مشکل مری اے بادشاہ خاص و عام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

ایک دل اور غم ہے بیحد مجکو اے دستِ خدا
غیر سے کہنے کا ہے انکار اے بدر الدجا
حال میرا آپ پر ظاہر ہے اے شاہِ ہُدا
دردِ دل کس سے کہوں جا کر میں حضرتؐ کے سوا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دام میں امراض نے مجکو لیا ہے آکے اب
تنگ آئے ہیں اطبا لکھ کے نسخے سب کے سب
پھیر دے دستِ شفا مجھ پر کہ تو ہی دستِ رب
ضعف سے ہوں جاں بلب ہے دیر کیا شاہِ عرب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دین و دُنیا میں نہیں مولا کوئی تیرا نظیر
کر دیئے آزاد قیدِ رنج سے صدہا فقیر
سب ترے در کے گدا ہیں کیا غریب اور کیا امیر
دست بستہ عرض کرتا ہے شہا تیرا فقیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

بدلے آدمؑ کے سدا کھا یا کئے نانِ شعیر
ہو گئے محتاج تیرے صدقہ سے صدہا امیر
حل مشکل میں نہیں شاہا کوئی تیرا نظیر
اب تمہیں سے داد اپنی چاہتا ہے یہ وزیر

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دیگر

یا علیؑ ولی وصیِ نبیؐ — ہاشمی طالبی و مطلبی
جانشینِ محمدؐ عربی — اَنتَ ثقتی علیکَ معتمدی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

خلقِ عالم سے ہو تمھیں مقصود — ہو ملایک کے بھی تمھیں مسجود
تم ہو مصداقِ شاہد و مشہود — کیوں نہ غالی تمھیں کہیں معبود

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے تری ذات منبعِ احسان — کشتیِ نوحؑ کے ہو کشتی بان
مشکلیں تم نے کیں سدا آسان — میری مشکل بھی حل کرو اس آن

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو دربارِ حق کے درباری — فیض تم سے رہا سدا جاری
ہوئے تم سے خلیل گلزاری — ہے غلام آپ کا یہ آزاری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ یونسؑ پھنسے تھے ظلمت میں — تمھیں مونس تھے اُنکے وحشت میں
کام موسیٰؑ کے آئے غربت میں — رہے عیسیٰؑ کے یار وحدت میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

رہے یحییٰؑ کے غمگسار تمھیں
ہو محمدؐ کے جانثار تمھیں

زکریاؑ کے بھی تھے یار تمھیں
کرو مجھ کو بھی کامگار تمھیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

شان میں آئی تیری نادِ علیؑ
ہو تمھیں بابِ شہرِ علمِ نبیؐ

لافتیٰ انّما ہے مدح تیری
سخت مشکل میں جان ہے میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اتنی جرأت کہاں کہ خالق سے
ہو ویں جب آپ حامیِ عاصی کے

تیرا چاکر کچھ اپنا حال کہے
پھر تو بر آئیں مدّعا سارے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اپنے عصیاں سے شرمسار ہوں میں
کون سے منہ سے رُوبکار ہوں میں

سخت عاصی گناہگار ہوں میں
ہو حمایت تو رستگار ہوں میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

بارگاہِ خدا ہے وہ درگاہ
ایسے دربار میں خدا کی پناہ

ہیں گدا جس کے سارے شاہنشاہ
کیا کرے عرض مجھ سا نامہ سیاہ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

کروں کس طرح عرض احمدؐ سے
یعنی سبطینؑ پاک کے جدؐ سے

ہے خجالت مجھے محمدؐ سے
میرے عصیاں تو بڑھ گئے حد سے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ محشر میں ہوں شفیع رسولؐ
خوف اس کا ہے مجکو زوجِ بتولؑ
نہیں ممکن کہ مجھ کو جائیں بھول
نہ کریں امتی میں مجھ کو شمول

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

وہ سراپا کرم مجسم ہیں
پر وسائل سدا مقدم ہیں
سب رحیموں سے بڑھ کے ارحم ہیں
آپ ان کے وزیرِ اعظم ہیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم اگر ہو شفیع شاہِ عرب
تم کو حاصل ہے قربِ حضرتِ رب
کام بگڑے ہوئے بن آئیں سب
غیر سے کچھ نہیں مجھے مطلب

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

آپ سے ہے یہ التجا میری
ہووے مقبول ہر دعا میری
بخشوا دیجئے خطا میری
نہیں جا امن کی شہا میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

احمدِ مصطفےٰؐ کی تم کو قسم
حسنؑ مجتبےٰ کی تم کو قسم
مادرِؑ اولیاء کی تم کو قسم
شاہِ گلگوں قبا کی تم کو قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سجادؑ کی قسم سرور
تم ہو حلالِ مشکلات اکثر
تم کو سوگند باقرؑ و جعفرؑ
میری مشکل بھی حل کرو آ کر

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو شرعِ رسولؐ کے ناظم
افتخارِ قبیلۂ ہاشم
تم ہو خلد و جحیم کے قاسم
تم کو سوگندِ موسیٰ کاظمؑ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو دیتا ہوں میں رضاؑ کی قسم
اور نقیؑ شاہِ اولیاء کی قسم
اور تقیؑ شاہِ اتقیا کی قسم
حسنؑ منبعِ ہدیٰ کی قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو مہدیِؑ دیں کی سوگند
اُس کے نام و نگیں کی سوگند
اُس امامِ مبین کی سوگند
ہے رسولِ امین کی سوگند

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سوگند انبیائے کرام
تم کو سوگند عزتِ اسلام
تم کو سوگند اولیائے عظام
سخت آفت میں مبتلا ہے غلام

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے

یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

علمِ احمدؐ کو جو خدا نے دیا
اس پہ شاہد ہے آیۂ نجویٰ
مِن و عن تم کو سب دیا بتلا
پھر کروں عرضِ حال کیا اپنا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جس مصیبت میں جاں ہے میری پھنسی
ہیں عیاں تم پہ سب خفی و جلی
اس سے واقف ہو تم علیؑ ولیؑ
کیوں نہ ہو آپ ہیں وصیِ نبیؐ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

عالِمُ الغیب ہے خدا کی ذات
اس سے واقف ہیں آپ بے کم و کاست
پر ہوئی ہے دیا جو ہو گی بات
کیا نہ ہونگی عیاں مری حاجات

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو خالق نے دی ہے وہ قدرت
پست ہے عقلِ کل کی یاں ہمّت
جس سے ہوتی ہے عقل کو حیرت
ہو نصیری کو پھر نہ کیوں جرأت

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

گر نہ ارشاد آپ فرماتے
شک تری ذات پاک میں لاتے
کیا عجب تھا جو ہم بہک جاتے
وحدہٗ لاشریک ٹھہراتے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

سخت مشکل ہے یا علیؑ فریاد
کس سے ہوں جا کے طالبِ امداد
اِک زمانہ ہے برسرِ بیداد
دوست جو تھے وُہ بن گئے جلاد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہوں گنہگار سر سے تابقدم
قابضِ رُوح جب کہ کھینچے دم
سخت بھاری ہے نزع کا عالم
کام آتا نہیں کوئی اُس دم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

بالیقیں آپ لائیں گے تشریف
پھر یہ ہے آرزوئے عبدِ ضعیف
ہو گی برکت سے آپ کی تخفیف
نہ ہو سکرات کی ذرا تکلیف

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے غفورُالرّحیم ذاتِ صمد
سخت طاری ہے مجھ پہ خوفِ لحد
پر خطائیں مری بھی ہیں بیحد
کیجئے گا ضرور آ کے مدد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حوضِ کوثر کے آپ ہیں ساقی
دیجئے گا وہ جامِ براقی
جس کی ہے مومنوں کو مشتاقی
رہے دل میں نہ کچھ ہوس باقی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

کفر ہے گر کہوں تمھیں خالق
شرک ہے سمجھوں آپ کو رازق

آپ لیکن ہیں حجتِ ناطق	آپ کا یہ غلام ہے صادق

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ذاتِ احمدؐ کو تم نے پہچانا	ان سے اللہ پاک کو مانا
نہ غلو ہے نہ قول مستانا	آپ کو ہم نے آپ سے جانا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حیدرِ شہسوار تم کو کہوں	صاحبِ ذوالفقار تم کو کہوں
اوّل ہشت وچار تم کو کہوں	قدرتِ کردگار تم کو کہوں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

منبع ہر کمال تم ہو تم	مظہر ذوالجلال تم ہو تم
بالیقیں لازوال تم ہو تم	وحدۂ لامثال تم ہو تم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

یا علیؑ ہوئے تجھ سا جس کا شفیع	کیوں نہ درجات اسکے ہوئیں رفیع
تیرا منکر ہے دوجہاں میں قطیع	کیوں نہ عابدؔ ہو تیرا عبدِ مطیع

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

دیگر

یا علیؑ کیجئے کرم مجھ پر خدا کے واسطے	لیں خبر جلدی محمدؐ مصطفٰے کے واسطے

آبرو اور شرم میری وقت پیری میں رکھو
زہرِ غم کے جام سے پُر ہے ہُوا میرا جگر
فلک کے تیغوں سے گھائل ہو رہا ہے دل میرا
حادثوں کی قید سے مجھ کو چھوڑاؤ یا علیؑ
دین و دُنیا میں مری آکر مددگاری کرو
صدق سے ثابت رہے دُنیا میں ایماں پر قدم
زندگی میں تندرستی ہو مری ہمدم سدا
نزع کے دم وردِ کلمہ کا زباں پر ہو مری
قبر کی تنگی میں روشن کیجیئے ایمان کی شمع
حشر میں اعمال کا نامہ مرا ہوئے سفید
ہو فرشتوں کے سوالوں پر مری جاری زباں
دستگیری کیجیئے جب ہو مرا پل سے گذر
جامِ کوثر بخشئے دستِ مُبارک سے مجھے
جنّتِ فردوس میں دیجے مکاں یا مرتضیٰؑ
لذّتِ دیدارِ حق سے خوش رہوں فردوس میں
زندگی میں یادِ حق سے دل مرا ہو بہرہ ور
خطرۂ شیطان سے بیخوف کیجے یا علیؑ
فقرِ باطن ہو عطا اور بخشیو ظاہر غنا
علم دیجے باعمل اور فقر دیجے باصفا

فاطمہؑ بنتِ نبیؐ خیر النساء کے واسطے
بخشئے غم کی دوا حسنؑ الرضا کے واسطے
کر مدد میری شہیدِ کربلا کے واسطے
حضرت سجّاد عابدؑ بے ریا کے واسطے
حضرت باقرؑ امام مقتدا کے واسطے
جعفر صادقؑ امامُ الاتقیا کے واسطے
مُوسیٰ کاظمؑ امامِ اصفیا کے واسطے
حضرت سیّد علی مُوسیٰ رضا کے واسطے
سیّدِ عالم تقیؑ مقتدا کے واسطے
سیّد عسکر حسنؑ نُور الہدا کے واسطے
حضرتِ سیّد نقیؑ مہتدا کے واسطے
حضرت مہدیؑ امام رہنما کے واسطے
چاردہ معصُومؑ پاک اور انبیا کے واسطے
جملہ خاصانِ جنابِ کبریا کے واسطے
انبیاؑ و اولیا و اتقیا کے واسطے
مومنانِ پاک مرداں خُدا کے واسطے
ذُوالفقار و دلدلِ پیکِ صبا کے واسطے
حضرتِ قنبر غلامِ باوفا کے واسطے
لے نیازی بخشئے صدق و صفا کیواسطے

شاد و خوش خرّم رہے دونوں جہاں میں یا علیؑ
مُشکلیں حل ہوں سبھی، مشکل کُشا کے واسطے

دیگر

دستگیر اپنا محمدؐ ہے عصا مشکل کشاؑ
خضرِ راہِ دیں محمدؐ رہنما مشکل کشاؑ
مقتدا ختمِ رسلؐ ہے، پیشوا مشکل کشاؑ
ابرِ نیساں وہ ہے دُرِ بے بہا مشکل کشاؑ
وہ فلک خورشید پر نور و ضیا مشکل کشاؑ

ہو نجف کی سمت کو راہی جہاز اپنا اگر
بن کے موجیں رسیاں کھینچیں نہایت جلد ادھر
اور ہوا طوفان کی چلنے لگے بہرِ ضرر
دم میں ہو بہرِ نجف دریائے شیریں میں گزر
ہو اگر کشتی کا اپنی ناخدا مشکل کشاؑ

ہر دفینہ اور ہر اک معدن اُسے آئے نظر
چشمِ اعمیٰ پُر ضیا ہو دیکھے شفقت سے گر
خطِ پیشانی سبھو کا پڑھ کے دے سب کو خبر
طعنہ زن ہو اُس کی آنکھ چشمِ ماہ و مہر پر
کور کو بخشے، اگر نور و ضیا مشکل کشاؑ

کاٹ میں اس شیرِ یزداں کی بھی یکتا ذوالفقار
تھا جواں بھی ایک وہ جو باندھتا تھا ذوالفقار
آبداری میں سراپا تھی وہ دریا ذوالفقار
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار
تیغ بھی بے مثل تھی، بے مثل تھا مشکل کشا

احمدؐ و حیدرؑ تلک جس کی رسائی ہو گئی
جادۂ جنت کی جانب رہنمائی ہو گئی
دونوں عالم کے تفکر سے رہائی ہو گئی
پار بیڑا ہو گیا مشکل کشائی ہو گئی
یا نبیؐ مشکل کشائے خلق یا مشکل کشاؑ

حیدرؑ کرار یکتا جود اور ہمت میں تھا
فرش استبرق غلاموں کیلئے جنت میں تھا
میرا مولا رشکِ یوسفؑ حسن اور صورت میں تھا
پر مزہ جو خاکساری کا دلِ حضرت میں تھا
رکھتے تھے بستر کو اپنے بوریا مشکل کشا

ہر طرح کا معجزہ سبکو دکھایا شاہ نے
کب ملا عیسیٰؑ کو یہ رتبہ جو پایا شاہ نے
چرخ پر خورشید کو اُلٹا پھرایا شاہ نے
سو برس کے بعد گر مُردہ جلایا شاہ نے

قبر سے کہتا اُٹھا مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ

جرأتِ حیدرؑ سے شیرانِ نیستاں بند ہیں
سب کے سب سرکش دلیر اور مردِ میداں بند ہیں
کھل چکا ہے دیو و انسان دونوں یکساں بند ہیں
ڈر کے مارے سر سے پا تک سب کی لرزاں بند ہیں

فاتحِ بدر و احد خیبر کشا مشکل کشاؑ

عقدہ جو لیکر گیا مایوس ہو کر سو دسے
کام تھا ہر لحظہ خلق اللہ کی بہبود سے
حل ہوئی فوراً وہ مشکل اس شہِ ذی جود سے
رہ گئی تھی کھولنے میں جو گرہ داؤد سے

اس گرہ کو کرتے تھے ناخن سے وا مشکلکشا

حشر میں ہوگا سوا نیزہ پہ جس دم آفتاب
جب کہا سب نے تمازت سے بچا لیجئے شتاب
شیعوں کو خطرہ نہیں حامی اگر ہیں بوترابؑ
کیا عجب گر رحم سے ہمکو دکھا دے انقلاب

آفتابِ حشر کو کر دے سُہا مشکل کشاؑ

مرتبہ سے اُس شہِ والا کے حق آگاہ ہے
مولدِ پاک اس ولی کا خاص بیت اللہ ہے
عابدوں کی اُسکے باعث سے خدا تک راہ ہے
سجدہ کرتا ہے اُدھر جو بندۂ درگاہ ہے

کعبۂ اہلِ دل و قبلہ نُما مشکل کشا

جب علیؑ کی یاد کی مشکلکشائی ہوگئی
دُکھ میں جب فریاد کی مشکل کشائی ہوگئی
جن و آدم زاد کی مشکل کشائی ہوگئی
شاہ نے امداد کی مشکل کشائی ہوگئی

ہے غرض آفاق کا مشکل کشا مشکل کشا

معجزہ دکھلایا جو اعجاز کا طالب ہوا
سیر کر لی شوقِ جنت کا جسے غالب ہوا
دی اُسے دنیا جو دنیا پر کوئی راغب ہوا
رہبرِ عالم علیؑ ابنِ ابی طالب ہوا

رہنما جنت نُما معجز نُما مشکل کشاؑ

احمدؐ و شبیرؑ و شبرؑ سے شفاعت ہوئیگی
باعثِ خاتونِ جنتؑ سیرِ جنت ہوئے گی
جاں کنی کیوقت حیدرؑ کی حمایت ہوئیگی
حشر میں ان پانچ کی ہم پر عنایت ہوئیگی

شبرؑ و شبیرؑ و زہراؑ مصطفیٰ مشکل کشاؑ

رزق بیوؤں کو یتیموں کو وہ پہنچایا کیے
کس نے پایا ایسا پایا جو علیؑ پایا کیے
نانِ گندم ترک کر دی نانِ جو کھایا کیے
کاسہ ہائے خلد ان کے واسطے آیا کیے

سب نبی رتبہ میں کم ہیں اور سوا مشکل کشاؑ

وہ وصی احمدِ مختار ہے شک اس میں کیا
شک جو کرتا ہے وہ بیشک خارجی ہے بیحیا
رابطہ آپس میں تھا موسیٰؑ کا اور ہارونؑ کا
اعتقاد اپنا تو یہ ہے اس کا شاہد ہے خدا

نائبِ ختمِ رسلؐ بے فاصلہ مشکل کشاؑ

ذرہ ہے مداح تو مہرِ امامت ہے شہا
رہ دکھا تو ہی تو خضرِ راہِ جنت ہے شہا
میں گدا تیرا ہوں تو صاحب کرامت ہے شہا
یہ عقیقِ دل مکدر اب نہایت ہے شہا

بخش اس کو نورِ عرفاں سے جلا مشکل کشا

قہر سے دیکھے جو سوئے دشت شاہِ بحر و بر
اور دریا پر نگاہِ قہر پڑ جائے اگر
آبرو پاکر بنے دم بھر میں بحر پر گہر
خوف سے ہو خشک نکلیں موتیوں کی جا شرر

ہے بلا شک معدنِ قہر و عطا مشکل کشاؑ

سیرِ باغِ دہر کا طالب جو ہو اس سے شتاب
حلقہ ہائے دیدۂ بلبل بنے اسکی رکاب
اشہبِ بادِ بہار اس کو بخشے بوترابؑ
بوئے گل دوڑے جلو میں فخر ہے بہرِ ثواب

غنچۂ دل کو کرے اک دم میں وا مشکل کشاؑ

جنگ میں اکثر ہوئے کفار زیرِ ذوالفقار
کافروں پر ایک بھی خالی گیا ہرگز نہ وار
داخلِ دوزخ ہوئے ہیبت سے بعضے نابکار
تیغ و تیغِ رعب دونوں تھیں قیامت آشکار

ہے وہ شمشیرِ خدا شیرِ خدا مشکل کشاؑ

اس شہِ کونین سے پایا ہے امت نے شرف
اس شریعت سے لیا احمدؐ کی امت نے شرف
اور امامت سے کیا حاصل شریعت نے شرف
امتِ مرحومہ سے ڈھونڈا ہے جنت نے شرف

مرجعِ ہر یک شرف ٹھہرا مرا مشکل کشاؑ

نام حیدرؑ کا درِ دل سے اٹھا دے درد کو
گرم کردے دم میں وہ مردے کے جسمِ سرد کو
روحِ زہراؑ نے ہدایت کی ہے جن جس خرد کو
مردنک حوروں نے جانا خلد میں اس مرد کو

ہو گیا اس کا خدا جس کا ہوا مشکلکشا

دی قطار اونٹونکی اک ادنےٰ کو ایسا تھا سخی
عین طاعت میں انگوٹھی دی وہ اعلیٰ تھا سخی
مجھ گدا کی بھی خبر لے اے مرے مولا سخی
یا علیؑ و یا وصی و یا وفی دیا سخی

یا علیؑ یا شیرِ حقؑ یا شاہ یا مشکلکشا

جس کے دل میں نورِ حبِ ساقیِ کوثرؑ نہ ہو
پھر وہ دل ظلمات سے تاریک تر کیونکر نہ ہو
آفتابِ حشر سے روشن وہ کالا گھر نہ ہو
خیر ہے کیونکہ بھلا پھر اُس بشر سے شر نہ ہو

مومنوں کے دل کے اندر ہے مرا مشکل کشا

خلقتِ آدم سے پہلے کا یہ سُنئے ماجرا
دیو کو باندھا شجر کی چھال سے شک اسمیں کیا
پھر ہوا جاں بخش وہ شہ شیر سے سلمان کا
الغرض بند و کشا دخلق ہیں دونوں بجا

ایک جا ہیں عقد و بند اور ایک جا مشکل کشاؑ

مالکِ کونین اُسے سمجھا ہے جو فہمیدہ ہے
جس نے ہموزن نبیؐ تولا ہے کیا سنجیدہ ہے
الفتِ حیدرؑ سے جس مومن کا دلچسپیدہ ہے
یوں مقرر ہے نور کا اُس کے کہ گویا دیدہ ہے

ہے ہدایت دل میں آنکھوں میں ضیا مشکلکشاؑ

رشک سے کھا جائے ہیرا زہر ایسا گرد ہو
اک نگاہِ نور سے دونوں جہاں میں فرد ہو
جو سپیدی سامنے آجائے فوراً زرد ہو
گرمیِ بازارِ خورشید اُس کے آگے گرد ہو

جس کے قلبِ مُردہ کو بخشے ضیا مشکلکشاؑ

واسطہ انکا دیا ہے ہر نبی نے وقتِ بد
ان کے باعث سے ہوئی ہے مہر اللہ الصمد
زندہ مردوں کو مسیحا نے کیا ہے مستند
دردِ عالم کی مسیحا سے نہ ہو آکر مدد

ہیں مگر دردِ مسیحا کی دوا مشکل کشاؑ

پیشوایانِ سلف کے بھی علیؑ ہیں پیشوا — پیشوا سب کا ہوا پیر و جواں کا مقتدا
ہوگیا دونوں جہاں میں اس بشر کا مرتبہ — مرتبہ کیا حاضر و ناظر ہوا ہے خود خدا
خود خدا اس کا ہوا جس کا ہوا مشکل کشاؑ

معجزاتِ حیدرِ کرار کی کچھ حد نہیں — مُنہ سے جو نکلے وہ درگاہِ خدا سے رد نہیں
اُس ولی اللہ کی اُلفت میں جسکو کد نہیں — دہریا ہے دہر میں پھر کوئی اس سے بد نہیں
مالک و مختار ہے کونین کا مشکل کشاؑ

عین طاعت میں انگوٹھی دی یہ اُدنیٰ فیض تھا — تیسرے فاقہ میں اپنا رزق بھوکے کو دیا
پیروی سب گھر نے کی رکھا نہ کھانیکو ذرا — عقدۂ دشوارِ عالم کو کیا حل بارہا
مرجعِ معنیٔ لفظِ ہل اتیٰ مشکل کشاؑ

تھی جو تیغ دو زباں اس شاہِ والاجاہ کی — اُسکے آگے برق نے اپنی زباں کوتاہ کی
کب ضیا کو روشنی پاتی ہے مہر و ماہ کی — کوہِ باطل کاٹ کر حق کی کشادہ راہ کی
اس کو بھی مشکل کشا نے کر دیا مشکلکشاؑ

دو زبانیں کس لیے تھیں تیغِ حضرت کیلئے — ایک تو مخصوص تھی گویا ہدایت کے لیے
جو نہ آیا دینِ حق میں بُت کی اُلفت کیلئے — دوسری تھی اک زباں بس اہلِ بدعت کے لیے
کرتے تھے قتل اُس سے بے ریب و ریا مشکلکشاؑ

سارے عالم میں نبیؐ کی طرح حاکم ہے علیؑ — جنت و دوزخ کا بھی عقبیٰ میں قاسم ہی علیؑ
رات بھر تو ہیں نمازیں دن کو صائم ہے علیؑ — جس قدر ہیں راز اُن سے خوب عالم ہی علیؑ
محرمِ اعجازِ محبوبِ خدا مشکل کشاؑ

معجزہ اک حیدرِ کرار کا سُنیئے ذرا — جس سے دل پر نور ہو آنکھوں کو حاصل ہو ضیا
نور کا پردہ بنے ہر ایک پردہ کان کا — گوش زد ہو غیب سے احسنت یہ حمت کی صدا

اور روزِ حشر دیں مجھ کو صلہ مشکل کشاؑ

تھے منافق چند اور سب نے کیا یہ مشورہ ۔ زک علیؑ کو دیجیئے ایسی کہ صدمہ ہو بڑا
یہ فریب آپس میں ٹھہرایا کہ یوں کیجیئے دغا ۔ لے چلیں تابوت میں زندہ کو سب کرتے بکا
اور کہیں پڑھ دو نماز اس پر ذرا مشکلکشا

پڑھ چکیں حضرت جو ہیں زندہ پہ میت کی نماز ۔ ہنس کے اٹھ بیٹھے وہیں وہ شخص تا کھل جائے راز
ہم بہم ہنسنے لگیں محجوب ہوں شاہِ حجاز ۔ پھر زبانِ طعن حضرت پر کریں یوں سب دراز
محرمِ سرِ خفی ہو خوب یا مشکلکشاؑ

الغرض صندوق میں لیٹا جواں اک بے حیا ۔ چھید نیچے رکھا تا پہنچا کرے اس کو ہوا
رکھ کے تختہ اس پہ اک چادر بھی ڈالی برملا ۔ لائے روتے پیٹتے سب اور حضرت سے کہا
اِس جنازہ پر نماز اب ہو ادا مشکلکشاؑ

دیکھ کر صندوق کو بولے علیؑ ہر ایک سے ۔ جو کوئی وارث ہو اِسکا آئے میرے سامنے
جب وہ آیا سامنے بولے اجازت ہے مجھے ۔ یعنی میت کی نماز اس پر علیؑ اسدم پڑھے
عرض کی اُس نے یہی ہے مدعا مشکل کشاؑ

پڑھ چکے جس دم نماز اُس پر امامِ نیک خو ۔ مسکرا کر بولے بس لیجاؤ دفن اس کو کرو
عرض کی سب نے جواب اس کا ہمیں اسوقت دو ۔ زندہ پر پڑھتے ہیں میت کی نماز اے است گو
یہ سخن اُن سب سے سن کر بولے لا مشکلکشاؑ

سب چلائے نہیں پڑھتے جو زندہ پہ نماز ۔ کیوں پڑھی اسپر نماز میت اے شاہِ حجاز
بولے شہ تم پر نہیں ظاہر ہے یہ از و نیاز ۔ دم میں تم پر بھی کھلا جائے مخفی ہے جو راز
وا کرے اِس رازِ سربستہ کو کیا مشکل کشا

اِس کے وارث نے رضا بہرِ نماز آ کر جو دی ۔ تن میں تھا اس دم تک اسکے دم جو آیا تھا شقی
جب گیا پڑھنے نماز اُس پر امامِ متقی ۔ آکے عزرائیل نے تب روح اسکی قبض کی

بس نماز اس پر وہیں پڑھنے لگا مشکل کشاؑ

بس یہ سنتے ہی ہوئے استادہ آگے تو امام
سینکڑوں پیچھے منافق خاص سے لے تا بہ عام
اور بھی بدباطنوں کا ہو گیا تھا اژدہام
تھے حزیں ظاہر میں باطن میں مگر خوش تھے تمام
یعنی جل میں آ گئے اس وقت کیا مشکل کشاؑ

بیحیاؤں کو یقیں آیا نہ حضرت کا کلام
عرض کی آواز دیتے ہیں اسے ہم یا امام
شہ نے فرمایا پکاریں خاص سے لے تا بہ عام
نارِ دوزخ میں ہولے ہے روح کا اسکی مقام
کر چکا تھا جب نماز اس پر ادا مشکل کشاؑ

نام لے لیکر پکارا سب نے اس کو خوب سا
بولتا کیونکر وہ گویا مردۂ صد سالہ تھا
اس نمازِ شاہ کے پڑھنے سے کی پہلے قضا
کی قضا اس نے مگر ان سب کو سکتہ ہو گیا
مشغلہ سمجھے نمازِ با خدا مشکل کشاؑ

کھولکر صندوق بھی دیکھا تو دم مطلق نہیں
مردہ ہے وہ روسیہ منہ پر ذرا رونق نہیں
عرض کی شہ سے امامت آپکی ناحق نہیں
جانشین مصطفےٰ حضرت سوا الحق نہیں
یاد اب رکھیں گے ہم یہ معجزہ مشکل کشاؑ

اہلسنت کی کتابوں میں بھی ہے یہ آشکار
گفتگو خورشید نے کی ہے علیؑ سے سات بار
یہ خلاصہ گفتگو کا تھا سنیں اب آشکار
یعنی سب اہلِ جناں میں تیرے ہیں جو دوستدار
ہے محبّوں کا ترے رتبہ سوا مشکل کشاؑ

سن کے یہ باتیں جھکے سجدہ کو حق کی بوترابؑ
عین سجدے میں خوشی سے ہو گئیں آنکھیں پُر آب
تب رسولِ حق نے حیدرؑ سے یہ فرمایا خطاب
حاملِ افلاک روتے ہیں نہیں ہے دل کو تاب
گریہ اب موقوف کر بہرِ خدا مشکل کشاؑ

فرش پر ہے عرشِ حق اور عرش پر نورِ خدا
باغِ قدرت باغ میں گل گل میں زر زر میں دوا
آسماں پر مہر ہے اور مہر میں نور و ضیا
بحرِ معنی میں صدف ہے اسمیں دُرِ بے بہا

راہِ حق اُس راہ کا بھی رہنما مشکل کشاؑ

اے فصیحِ نظمِ دیوانِ ہدایت السّلام
اے مزیلِ کلِّ سامانِ ضلالت السّلام
اے بلیغِ صدرِ ایوانِ شریعت السّلام
اے علیمِ علمِ سُلطانِ رسالت السّلام

السّلام اے نفسِ خاصِ مصطفاؐ مشکل کشاؑ

تم وصیِ مُصطفےٰؐ ہو یا امیرالمومنینؑ
تم امامِ اتقیا ہو یا امیرالمومنینؑ
تم وَلیِ رہنما ہو یا امیرالمومنینؑ
تم نصیری کے خدا ہو یا امیرالمومنین

تم ہو یا مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ

پھر اسے کھٹکا نہیں جسکا توسل تم سے ہے
خلد تم سے حُور و جنّت تم سے اور گل تم سے ہے
بند و بستِ دو جہاں یا شاہ بالکل تم سے ہے
جس قدر اہل تجمل ہیں تجمل تم سے ہے

تم کو خالق نے کیا وہ بادشا مشکل کشاؑ

اے شہنشاہِ دو عالم مصطفےٰؐ کا واسطہ
ہے حسنؑ کا اور شہ کرب و بلا کا واسطہ
دخترِ محبوبِ حق خیر النساؑ کا واسطہ
پنجتنؑ کا واسطہ شاہا خدا کا واسطہ

عرض جو کرتا ہوں میں سن لو ذرا مشکل کشاؑ

اب بصدقِ دل یہ کرتا ہے دُعا تم سے قبُول
اس طرف ہے سب طرح کی التجا تم سے قبُول
اے شہِ والا ادھر کے مدعا تم سے قبُول
مسلت اپنی ہے اختر کی شفا تم سے قبُول

تھام لو اب ہاتھ اے دستِ خدا مشکل کشاؑ

دیگر

یا محمدؐ کے اخی شاہنشہِ عالی وقار
ہیں خُدائی کے تمھارے ہاتھ میں سب کاروبار
قدرداں ہی خود تمھاری آپ ذات کردگار
اِس لیے آیا ہے دروازے پہ تمھارے خاکسار

مُدعا دل کا کہوں کیا تم پہ سب ہے آشکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدلؑ سوار

رازدانِ حق کہوں کیونکر نہ تم کو یا علیؑ
اپنے بستر پر تمھیں چھوڑا وہاں پہنچے نبیؐ
جس گھڑی احمدؐ کو پہنچی تھی خبر معراج کی
اور پسِ پردہ بھی جب ظاہر ہوئی تھی انگشتری

تب سے خلقت میں یداللہ نام کہتے ہیں پکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُلؑ سوار

لحمک لحمی تمھیں حضرت نے فرمایا مدام
مومنوں کو ہے یقیں ہوئے گا جب روزِ قیام
یا علیؑ تحقیق جن و انس کے تم ہو امام
ساقیِ کوثر تمھیں کوثر سے بھر کے دوگے جام

اب یہی نکلے ہے منہ سے ہر گھڑی لیل و نہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُل سوار

حضرت جبریلؑ کے استاد تم ہو یا علیؑ
فی الحقیقت حق کے خانہ زاد تم ہو یا علی
شیرِ حق اور باعثِ ایجاد تم ہو یا علیؑ
اور رسول اللہؐ کے داماد تم ہو یا علیؑ

خانہ سامانی ہیں حق کی ہے تمھارا اعتبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُلؑ سوار

نوحؑ کی کشتی جب آئی تھی بہ طوفانِ عظیم
خود بخود لرزاں تھے مثلِ بید کشتی کے مقیم
کون تھا اُس وقت اُس جا بجز ربِ کریم
اور حضرت نوحؑ فرماتے تھے ہو کر دل دو نیم

یا محمدؐ کے اخی و یا علیؑ عالی وقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُل سوارؑ

نوحؑ کی کشتی بچائی تم نے واں طوفان سے
اور کیا شاداں خلیل اللہ کو احسان سے
اور بچایا حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی جان سے
کر دیا گلزار آتش کو وہیں فرمان سے

اب کروں میں بھی تمنا کیوں نہ شاہِ ذوالفقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُل سوار

جن دنوں ایوبؑ کا کیڑوں نے کھایا جسمِ پاک
از دیادِ کرب سے پہنچے تھے وہ قربِ ہلاک

اور گریباں صبر کا ہونے لگا تھا چاک چاک ۔۔۔ آسماں سے اُس گھڑی آئی صدائے دردناک

یہ دُعا مانگو شفا دیوے تمھیں پروردگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

جب کیا یعقوبؑ سے یوسفؑ کو گردوں نے جدا ۔۔۔ اور دکھایا چشمِ تاریک وچاہِ پُر بلا
وِرد تھا یہ ہی وظیفہ اس عزیزِ مصر کا ۔۔۔ اور یہاں یعقوبؑ کہتے تھے بصد دردو بکا

یا علیؑ تم کو دیا ہے حق نے سب کچھ اختیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

تم خدا کے خاص ہو اور ہو وصی مصطفٰا ۔۔۔ تم سے سب ظاہر ہوئے ہیں معجزات انبیاؑ
تم نے سلماں کو چھوڑایا شیر سے شیرِ خداؑ ۔۔۔ اور کیئے ہاتھونکو اسود کے دیا تن سے ملا

تم سوا کس سے کہوں اب یہ حقیقت بار بار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُلؑ سوار

تم کو کہتے ہیں نصیری یا الیقیں گرچہ خدا ۔۔۔ پر تمھارے معجزہ نے فخرِ عیسیٰؑ کو دیا
حکم سے اللہ کے مُردوں کو جاں دی بارہا ۔۔۔ اور کیا خالق کو اپنے دل سے سجدہ شکر کا

نیم جاں ہے دَورِ گردوں سے یہ فدوی جاں نثار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُل سوار

حضرت موسیٰؑ پہ جب کرتے تھے حملہ ساحراں ۔۔۔ پھینک دیتے تھے عصا ہوتا تھا مارِ پر زیاں
تم نے چوبِ خشک سے دکھلا دیا سبزہ عیاں ۔۔۔ سو وہ اعجازِ کلیم اللہ ہے شاہِ زماں

اب مرے اوپر ہے غم کی چار سو سے مار مار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُلؑ سوار

جب کیا یونسؑ کو ماہی نے یکایک در شکم ۔۔۔ اور ہوئی مچھلی وہاں بحرِ تلاطم سے بہم
تھا کہا یونسؑ نے اس حالت میں ہو کر چشم نم ۔۔۔ ہے مدد کی جا یہی بحرِ سخا کانِ کرم

دستگیری کیجئے اس بے کسی میں بار بار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دلدل سوار

خوف سے امت کی اپنے جبکہ حضرت زکریاؑ
اور ہوئے راضی رضا پر آرے نیچے سر دیا
آرے میں جا کر چھپے بہر رضائے کبریا
یہ سمجھ کر تذکرہ اوّل سے آخر تک کیا

تب کہا گھبرائیو مت ہے مقامِ انکسار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دلدل سوار

معجزہ داؤدؑ کا سنتے ہیں مخلوقات سے
شیثؑ اور ادریسؑ کو ہے فیض ہر اک بات سے
تم نے آہن کر دیا ہے موم اپنے ہات سے
بلکہ پایا فخر آدمؑ نے تمھاری ذات سے

کوہ برکت سے قدم کی ہو گئے ہیں آبشار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دلدل سوار

قبلۂ دنیا و دیں کعبہ کو ہے تم سے شرف
خضرؑ اور الیاسؑ ہیں ہمرہ تمھارے صف بہ صف
یعنی کہتے ہیں کہ وہ ہے مولدِ شاہِ نجف
اور سلیمانؑ جلوہ داری کر رہے ہیں اک طرف

ہو توجہ کی نظر کا اس طرف کو بھی گذار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دلدل سوارؑ

کیا کہوں اے قوتِ بازوئے ختم المرسلین
غیر ٹل جاتے تھے اور بھاگے نہ تھے اہلِ یقیں
جب مقابل ہوتے تھے جنگ گاہ میں اعدائے دیں
گو کہ ہو زیر و زبر افلاک اور کانپے زمیں

منہ نہ پھیرا تم نے ہرگز درمیانِ کارزار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دلدل سوارؑ

تم نے گہوارے میں پھینکا اژدہے کو چیر پھاڑ
ایک حملہ سے گرایا تم نے بریرہ کا پہاڑ
جنگِ خیبر میں دیا تھا تم نے عنتر کو پچھاڑ
اک اشارہ سے دیا تھا قلعۂ خیبر اکھاڑ

دردِ غم نے بے طرح مجھکو کیا ہے اب حصار

حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

ہے زباں نطق قاصر کیا کروں وصفِ کمال
بارہا تم ہو چکے شاہا برائے ذوالجلال
جس گھڑی تم سے کیا تھا ایک سائل نے سوال
ہے یہ یاد اے تذکرہ بخشش کا تھا ہمیں آ ای

بے تامل بخش دی سائل کو اونٹوں کی قطار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

جن وہاں تابع کئے بیرالعلم کے چاہ میں
اور یاں فرزند دے ڈالے خدا کی راہ میں
پھر کٹایا اپنے سر کو سجدۂ اللہ میں
ہے اسی غم میں سیاہی آفتاب و ماہ میں

ہے یہ سائل بھی تمہارے لطف کا امیدوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا امیر المومنینؑ حق سے گذارش کیجئے
اور پیمبرؐ سے مرے حق میں سفارش کیجئے
خارِ غم کی دل سے میرے دُور خارش کیجئے
اے مرے ابرِ کرم رحمت کی بارش کیجئے

تا کہیں بادِ خزاں کے بعد پھر آئے بہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قاسمِ نار و جحیم
از پئے شبیرؑ و شبرؑ جو کہ ہیں دُرِّ یتیم
آبرو رکھیو جہاں میں لطف سے اپنے کریم
تا نہ ہم چشموں میں ہو ظاہر مری حالت سقیم

تم پہ پوشیدہ نہیں ہے جلد کر دو کامگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یہ بھروسہ ہے تمہاری ذات سے مشکل کشا
بہرِ زین العابدینؑ رنجورِ دشتِ کربلا
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے اتقیا
وہ جو ہیں مشکل کے عقدے ان سبھی کر دو رہا

خلق میں مشکلکشائی کا ہے شہرہ ہر دیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

وہ جو ہیں شاہِ خراساں منبعِ لطف و عطا
دُرِ دریائے ہدایت حضرت موسیٰ رضا
ان کے صدقے سے خبر لینا مری بہرِ خدا
یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا شافعِ روزِ جزا

میرے مولا میرے ہادی میرے آقا نامدار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

واقفِ علمِ لدُنی یا علیؑ عالی مقام
ہے وہی مضمونِ واحد ایک ہے طولِ کلام
چھوڑ دروازہ کہاں جائے یہ حضرت کا غلام
موسیٰ کاظمؑ کا صدقہ وہ جو ہیں مفتم امام

جنکی زلفِ عنبریں سے ہے خجل مُشکِ تتار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا شہِ ہر دوسرا حضرت نقیؑ کیواسطے
رہنمائے دینِ احمدؐ عسکریؑ کیواسطے
اور امام باصفا حضرت نقیؑ کیواسطے
مہدیؑ آخر زماںؑ آلِ نبیؐ کیواسطے

اپنے فرزندوں کا صدقہ جو کہ ہیں عالی تبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

فکر و غم نے بےطرح گھیرا ہے آکر مجکو شاہ
یہ بھروسہ ہے تمھاری ذات سے شامِ و پگاہ
منزلِ مقصود تک عاصی کا کر دیجئے نباہ
بھیجو قنبر کو مدد کے واسطے دے کر پناہ

یا تمھیں پھیرو ادھر شاہا زمامِ راہوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

دیگر

ہر دم تمھارا نام کروں یاد یا علیؑ
چاہوں تمھاری مہر کا ارشاد یا علیؑ
اس نام کے سہارے رہوں شاد یا علیؑ
ہو جائے اُس جناب کی امداد یا علیؑ

مجھ پر ہے اس زمانہ کی بےداد یا علیؑ
دو داد سُن کے اب مری فریاد یا علیؑ

تم خانہ زاد حق کے ولی خافقین کے
تم مرتضیٰؑ ہو باپ حسنؑ اور حسینؑ کے

تم ہو وصی نبی کے بہادر حنین کے
تم باغباں ہو گلشن ریحانتین کے

تم ہو نبی کریمؐ کے داماد یا علیؑ
اور خاص جبرئیلؑ کے اُستاد یا علیؑ

سلماں کو بن میں شیر سے تم نے بچا دیا
دین محمدیؐ کا نقارہ بجا دیا

عنتر کو مار تیغ زمیں سے ملا دیا
دُلدل کی سُم سے ارض کا طبقہ ہلا دیا

بربر کا بند تم سے ہے بنیاد یا علیؑ
خیبر کا در تمھارے سے برباد یا علیؑ

ذات شریف آپ کی ہے مظہر جہاں
اسرار حق کے تم پہ ہیں لاریب سب عیاں

تب مصطفٰےؐ نے لحمک لحمی کیا بیاں
جبریلؑ تم کو دیکھ کے بولے ہے ہر زماں

جنت تمہاری مہر سے آباد یا علیؑ
دوزخ تمہارے قہر سے ناشاد یا علیؑ

جس طرح سے ہوئے ہیں نبیوں میں پیشوا
اے مظہر العجائب داماد شیر کبریا

تم بھی اسی طرح سے ہو ولیوں میں رہنما
تم ہاتھ ہو خدا کے محمدؐ کے ہم غذا

تم ہو جہاں میں سید امجاد یا علیؑ
تم ہو جگت میں سرور ایجاد یا علیؑ

جب ذوالفقار جنگ کے دن تم نے کی علم
دشمن کے سینے میں نہ رہا ڈر سے اس کے دم

اک آن بیچ دشمنوں کے سر کیے قلم
کفار بھاگے خوف سے جس دم دھرا قدم

دشمن کے حق میں تم تو ہو جلاد یا علیؑ
پنجہ تمہارا پنجہ فولاد یا علیؑ

لیلام میں آپ کو پوجیں ہیں سر بسر
چاروں طرف کو آپ کا ہے نور جلوہ گر

علم خدا کا شہر نبیؐ تم ہو اس کے در
اِس در کو میں جو چھوڑوں تو جاؤں کہو کدھر

اب چاہتا ہوں آپ کی امداد یا علیؑ
زنجیر غم سے کیجئے آزاد یا علیؑ

جو آپ کے غلاموں کا بن کر رہے غلام
مجھ کو یقیں ہے آپکے الطاف ہیں تمام
بیشک ہمارے جیسے محبوں کا ہے امام
عاجز نوازی آپ کا ہے کام صبح و شام

شفقت سے اب سنو مری فریاد یا علیؑ
فریاد میری سُن کے کرو داد یا علیؑ

دو غم ہیں مجھ کو ایک سے ہے ایک غم بڑا
حق کے عقاب کا مجھے غم دل میں ہی لگا
دِن رات مجھکو فکرِ معیشت کا ہے سدا
ان دونوں درد کی مجھے آتی نہیں دوا

دنیا کے فکر سے کرو آزاد یا علیؑ
مولا کے ذکر سے کرو دل شاد یا علیؑ

دنیا کے بندوبست میں دن رات ہوں خراب
غفلت میں یوں ہیں غرق نہ کرتا ہوں کچھ ثواب
اسکی تلاش و غم میں رہوں کھا کے پیچ و تاب
کیجو گنہ سے پاک مجھے یا ابو ترابؑ

اِک نام ہے تمھارا مجھے یاد یا علیؑ
اس نام کا میں رکھتا ہوں اوراد یا علیؑ

جو کام ہیں گنہ کے سو مجھ سے ادا ہوئے
غمخوار دوست ہم سے ہیں کتنے جدا ہوئے
کارِ ثواب ہم سے ہمیشہ خطا ہوئے
اِک دن کہیں گے لوگ کہ غوثم فنا ہوئے

اُس دم اگر تمھاری ہو امداد یا علیؑ
ہوں گا میں سب گناہوں سے آزاد یا علیؑ

عشق اُس جناب کا ہی کوٹھالی سی آشکار
جذبہ کی جب سوہاگے نے دل کو دیا بھکار
آتش جو دل کو دی تو ہوا یا دلی ادتار
کُندن بنا ہے لائق سکہ ہوا تیار

خرّم کو رکھو خلق میں دِل شاد یا علیؑ
ویسے ہی سکّہ سے کرو آباد یا علیؑ

مناقب بجناب سیّد الشہداء شہید کربلا علیہ السّلام

تم مسیحا پئے خدا بھیجو
بھائی کو شاہِ کربلا بھیجو
خاکِ دریائے کیمیا بھیجو
جو کہ ہے میری التجا بھیجو

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اے حسینؑ شہیدِ کرب و بلا
دے ذبیح و قتیلِ راہِ خدا
تنگ آیا ہوں زیست سے آقا
جلد لیجئے خبر برائے خدا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہند میں دل بہت ہے گھبراتا
کوئی حامی نظر نہیں آتا
غیر سے کہتے جی ہے شرماتا
رات دن ہوں یہی میں چلاتا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تم امام دو کون ہو مشہور
تم ہو عین نبیؐ کے بیشک نور
نام غمگیں جو لے تو ہو مسرور
نظرِ رحم ہو ادھر بھی حضور

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہے عنایت کا خاتمہ تم پر
دیئے راہب کو تم نے سات پسر

نخلِ بے برگ و بر کو بخشے ثمر
عرض میری یہی ہے اے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

کربلا سے گیا جو شام کو سر
اے گُلِ بوستانِ پیغمبرؐ
معجزے راہ میں ہوئے اکثر
ہو عنایت کی اس طرف بھی نظر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تھی یہودیہ لُنج و کور و کر
نہ رہا نام کو مرض کا اثر
خونِ اقدس جو ہیں گرا سر پر
شاہِ معجز نما مرے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تیرے رُتبہ کی کس سے ہو مدحت
لایا پوشاک خازنِ جنّت
دی ہے خالق نے تجھ کو یہ عزت
اے امامِ زماں فلک رفعت

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اب بھی ہوتے ہیں معجزے اکثر
کیا زندہ مِلا کے جسم سے سر
دال اِس پر ہے قصۂ زرگر
ہوں شب و روز میں بھی راہِ نگر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

بے اَدب تُرک روضہ میں جو گیا
اے شہِ بیکساں میں تم پہ فدا
اِک طمانچہ میں ہو گیا وہ فنا
کر دو اِس بندِ غم سے مجھکو رہا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اے شہِ دیں امام جنّ و بشر — نظرِ لطف کیجئے مجھ پر
از برائے جوانیِ اکبرؑ — از پئے بے گناہیِ اصغر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

واسطہ دیتا ہوں پیمبرؐ کا — واسطہ دیتا ہوں میں حیدرؑ کا
واسطہ تم کو اپنی مادرؑ کا — واسطہ آپ کو برادرؑ کا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

بہرِ بے پردگیِ اہلِ حرم — از پئے کشتگانِ اہلِ ستم
بہرِ عابدؑ اسیرِ محنت و غم — دُور ہو جلد میرا رنج و الم

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دل کو آرام اب نہیں دم بھر — ہے ہر اک لحظہ موت پیش نظر
بسکہ ہے جان سینہ میں مضطر — یہی وردِ زباں ہے شام و سحر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

کربلا کی زمیں میں ہے یہ اثر — نہیں مُردے پہ واں فشار کا ڈر
جلد دِکھلاؤ روضۂ انوار — رات دن تم سے عرض ہے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو

ہند سے کربلا بُلا بھیجو

خاک ہے در کی تیرے خاکِ شفا
کر نظر رحم کی برائے خدا
اور مرض میں پھنسا ہوں میں آقا
ہے یہ شام و صباح وِرد مرا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تم ہو بے شک امیر ابنِ امیر
اب دُعاؤں میں میری دو تاثیر
بادشاہ ہیں تمہارے دَر کے فقیر
تا شفا میں نہ ہوئے کچھ تاخیر

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دفعِ نزلہ ہو میرا یا شبیر
نہ گئی پیش حیف کچھ تدبیر
نو برس سے ہے جو کہ دامنگیر
اب شہا تم سے ملتجی ہے وزیر

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دیگر

کہدے تو صبا حیدرِ کرارؑ سے جا کر
کہلا کے ترا غیر سے سائل ہو نہیں جا کر
شاہا مجھے گھیرا ہے بہت رنج نے آکر
کہتا ہوں یہی سوئے نجف ہاتھ اُٹھا کر

اس دامِ بلا سے مجھے یا شاہ رہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

حیران مجھے اِس دردنے بیہات کیا ہے
خالق نے تجھے قاضیٔ حاجات کیا ہے
گردوں نے مجھے موردِ آفات کیا ہے
بیشک ہے تجھے حلال مہمات کیا ہے

اِنعام مجھے اپنی طرف سے تو عطا کر

یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

یا شاہ ترا حیدرِؑ کرار لقب ہے
احمدؐ کا وصی سیدِ ابرار لقب ہے
خیبر شکن و قاتلِ کفار لقب ہے
یہ میری زباں پہ ترا ہر بار لقب ہے

اب ہے دمِ امداد نہ تاخیر ذرا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

خواہاں ہوں نہ میں روم کا طالب ہوں نہ رے کا
ہمسر مجھے ہونا نہیں کچھ حاتمِ طے کا
نہ شوکتِ کاؤس کا نہ صولت کئے کا
محتاج مدد کا ہوں تری نے کسی شے کا

بندہ ہوں ہوا خواہ ہوں اور ہوں ترا چاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

طفلی سے غلامی میں کمر میں نے کسی ہے
واللہ تری ذات میں فریاد رسی ہے
بستی تری الفت کی مرے دل میں بسی ہے
حقا کہ تو ہی احمدِ مرسل کا وصی ہے

مخفی جو مری حاجتیں ہیں ان کو روا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

کونین میں ہے عقدہ کشا نام تمہارا
اے خاصۂ حق فیض تو ہے عام تمہارا
کام آنا ہر اک کام میں ہے کام تمہارا
فرماؤ کدھر جائے یہ ناکام تمہارا

عقدہ کو مرے ناخنِ الطاف سے وا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

حیران ہوں یہ دردیں کس طرح نبھاؤں
مجبور ہوں بیکس ہوں جو کچھ ہوں سو ترا ہوں
ہے ننگ کہ جز تیرے مدد غیر سے چاہوں
محتاج ہوں سائل ہوں ترے در کا گدا ہوں

حسنینؑ کا صدقہ مجھے کچھ دیجئے منگا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

اب وقت مدد کا مری یا شاہِ زمن ہے
ہمدم ہے نہ مونس نہ کوئی دردشکن ہے
مُحتاج ہُوں بے پر ہُوں بڑا وقت کٹھن ہے
اور درپئے آزار مرے چرخِ کہن ہے
تم بن ہے مرا کون کہوں کس سے میں جا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اب اپنی غلامی میں اس عاصی کو بھی جا دو
برداشت کو ہر چیرخ کی اِک مووی بنا دو
اور قرض مرا اپنے خزانہ سے چُکا دو
ان آنکھوں سے وہ روضۂ پُرنور دکھا دو
پہنچا دو مجھے روضہ پہ اس جا سے اُٹھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اے خسروِ دیں عرش کے سردار تمھیں ہو
مشکل میں رسُولوں کے مددگار تمھیں ہو
مختار کی سرکار کے مختار تمھیں ہو
واللہ خلافت کے سزاوار تمھیں ہو
سب رُتبے ہُوئے ختم تری ذات پہ آکر
یا شاہ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دی ہے تمھیں اللہ نے کونین کی شاہی
آقا مرے اب تک تو بہرِ طور نباہی
کشتی کی مری ہوتی ہے خشکی میں تباہی
اب موجِ بلا گھیر کے اس دشت میں لائی
لے جائیگی کیا جانے یہ کس سمت بہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

مر جاؤں اگر کرب و بلا میں تو بھلا ہو
مداحؔ کا حضرت کی فقط اتنا صلہ ہو
اور صحنِ مُبارک میں مرے دفن کی جا ہو
اِک نامِ علیؑ وردِ زباں صبح و مسا ہو
اب مشہدیؔ اس مصرعہ کو ہر بار پڑھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دیگر

تو جہاں میں ہے وصیِ مصطفےٰ
شان میں آیا ہے تیری ہل اتیٰ
ساقیِ کوثر لقب پایا شہا
لحمک لحمی پیمبرؑ نے کہا

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ خدا
دین کی دولت تو بخشی ہے شہا
عرض اک خادم کی سن لیجئے ذرا
دولتِ دنیا بھی کر دیجئے عطا

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تم نے سائل کو انگوٹھی کی عطا
پھر یہ اے مولا تعجب کی ہے جا
مور کو رتبہ سلیماں کا دیا
آپ کا کہلا کے عسرت میں رہا

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشا

جو کوئی در پہ ترے سائل ہوا
اے مرے مولا برائے مصطفےٰ
گوہرِ مقصود سے داماں بھرا
کیجئے میری بھی حاجت کو روا

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکلؑ کشا

کوئی یاں پرساں نہیں غیر از خدا
ہند میں تکلیف ہے حد سے سوا
رات دن ہوں قیدِ عسرت میں پھنسا
اپنے روضہ پہ بلا لیجئے شہا

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

شیر نے سلمان کو گھیرا جوں ہی
نام جب تیرا لیا اے شاہِ دیں
تکتا تھا حسرت سے وہ ہر سُو حزیں
چھٹ گیا ظالم کے پھندے سے وہیں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جو ترا تابع ہے وُہ دیندار ہے
نام تیرا حیدرِؑ کرار ہے
اُس کا بیڑا دو جہاں میں پار ہے
اِس لیے تیری مدد درکار ہے

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

اے امیرِ مومناں شاہِ نجف
عیش میرا ہو گیا سارا تلف
دیکھئے بہرِ خدا میری طرف
رحم گر کیجئے زہے عزّ و شرف

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

ذات ہے تیری وُہ شاہا بحر و بر
نام لیتا ہوں ترا آٹھوں پہر
جس کو چاہے بخش دے لعل و گہر
تو اگر چاہے تو ذرہ ہو قمر

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

نوحؑ کو طوفاں سے دی تو نے نجات
تُو نے اسود کے ملائے تن سے ہات
خضر کو تُو نے دیا آبِ حیات
تجھ سے کی خورشید نے دُنیا میں بات

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تو وُہ ہے مشکل کشائے دو جہاں
ہیں ترے مداح سارے انس و جاں

نامِ تیرا جب کیا وردِ زباں | حق نے ابراہیم کو بخشی اماں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جبکہ یونسؑ کو گئی مچھلی نگل | چین پڑتا تھا انھیں ہرگز نہ کل
نام تیرا جب لیا پایا یہ پھل | خود بخود اُس نے دیا مُنہ سے اُگل

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰ
حل کرو مشکل مری مشکل کشا

محتشم کی جس طرح امداد کی | عفوِ دعبل کی خطا جیسی ہوئی
جس طرح فریاد کاشی کی سُنی | دستگیری کیجئے عاجز کی بھی

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ آفاق میں تیرا ہے نام | ہم ہیں خادم تو ہے آقا اور امام
ضیغم میں ہے ایک مدت سے غلام | طالبِ امداد ہوں ہر صبح و شام

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

آپ نے ہر اک نبیؑ کی، کی مدد | آپ سے محکم ہوا دینِ صمد
آپ ہیں روزی رسانِ نیک و بد | میں ہوں خادم عرض میری ہو نہ رد

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ لیجئے خبر ہوں بیقرار | جز ترے کس سے کہوں میں حالِ زار
کب تلک در در پھروں امیدوار | ہوگیا عنقا جہاں سے روزگار

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جلد پہنچو یا علیؑ فریاد کو
نامۂ اعمال سے نادم ہوں گو

آبرو جاتی رہے ایسا نہ ہو
عرض اپنے مدح خواں کی سُن تو لو

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

درپئے تکلیف ہے یہ چرخِ بد
عرضِ خادم کی نہ آقا کیجئے رد

کرتا ہے ہر بات پر میری حسد
آپ کا مداح ہوں کیجئے مدد

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

التجا تم سے جو کرتا ہے عشتیار
آبرو رکھ لو پئے ربِّ قدیر

عرضِ گوہر ہو پذیرا یا امیر
بسترِ لولاک کے تم ہو وزیر

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

دیگر

بندہ ہوں میں یا سیّدِ ذی شان تمہارا
اوّل سبھی اُمّت سے ہے ایمان تمہارا

سب خلق میں مشہور ہے احسان تمہارا
اور احمدؐ مرسل ہے ثنا خوان تمہارا

اور تم سے رضامند ہے سبحان تمہارا

ہے ذات مبارک سے عیاں نورِ جہاں میں
ہو مظہرِ اسرار تمھیں کون و مکاں میں

تم سا نہیں دیکھا ہے کوئی ہم نے زماں میں
حافظ ہو محبوں کے ہویدا و نہاں میں

رہتا ہے غریبوں پہ سدا دھیان تمہارا

کرتا ہے تیرے نام کا جو وِردِ یقیں سے
جس دل میں نہیں حُبِ علیؑ غصہ و کیں سے
بیشک وُہ مُسلمان ہے ایمان سے دیں سے
ناراض ہے حق ایسے ہی بدبخت لعیں سے

دوزخ میں پڑے دشمنِ حیران تمہارا

اِس نام پہ قربان ہوں کیا نام عجب ہے
اس نام کے عاشق پہ سدا شفقتِ رب ہے
یہ نام بڑا نام ہے اور جائے ادب ہے
یہ نام اُسی کا ہے کہ جو میرِ عرب ہے

دو جگ میں رہے شاد مدح خوان تمہارا

یہ سات زمیں آپکے میدان ہیں یا شاہ
اور شمس و قمر اُن کے شمع دان ہیں یا شاہ
اور سات فلک آپکے ایوان ہیں یا شاہ
اور خیلِ ملک اُن کے نگہبان ہیں یا شاہ

ہے جنتِ فردوس گلستان تمہارا

یا شاہ مجھے اس غم زحمت نے رولایا
اور شرم کے مارے اسے لوگوں سے چھپایا
اس دردِ مصیبت نے مجھے مار مٹایا
سائل تری سرکار کا ہو کر موں میں آیا

ہووے مری اس درد پہ درمان تمہارا

دہلیز کو اب آپکی بیٹھا ہُوں پکڑ کے
ہوں آن پڑا در پہ ہر ایک جا سے گذر کے
چھوڑوں نہ کبھی اس درِ دہلیز کو مر کے
سُن لیجے مناقب کہ یہ ٹکڑے ہیں جگر کے

رحمتؔ ہے محبت سے ثنا خواں تمہارا

دیگر

دریا رسولؐ ہے تو گُہر مرتضیٰؑ علی
گلبن نبیؐ ہے اور گلِ تر مرتضیٰؑ علی
وُہ نخلِ مدعا ہے ثمر مرتضیٰؑ علی
خورشید ہے رسولؐ قمر مرتضیٰ علیؑ

وہ ہے مدینہ علم کا در مرتضیٰ علیؑ

دونوں ہیں ایک نور دو عالم کے پیشوا
اِک اُنمیں تاج بخش ہے اک شاہِ ہل اتیٰ
اک منقطع رسل ہے تو اِک مطلعِ ولا
اِک اُن میں ہے مسیحِ زماں دوسرا دوا

چشم جہاں نبیؐ ہے نظر مرتضیٰ علیؑ

ہے صاف میم اسم محمدؐ کا یہ بیاں — یعنی علیؑ ہے مالک و مولائے دوجہاں
ح سے اشارہ حسنینؑ فلک نشاں — میم دوم سے مرتبۂ فاطمہؑ عیاں
آخر ہے دال دال سے در مرتضیٰ علیؑ

ہم ایسے پر فدا ہوں تو پھر کچھ نہیں ہے باک — روح اللہ جسکو آکے کہے روحنا فداک
پارس ہے سنگ راہ نجف کیمیا ہے خاک — کیا منہ مرا جو کرسکوں مدح نگاہ پاک
ذرے ہوں زر کرے جو نظر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو کوئی بلا پھر نہ آسکے — پروانے کو نہ شمع کا شعلہ جلا سکے
کیا منہ قوی ضعیف کا جو دھیان لا سکے — ممکن نہیں کہ پھر اُسے جبریلؑ پا سکے
دے مور ناتواں کو جو پر مرتضیٰ علیؑ

معشوقوں کا جو شکوہ کریں عاشقان وقت — بلبل کیواسطے گل تر ہو بجائے تخت
قمری کے پاؤں چومے ہر اک سرو کا درخت — ہر سخت چیز نرم ہو اور نرم چیز سخت
کر دیوے جو انقلاب اگر مرتضیٰ علیؑ

خوف نگاہ قہر سے دریا نہ ہوں رواں — سب انس و جن پکاریں کہ یا شاہ الاماں
ضربت اٹھا سکیں نہ کبھی ہفت آسماں — بجلی شرر کی طرح سے ہو سنگ میں نہاں
عریاں کرے جو تیغ دو سر مرتضیٰ علیؑ

شاگرد اس کے لاکھ ہیں روح الامینؑ سے — پیدا ہوئے تو بھر دیئے آفاق دین سے
جو شے ہے عرش پر وہ نکالیں زمیں سے — سچ ہے کہ بس مکاں کا شرف ہے مکیں سے
کعبہ صدف ہے اور گہر مرتضیٰ علیؑ

جس کو کرے وہ یاد دو عالم کو بھول جائے — خوش خوش پھرے جو آکے حزین و ملول جائے
مطلب جو لائے دخل یہ کیا بے حصول جائے — بشاش اس قدر ہو کہ جامے میں پھول جائے

خواہش سے گل کو دیکھے اگر مرتضیٰ علیؑ

ادنیٰ گدا کو رشکِ سکندر کرے علیؑ
قطرے کو چاہے سیپ میں گوہر کرے علیؑ
اپنا جو قہر و رحم کسی پر کرے علیؑ
پتھر کو موم موم کو پتھر کرے علیؑ
قادر ہے اس پہ کون مگر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو ظلمتِ آفاق دور ہو
دامانِ شام چادرِ صبحِ نشور ہو
پتلی کی طرح عین سیاہی میں نور ہو
مشرق سے مہر کا عوض مہ ظہور ہو
پس شام ہی سے کر دے سحر مرتضیٰ علیؑ

طوفاں کو اگر مددِ بوتراب ہو
جنبش نہ ہو جہاز کو پانی سراب ہو
گرداب اسی جہاز کے نائب مناب ہو
جائے رسن تو موج ہو لنگر حباب ہو
قائم کرے جہاز اگر مرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ ہے بادشاہِ عرب خسروِ عجم
مداحِ جن و انس و ملک ہیں زہے حشم
ابنِ عمِ نبیؐ اسدِ حق شہِ اُمم
کیونکر بھلا نہ کعبہ کی اصل اس کو جانیں ہم
ہے قبلۂ شبیرؑ و شبرؑ مرتضیٰ علیؑ

مونس لحد میں ہوگا علی شیخ و شاب کا
کب ہو فشارِ عشق ہو گر بوتراب کا
منہ کب فرشتوں کا ہے سوال و جواب کا
ہم عاصیوں کو ڈر نہیں روزِ حساب کا
ہے مومنوں کے حق میں سپر مرتضیٰ علیؑ

روشن جو ہیں نجوم تو روئے علیؑ سے ہیں
سرسبز باغ آبِ وضوئے علیؑ سے ہیں
گل مست باغِ دہر میں بوئے علیؑ سے ہیں
مانوس بلبلیں ہیں تو خوئے علیؑ سے ہیں
ہنس ہنس کے کہتے ہیں گلِ تر مرتضیٰ علیؑ

دیکھو تو مومنو کہ یہ معراجِ شاہ ہے
پائے علیؑ و دوشِ رسالتؐ پناہ ہے
منکر اس اوجِ کا جو کوئی روسیاہ ہے
نقشِ قدم پہ مہرِ نبوت گواہ ہے

پہنچے ہیں عرش سے بھی اُدھر مرتضیٰ علیؑ

غنچوں کو بھی گدا کی طرح زر عطا کیا
ذرّہ جو مانگا مہرِ منور عطا کیا
ناچیز قطرہ کو بھی سمندر عطا کیا
پیاسے کو اُس نے چشمہ کوثر عطا کیا

ہے مالکِ قضا و قدر مرتضیٰ علیؑ

شمشیر دو زباں کو لہو کی جو چاٹ دے
وہ بحرِ خوں بہے کہ دکھائی نہ پاٹ دے
اک دم میں خندقوں کو وہ لاشوں سے پاٹ دے
مانندِ سیل راستہ کفر کاٹ دے

کر لے حصارِ کفر کو سر مرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ سے منحرف ہو تو حل مدعا نہ ہو
عیسیٰؑ کرے علاج تو کچھ فائدہ نہ ہو
نافع برائے تشنگی آبِ بقا نہ ہو
ہو مرتضیٰؑ جدھر تو ادھر کیا خدا نہ ہو

خود ہے خدا اُدھر ہے جدھر مرتضیٰ علیؑ

گلشن میں پھول پھول کا ہر خار ہو نہال
قطرے سے دُرّ کو ذرّہ سے ہو مہر کو زوال
بیشک و شبہ بدر کو ناقص کرے ہلال
شغلِ شکارِ شیر میں مشغول ہو شغال

دے زور ناتواں کو اگر مرتضیٰ علیؑ

اعدا کا رنگ صولتِ حیدرؑ سے زرد ہے
جرأت میں اور زور میں کون ایسا مرد ہے
خاکِ قدم کے سامنے اکسیر گرد ہے
زوجِ بتولؑ جوہرِ ذاتی میں فرد ہے

شیرِ خدا امیرِ بشر مرتضیٰ علیؑ

جو پھول چاہے پھل اُسے ہر اک نہال دے
بحرین دستِ موج سے موتی نکال دے
سینہ سے کوہ لعلِ بدخشاں اُگال دے
بس فرد فرد مطلبِ دلِ بے سوال دے

بخشش کے وقت دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

مصدر ہے نیک فعل کا سلطانِ بحر و بر
تفضیل جو کہ دیتا ہے کم ظرف ہے بشر
ناقص ہے بے مثال نہ سمجھے کوئی اگر
کہتا ہے مبتدا نہ کوئی بے خبر خبر

ہے اصل مصطفیٰؐ و خبیر مرتضیٰ علیؑ

مرحب جو تھا بسیط جہاں میں طویل قد
کامل ہر ایک جنگ میں افسر بجد و کد
آ کر قریب جبکہ رجز خواں ہوا وہ بد
ہونے لگا خفیف پڑھا حق کا جب اسد

بہر مزید فتح و ظفر مرتضیٰ علیؑ

جب وقت جنگ تیغ بکف شہ سے وہ ہوا
بے عقل تھا کہ حرب میں کی اس نے ابتدا
اس صدر دیں کی ضرب سے طے قصہ ہو گیا
قصر بدن سے قبض ہوئی روح بے حیا

سر قطع کر کے آئے اِدھر مرتضیٰ علیؑ

باغ جہاں سے دور کیا بوئے کفر کو
دکھلایا باب وٹے سقر روئے کفر کو
سیل فنا سے خشک کیا جوئے کفر کو
توڑے نہ کس طرح سے وہ بازوئے کفر کو

خیبر کا جب اکھاڑ دے در مرتضیٰ علیؑ

حضرتؑ نے راہِ حق میں ہر اک سے کیا سلوک
اس شاہ کو خراج دیا کرتے تھے ملوک
کس جنگ میں بھلا ہوئی حیدرؑ سے بھول چوک
صفین و خیبر و احد و خندق و تبوک

غالب رہے ہیں کافروں پر مرتضیٰ علیؑ

معجز نمائی میں یدِ بیضا سے کم نہیں
ذرہ قدم کا خسرو خاور سے کم نہیں
فیض نظر سے زردیِ رخ زر سے کم نہیں
بہر عدو نگاہ بھی خنجر سے کم نہیں

ہنگام جنگ دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

اک مو سے بھی فوج سلیمانؑ شکست کھائے
پیش حباب پنجۂ فولاد ٹوٹ جائے
ہر اک ہما گداؤں کے سایہ میں چھپنے آئے
یہ جذب ہو کہ کاہ ربا کوہ کو اٹھائے

غالب ہے بس وہی ہے جدھر مرتضیٰ علیؑ

خود اڑ کے پہنچے پاؤں پہ گل جبہ سائی کو
کوثر جناں سے نکلے وہیں پیشوائی کو
غلمان آئے فخر سے حاجت روائی کو
حوریں تمام دوڑ پڑیں رہنمائی کو

دے جس کو باغِ خلد میں گھر مرتضیٰ علیؑ

تخمِ گناہ بوئے ہوں گو دل کے کشت میں
نارِ جحیم لکھی ہو گر سرنوشت میں
حیدرؑ ہی کام آئیں گے اعمالِ زشت میں
چھٹکر نفس بھی جسم سے دم لے بہشت میں
دے جس کے مرغِ رُوح کو پر مرتضیٰ علیؑ

اندھا ملے جو آنکھ کو پائے حضورؐ پر
دیکھا تھا جو کلیمؑ نے خود کوہِ طور پر
بیشک سرور ہو اُسے حاصل سرِ در پر
پڑ جائے آنکھ بس اُسی خالق کے نور پر
اعمیٰ کو دے جو نورِ بصر مرتضیٰ علیؑ

آئے خلافِ حکم کا گردوں کو گر خیال
پائے فتیلہ کاہکشاں کا بس اشتعال
ہو اُس پہ تیز شعلۂ شہ کا وہیں جلال
اُڑ جائیں جل کے ہفت فلک اسی کی مثال
ذرّہ کرے جو گرم منظر مرتضیٰ علیؑ

مسکین و یتیم اسیر کو سیر اُس نے کر دیا
واللیل زلف ہے رُخ پر نور والضحیٰ
ہے صاحبِ تبارک و یٰسین و ہل اتیٰ
حیدرؑ وہ ہے کہ جس کا ہے مداح خود خدا
اور ہے مآل جمعہ شبّر مرتضیٰ علیؑ

شیرِ خدا دیا کئے مصحف سے یہ خبر
کیا مال و زر ہے اور یہ زالِ جہاں کدھر
بے شبہ ہے محبتِ اصنام حبّ زر
کیونکر طلاق بائن اُسے دیں نہ شیرِ نر
دُنیا کو جانتے رہے شر مرتضیٰ علیؑ

گرتا ہوا محبؔ ہو تو اس کو سنبھال لے
نیزہ پکڑ کے پہلے اُسے دیکھ بھال لے
اور نام جنگ کا جو عدو بد خصال لے
سینہ سے صاف دل کو عدو کے نکال لے
نیزہ کا جب دکھاتے ہنر مرتضیٰ علیؑ

لکھوں جو وصفِ دلدلِ شاہنشہ زماں
اِک نقطہ اس کے کاوے کے آگے ہے نُہ جہاں
ہو حرف حرف مورچہ کی شکل سے عیاں
یہ ہے براق صورت و سیرت میں بیگماں

معراج ہو جو دے اُسے پر مرتضیٰ علیؑ

عقبہ نے ایک دن جو پیمبرؐ سے عرض کی
ہم کس سے پوچھیں آپکا ہے کونسا وصی
بعد آپ کے اگر کوئی مشکل ہو پا نبیؐ
بعضے تو کہتے ہیں کہ ابو بکر ہے ولی
کہتے ہیں بعض بعض مگر مرتضیٰ علیؑ

بولے نبیؐ کہ میرے وصی کا سنو پتہ
ہمنام اپنا خود جسے اللہ نے کیا
ہے برگزیدۂ صمدی کل کا پیشوا
حکم خدا بتولؑ سے آیا نکاح کا
ہے جس کا نام خیر بشر مرتضیٰ علیؑ

پھر علیؑ رسولِ خداؐ آپ کہہ گئے
نو حصے تو علیؑ ولی کو عطا کئے
اللہ نے بنائے ہیں دس درجے علم کے
ہے ایک حصہ ساری خدائی کیوا سطے
ہے مخزنِ علوم مگر مرتضیٰ علیؑ

ابن ابی الحدید مخالف کا پیشوا
ہر علم کی علیؑ ہی کی جانب ہے انتہا
ہے صاف شرح نہج بلاغہ میں لکھ گیا
دریا وہ ہے ہر ایک دُرِ علم و فضل کا
در کیا ہے سب علوم کا گھر مرتضیٰ علیؑ

شہرہ بہت ہے معتزلہ کے علوم کا
بو ہاشم ان سبھوں کا ہے استاد و مقتدا
ہیں اہل فکر و صاحبِ توحید بے ریا
اُس کا محمّد حنفیہ تھا رہنما
ان کا معلّم اور پدر مرتضیٰ علیؑ

علموں میں اشعریہ جو ماہر سبھی کے ہیں
پیرو مگر وہ معتزلہ میں کسی کے ہیں
شاگرد سب ابوالحسن اشعری کے ہیں
شاگرد پھر وہ معتزلہ بھی علیؑ کے ہیں
ہر ایک علم کا ہے مقر مرتضیٰ علیؑ

ہیں حنبلی و مالکی و شافعی کدھر
اور حال بو حنیفہ ہویدا ہے سر بسر
شاگرد بو حنیفہ ہیں یہ تینوں یک دگر
پڑھتا تھا آ کے حضرتِ صادقؑ سے بےخبر

صادق کے جد ہیں کون ؟ مگر مرتضیٰ علیؑ

فرماتے ہیں علیؑ ولی شاہ مومناں
تحریر اِتنی جلدیں ہوں بے شبہ بیگماں
بسم اللہ صحیفۂ حق کا جو ہو بیاں
ستر شتر پہ لادیں تو ہوں سست وہ رواں

کب میسر ہوں بیاں سے پر مرتضیٰ علیؑ

جد نبیؐ بسکہ رکھتے تھے اعدائے دیں نفاق
بلوایا ایک وقت کہ آنا ہو شہ کو شاق
ستر لعینوں نے کیا دعوت پہ اتفاق
اعجازِ شاہ پر ہوں فدا صاحبِ فاق

سب جا تھے ایک وقت مگر مرتضیٰ علیؑ

رخصت ہر اک سے ہو کے جو گھر آئے مرتضیٰؑ
اعجاز دیکھو ایک سے ایک ان میں کہتا تھا
دعوت جنھوں نے کی تھی ہوئے جمع ایک جا
جس وقت وعدہ آنے کا حضرت نے تھا کیا

واللہ آئے تھے مرے گھر مرتضیٰ علیؑ

سب مل کے آئے پیش شہنشاہ مرسلاںؐ
بولے نبیؐ کہ نور خدا کا نہیں کہاں
ان سب نے جب یہ معجزہ شہ کا کیا بیاں
تم کہتے ہو ہمارے یہاں تھے شہ زماں

اُس وقت میرے پاس تھے پر مرتضیٰ علیؑ

ناگاہ جبرئیلؑ کا اُس دم گذر ہوا
تم کہتے ہو کہ تھا مرے نزدیک مرتضیٰؑ
پیغام حق یہ لائے کہ اے فخر انبیاؐ
اس وقت زیرِ عرش علیؑ میرے پاس تھا

پہنچے غرض کدھر سے کدھر مرتضیٰ علیؑ

وُہ نور مثلِ مہر نظر آیا جا بجا
ہے واجب الوجود یہ کیونکر کہوں بھلا
تھا جا بجا وہ نور مگر ایک وقت تھا
بے ریب بیگماں ہیں علیؑ بندۂ خدا

کب ہے جدا خدا سے مگر مرتضیٰ علیؑ

یہ ابنِ بابویہ نے لکھا ہے ماجرا
ظاہر میں دور دورہ تھا اوّل خلیفہ کا
آیا جو ایک سال مدینہ میں زلزلہ
مالک تھے گو کہ ظاہر و باطن کے مرتضیٰؑ

خانہ نشیں تھے جور سے پر مرتضیٰ علیؑ

ہونے لگے جو خوف سے عبد خدا تلف
وہ کانپتے تھے زلزلہ کیا کرتے ہر طرف
سب پہنچے باندھ باندھ کے شیخین پاس صف
آخر کو سب گئے سوئے شاہنشہ نجف

ہیں ہر بلا و غم کے مفر مرتضیٰ علیؑ

کی عرض سب نے جوڑ کے شیر خدا سے ہاتھ
اس زلزلہ سے ہمکو کسی طرح ہو نجات
جاتی ہے جان مفت میں اے شاہ کائنات
تم چاہو تو زمیں کو ہو یا شہا ابھی ثبات

شق ہونے کا زمیں کے ہے ڈر مرتضیٰ علیؑ

یہ سن کے ان کے ساتھ روانہ ہوئے امام
رکھکر زمیں پہ ہاتھ یہ کرنے لگے کلام
تھی اک بلندی اس پہ علیؑ نے کیا قیام
تھم اے زمیں نہیں تو علیؑ لے اب انتقام

تجھ کو ہلائے ضیغم نر مرتضیٰ علیؑ

دیکھا سبھوں نے صاف کہی جب یہ شہ نے بات
سب سے لگا وہ کہنے یہ مختار کائنات
اس بات ہی کے ساتھ زمیں کو ہوا ثبات
دیتی ہے سب حساب زمیں دن ہو یا کہ رات

سنتا ہے حال شام و سحر مرتضیٰ علیؑ

اپنے محبوں کی خبر اب یا امام لے
یہ نذر میری اے شہ عالی مقام لے
ہیں غم کے زلزلہ میں محب سبکو تھام لے
مداح ہوں سو مدح کا تو مجھ سے کام لے

اپنی ثنا کے بخش گہر مرتضیٰ علیؑ

کیا مدح ہے یہ تجھ شہ ذیشاں کے سامنے
مضموں پڑے ہیں گو کہ سخنداں کے سامنے
لایا ہوں ایک پھول گلستاں کے سامنے
یہ کیا پری کی قدر سلیماںؑ کے سامنے

تیرا کرم کرے جو نظر مرتضیٰ علیؑ

لائے جو کوئی لعل بدخشاں میں قدر کیا
قطرہ کی سچ ہے چشمۂ حیواں میں قدر کیا
زیرہ جو لے کے آئے تو کرماں میں قدر کیا
اک برگ گل کی روضۂ رضواں میں قدر کیا

یہ مدح اور غیر بشر مرتضیٰ علیؑ

یا شاہ فرطِ عشق سے بے حس سمجھ مجھے
اے کیمیائے قدر حق مس سمجھ مجھے
ہدیہ مرا قلیل ہے مفلس سمجھ مجھے
دیکھا نہ تیرا مرتبہ نرگس سمجھ مجھے

یہ آنکھ اپنے نور سے بھر مرتضیٰ علیؑ

مطلب ہے تو مراد ہے تو مدعا ہے تو
مشکل کا کچھ الم نہیں مشکلکشا ہے تو
دردِ دلِ قبول کی شاہا دوا ہے تو
حاجت مری روا ہو کہ حاجت روا ہے تو

چشم عطا قبول پہ کر مرتضیٰ علیؑ

مدت سے درد و رنج میں ہوں شاد کر مجھے
تو پہلے تو سفر کا عطا زاد کر مجھے
مانند سرو رنج سے آزاد کر مجھے
پھر اپنے در پہ یا شہ دیں یاد کر مجھے

ہوں خاک پر چھٹے نہ وہ در مرتضیٰ علیؑ

ہے آرزو کہ دیکھ لوں آنکھوں سے وہ مزار
اور ہند ہی میں دفن اگر ہو یہ جسم زار
اور بعد مرگ مجھ کو تمہارا ملے جوار
کہہ دو زمین سے کہ نہ مجھ پر کرے فشار

پہنچائے تا زمیں نہ ضرر مرتضیٰ علیؑ

تیرا غلام گردشِ گردوں سے تنگ ہے
گردوں مجھے گرا کے مرے حق میں ننگ ہے
ظاہر میں جو بلند ہے اب اس سے جنگ ہے
تھام اے خدا کے ہاتھ مجھے کیا درنگ ہے

دیر اس قدر نہ کر اب ادھر مرتضیٰ علیؑ

حاصل یہ مطلب اے شہ عالی وقار ہو
لیکن وہ روزگار کہ جو پائدار ہو
عزت سے اس جہاں میں بسر روزگار ہو
دے اس قدر مجھے کہ مرا اختیار ہو

بخششوں میں تیرے نام پہ زر مرتضیٰ علیؑ

لیکن دلی مراد جو تھی اور مدعا
دنیا سے کام کیا اسے جو ہو ترا گدا
عرض اس کو اس غلام نے پہلے ہی کر دیا
کونین سے سوا ہے جو مل جائے در ترا

مجھ کو طلب کر اب تو ادھر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

قلم ہوں شاخ اشجار جہاں کاغذ فلک گر ہو
سیاہی چشمۂ حیواں ہو دریا ہو سمندر ہو
جہاں کاتب دعائے مصطفےٰ تا یبدا در ہو
تو لیبندوں کو لکھنے کی بھی مہلت تا بحشر ہو

یہ سب ہوں ذہن عالی سے بلند ہر اک سخنور ہو
ثنا جد کی ترے اے مہدیٔ دیں پھر بھی کمتر ہو

سیاہی ہر گھڑی ہر ابر باراں سے میسر ہو
پر ہر کاہ ہنگام رقم خامہ سے بڑھ کر ہو
ہر اک پتہ کا ہو کاغذ چرخ سی وسعت میسر ہو
مدد اللہ کی ہو سایۂ حق سر کے اوپر ہو

دو عالم حشر تک کاتب ہو تعریف پیمبرؐ ہو
زبان مصطفےٰؐ سے وصف تیرا ہو تو بہتر ہو

پر جبریلؑ سایہ کے لیے حضرت کے سر پر ہو
نقیب فوج ہاتف مدح خواں عیسیٰؑ پیمبر ہو
درست و صاف رہ کرنیکو حاضر خضرؑ رہبر ہو
تن الیاس بہر آبپاشی پیش لشکر ہو

پے آرائش فرش مکاں ادریسؑ آکر ہو
یہ سب کچھ ہو ترا جب دم ظہور اے دیں کے یاور ہو

علی داہنے ملک بائیں سپر حفظ پیمبرؐ ہو
سر حضرت میاں سایۂ اللہ اکبر ہو
میان سایۂ حضرت سر اقبال پر فخر ہو
میان سایۂ اقبال جرات رعب ظاہر ہو

میان رعب جرأت فتح اور نصرت میسر ہو
میان فتح پامالی کفر و بدعت و شر ہو

منور رخ سے جائے قصر قصر دیدہ تر ہو
میاں قصر جائے مردماں مردم مسخر ہو
پے مردم بجائے شمع شمع قصر اخضر ہو
میان شمع جائے گل گل باغ پیمبر ہو

میان گل بجائے نور نور رب اکبر ہو

میاں نور جائے دید و دیدارِ منوّر ہو

تری صورت ہو نظروں میں تصورّ تیرا دلکو ہو
میانِ شمع تیری روشنی گل میں تری بُو ہو

ترا جلوہ ہو ہر جا پر جدھر دیکھوں اُدھر تو ہو
میانِ مہر تیرا نور مہ پہ ایک پرتو ہو

لبوں سے سرخرو لعل او ردہن سے رُدیے جوہر ہو
گہر پر آپ قرباں گوہرِ دنداں پہ گوہر ہو

برائے طالبِ دیدار دیدار اب جو دکھلائے
غبارِ پا ہو سرمہ سرمہ تاثیرِ حیا پائے

ترا رُخ ہو چراغِ طور طور اس فخر میں آئے
وہ سرمہ جائے مردم مردم دیدہ کو مل جائے

میانِ چشم سرمہ ہو شفا سرمہ کے اندر ہو
شفا کے لطف سے دیکھیں جو شئے اخفا تو اظہر ہو

ترا نقشِ قدم حرزِ گلوئے خاکِ انساں ہو
ظہورِ فضلِ یزداں سے الگ آسیبِ شیطاں ہو

کمال حرز سے تن پر ظہورِ فضلِ یزداں ہو
الگ شیطاں کے مونہ سے پانچ کلمہ ہر آں ہو

طفیلِ کلمۂ طیّب خدا کا ذکر گھر گھر ہو
ہر اک گھر ذکرِ خالق سے مثالِ کعبہ بہتر ہو

زنا و کذب و کفر و شرک و ظلم و دزدی و بدعت
ہوا و بغض و افلاس و غم و بیماری و ذلت

فریب و مکر و حرص و فکر و بخل و نخوت و حسرت
جہاں سے اسطرح ہوں دور جیوں خورشید سے ظلمت

نہ ملحد ہو نہ مُرتد ہو نہ مشرک ہو نہ کافر ہو
نہ فاسق ہو نہ فاجر ہو نہ کاذب نے ستمگر ہو

پڑھے زنّار بھی تسبیح مُصحف[۱] جائے قشقہ ہو
بجائے کفر ہو اسلام جائے دیر کعبہ ہو

برہمن کی جگہ مومن اذاں ناقوس کی جا ہو
مسلماں جائے نصرانی ہو مسجد جائے گرجا ہو

یہودی و مجوسی تابع دیں پیمبر ہو
گروہ گبر و ترسا قائل اللہ اکبر ہو

۱؎ نشان سجدہ

ترے عدل وکرم کا خلق میں شہرہ جو ہو جائے
ہوا پہنچے جو پروانہ کو شعلہ آنچ پہنچائے

جو دیکھے گرگ بکری کو تو شیر آنکھ اسکو دکھلائے
جو آئے آگ روئی پر تو پانی آگ پر آئے

چڑھے پانی جو سر پر شعلہ افشاں روئے انور ہو
کرن خورشید گر ڈالے نقابِ ابر منہ پر ہو

ترے ابرکرم کا ہو نسیم صبح پر سایا
خوشی سے دل پہ پھولیں بوئے ایمان جس سے ہو پیدا

نسیم صبح سے ہوں سب شگفتہ غنچۂ دلہا
یہ بو ہو آتشِ الفت اگر کھینچے عرق اس کا

عرق سے کاتبِ اعمال کا دامن معطر ہو
عرق ایسا ہو جو عطرِ گلِ جنت سے بہتر ہو

زمیں سے آسماں تک روئے روشن کا یہ ہو جلوہ
کریں عیسیٰؑ فلک سے آکے فرشِ خاک پر تکیہ

ہنسے خورشید کا منہ دیکھکر ہر وقت ہر ذرہ
ہوس شیطان کو ہو کیجئے اب خاک پر سجدہ

سمِ توسن پہ قرباں جان سے ماہِ منور ہو
زمیں پر ذرہ ذرہ پر فدا سلطانِ خاور ہو

یہ تحتِ منشیاں ہو خلق میں خامہ رواں جبتک
یہ تحتِ دفترِ عالم ہو حرفِ حق عیاں جبتک

یہ تحتِ خامہ ہو کل دفترِ ہر دو جہاں جبتک
یہ تحتِ کلمہ حق ہوں معانی خوش بیاں جبتک

ثنا تیری نہ ہو گر ہر ملک کاتب برابر ہو
سرِ ہفت آسماں ملکر نہ یاں اک جزوِ دفتر ہو

دعا سے تیری شائق پر یہی گر لطف ہو جائے
میانِ سایۂ احمدؐ جگہ طالب وہاں پائے

خدا صدمہ کوئی دنیا و عقبیٰ میں نہ دکھلائے
لبِ خوش یاں غم و افلاس و بیماری نہ پاس آئے

ترا مداح مصروفِ سخن بے فکر ہو کر ہو
سرِ فکرِ سخن پر تاجِ فضلِ ربِ اکبر ہو

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے
سخت مشکل آپڑی میری رہائی کیجیے

جوش میں طوفانِ غم ہی موج میں دریائے فکر
ناؤ میری ڈوبتی ہے ناخدائی کیجیے

زنگِ غم آئینہ دل سے ہٹا دیجیے شہا
مصقلِ مہر و محبت سے صفائی کیجیے

غم کی آندھی چل رہی ہی کیا غضب اندھیر ہے
گھر میں میرے یا علیؑ اب روشنائی کیجیے

ایک عالم ہوگیا دشمن مرا تقدیر سے
یا علیؑ للہ مجھ سے آشنائی کیجیے

گرگ گردوں نے کیا روباہ بازی کا ہے ڈھنگ
اُس کے آگے پنجۂ شیرِ خدائی کیجیے

عرض خرم کیجیے مقبول اے مقبولِ حق
غمگساری کرکے اُس کی جانفزائی کیجیے

دیگر

اے راحتِ جان اسد اللہؑ مدد کر
اے سرورِ وان اسد اللہؑ مدد کر

اے زیبِ مکان اسد اللہؑ مدد کر
اے شوکت و شان اسد اللہؑ مدد کر

بیتاب ہوں اس وقت پہ للہ مدد کر
اے یاورِ فوجِ شہِ ذی جاہ مدد کر

اے مہرِ درخشانِ علیؑ جلد خبر لے
اے زینتِ بستانِ علیؑ جلد خبر لے

اے نورِ خدا جانِ علیؑ جلد خبر لے
اے تابعِ فرمانِ علیؑ جلد خبر لے

اس دم نہ سوالِ دلِ ناچار کو رد کر
اے عقدہ کشائے دو جہاں جلد مدد کر

کر مجھ پہ کرم اے دُرِ یکتائے ہدایت
لے میری خبر اے پسرِ شاہِ ولایت

ہو سایہ فگن اب نظرِ مہر و عنایت
موقوف ہو افلاک کی تا دل سے شکایت

آساں مری مشکل کر اب اللہ کی خاطر

احمدؐ کا تصدق اسد اللہ کی خاطر

یا حضرتِ عباسؑ تو دریائے عطا ہے
تجھ سا نہ کوئی صاحبِ اقبال سنا ہے
ممتاز ترے فیض سے خلق دوسرا ہے
وہ در ہے ترا شاہِ جہاں جس کا گدا ہے

فیاضِ دو عالم تری سرکار کو پا کر
سائل درِ دولت پہ ہوا اس لیے آ کر

قطرہ کو اگر چاہے تو دریا سے بڑا ہو
ہو رحم جو مُردے پہ تو وُہ دم میں کھڑا ہو
ذرّہ نظرِ مہر سے خورشید ضیا ہو
ہو جائے شررِ برق اگر حکم ذرا ہو

ہر طور کی طاقت تجھے خالق نے عطا کی
لینا خبر اس موردِ آفات و بلا کی

سب خلق ہے امداد طلب تجھ سے جہاں میں
شہرہ ہے ترے فیض کا ہر ایک مکاں میں
چرچا ہے ترے نام کا ہر علم و زباں میں
ہے ہاتھ ترا توسنِ گردوں کی عناں میں

گر گردشِ چرخ سے ہوں غرق مدد کر
یا شاہ سوارِ غرب و شرق مدد کر

یا شاہ میں ہوں تنگ زمانے سے چھڑانا
افتادۂ زیرِ سمِ گردش کو اُٹھانا
للہ اب ایامِ فراخی کے دکھانا
اے زینتِ زینِ فرس چرخ بچانا

پامال ہوا جاتا ہوں للہ مدد کر
اے وارثِ ارثِ اسد اللہ مدد کر

مجروح کیا دَرد کی شمشیر نے مجھ کو
کیا کیا نہ کڑھایا دلِ دلگیر نے مجھ کو
بیتاب کیا نالۂ شب گیر نے مجھ کو
دی چوبِ عصا اب فلکِ پیر نے مجھ کو

طاقت نہیں اُٹھنے کی ذرا فرطِ الم سے
کس طور جدا ہوں میں شہا تیرے قدم سے

میں دامِ مصیبت میں ہوں تو عقدہ کشا ہے
حلقہ کئے اب لشکرِ اندوہ کھڑا ہے
میں شکلِ مریضاں ہوں تو درمانِ شفا ہے
بے آڑ ہوں میں تو سپرِ حفظِ خدا ہے
بھولا رہِ امید یہ ناچیز و حزیں ہے
یا شاہ تو خضرِ رہِ ایمان و یقیں ہے

ہے کشتیٔ دل اب رہِ گرداب بلا میں
ہاں صرصرِ اندوہ ہے طوفانِ بلا میں
ہوں شکلِ حباب اب گذرِ سیلِ فنا میں
کس طور کنارہ لگے طوفانِ ہوا میں
سن کر مرے اس نالہ و فریاد و بکا کو
باندھو رسنِ حکم سے اب دستِ ہوا کو

ہے جوش پہ دریائے الم اے دلِ حیدرؔ
رکھا نہ زمانے نے مجھے خوش کبھی دم بھر
اب غرق ہوا چاہتا ہے آہ یہ مضطر
اوقات کٹے نالہ و فریاد میں اکثر
دیکھا نہ جدا قطرۂ آنسو کو پلک سے
یہ حال رہا اے شہِ دیں جورِ فلک سے

یکجا صفتِ برق کہیں چین نہ پایا
مینہ اشک کا گو دیدۂ پرنم نے گرایا
ہر دم رہا ابرِ غمِ ناشاد کا سایا
پر نخلِ دعا میں ثمرِ عیش نہ آیا
پالا عوضِ عیش پڑا آہ سے ہم کو
پایا گلِ امید کی جا خارِ الم کو

حیران ہیں نرگس کی طرح دیدۂ خونبار
دل مثلِ نسیمِ سحری جلتا ہے ہر بار
سنبل سے زیادہ ہے پریشان دلِ زار
ہے باغِ جہاں اپنے لیے ہر روش خار
نہ یار نہ یاور ہے غریب الوطنی ہے
جز آپ کے کس سے کہوں جو دل پہ بنی ہے

لالہ کی طرح داغ پڑے سینکڑوں دل پر
مرجھا گئے برگِ شجرِ عقل سراسر

آئی چمنِ تن میں خزاں لے دلِ حیدرؑ
سرسبز برائے حسنؑ سبز قبا کر
ہر وقت نہ بیا پئے امداد دکھا دے
اے ساقیِ کوثر کے پسر مجھ کو بچا دے

اے منتظرِ دیدہ خونبار مدد کر
نورِ نظرِ حیدرؑ کرار مدد کر
ہوں قیدِ تردد میں گرفتار مدد کر
یا شاہ پئے عابدِ بیمار مدد کر
یہ جورِ فلک دیکھئے اس وقت میں آکر
کس طرح چلے بارِ ستم مورا اٹھا کر

بیخوف نہ تھا گردشِ افلاک سے دم بھر
شادی کو سمجھتا تھا سدا مرگ سے بدتر
پر اس پہ بھی سمجھا نہ ذرا چرخِ ستمگر
اب کوہِ الم رکھ دیا بس سر پہ اٹھا کر
ناچار ہوں نہ زور نہ یاور ہے نہ زر ہے
یا حضرتِ عباسؑ فقط تم پہ نظر ہے

پہلے ہی سدا فکرِ معیشت سے دل آزار
آوارہ پھرا کرتا تھا ہر شہر میں ناچار
نے ہوش ٹھکانے تھا نہ تھی طاقتِ رفتار
نے چین تھا غم سے نہ خوشی سے تھا سروکار
سو رنج میں شاداں مجھے کس چیز میں پاکر
برگشتہ زمانہ ہوا یا شاہ اب آکر

یاں تیرگیِ فکر سے واللہ سراپا
شکلِ شبِ دیجور ہوا آہ دن اپنا
کیا کیا نہ کیا اخترِ طالع نے تماشا
ہر ماہ ہلالِ غم و اندوہ دکھایا
تاریک جہاں ہے نظر مہر دکھا دے
اے عقدہ کشا بخت ہیں خوابیدہ جگا دے

گو رنج دکھاتا ہے مجھے چرخ یہ صدہا
پر لطف و کرم پر ترے نازاں ہوں میں شاہا
مرنے کی نہیں فکر ہے اپنی مجھے اصلا
یا حضرتِ عباسؑ تو ہے مثلِ مسیحا

برگشتگیِ چرخ کا کب خوف یہاں ہے
فرعون جو دشمن ہے تو موسیٰؑ نگراں ہے

چودہ جو ہیں معصوم ہر اک خاصۂ داور
ہر ایک کے صدقہ سے تم اے دلبر حیدرؑ

مداح ہے جن بندوں کا خود خالق اکبر
شاداں کرو اس شائق ناچار کو آ کر

مشکل کرو حل حضرت شبیرؑ کا صدقہ
زہراؑ کا حسنؑ کا شہ دلگیر کا صدقہ

مناقب بجناب علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی دوا ہو
اعجاز نما راہ نما عقدہ کشا ہو

ممکن ہے کہ نام آپکا لے اور نہ شفا ہو
یا شاہِ نجفؑ آپ کی کیا مدح و ثنا ہو

اگر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

نزلے کے مرض سے تھا میں نزدیکِ ہلاکت
جب آپ سے فریاد کی یا شاہِ ولایت

ہر چند دوا کی نہ مرض میں ہوئی خفت
مجھ کو مرض الموت سے حاصل ہوئی صحت

اس لطف و کرم کا ترے کیا شکر ادا ہو

یعقوبؑ کو دیدارِ پسر تم نے دکھایا
عیسیٰؑ سے سوا آپکو ہر بات میں پایا

سلماں کو ہے شیر کے پنجے سے چھڑایا
چاہا جسے مارا جسے جی چاہا جلایا

پھر کیوں نہ نصیری کہیں تم کو کہ خدا ہو

حلالِ مہماتِ جہاں آپ ہیں مولا
جس کی کہ تمنا میں رہے عیسیٰؑ و موسیٰؑ

اللہ نے وہ رتبۂ اعلیٰ تمھیں بخشا
معراج کی شب پردہ سے ہاتھ آپ کا نکلا

ثابت ہوا تم دستِ زبردستِ خدا ہو

قوت میں شجاعت میں نہیں آپکا ہمسر

پر کلٹے فرشتوں کے جنوں کو کیا بے سر

حاصل کیا حیدرؑ کا لقب جبر کے اژدر
دو انگلیوں سے تم نے اکھاڑا درِ خیبر
اس قوتِ بازو پہ نبیؐ کیوں نہ فدا ہو

ہے غیظ تمھارا غضبِ خالقِ باری
اک وار میں دو ہو کے گرا مرحب ناری
کیوں ہوں نہ شجاعانِ عرب جنگ سے عاری
کہتے ہیں جسے موت وہ ہے تیغ تمھاری
چاہو جسے اک وار میں بے مرگ فنا ہو

مختار کی سرکار کے واللہ ہو مختار
بیکس کے طرف دار یتیموں کے مددگار
کہتا ہوں میں کھا کر قسم ایزدِ غفار
جو واسطہ دے آپ کا اللہ کو اک بار
آدمؑ کی طرح اس کی بھی مقبول دعا ہو

معراج کو جس دم گئی احمدؐ کی سواری
ہمراہ نہ تھا کوئی بجز محرمِ باری
سدرہ پہ پہنچکر ہوئے جبریلؑ بھی عاری
واں احمدؐ مختار تھے یا ذات تمھاری
پھر کون یہ کہہ سکتا ہے احمدؐ سے جدا ہو

جبریلؑ کو سدرہ پہ سبق تم نے پڑھایا
پیاسا تھا خضرؑ آبِ بقا تم نے پلایا
مداحِ پیمبرؐ کو سدا آپ کا پایا
قرآن تمام آپ کی مدحت میں ہے آیا
پھر تیری ثنا بندہ سے کیا خاک ادا ہو

کیا آپکے القاب ہیں اے صاحبِ منبر
سرتاجِ شجاعانِ جہاں غازی و صفدر
شمشیرِ خدا مالکِ شمشیرِ دو پیکر
احمدؐ کے وصی حق کے ولی خلق کے رہبر
آدمؑ کے شرف نیّرِ اعظم کی دعا ہو

شاہوں کو سخاوت میں نہیں آپ سے سبقت
وہ قطرے ہیں تم قلزمِ ذخارِ سخاوت
کیا تیری شرافت ہو بیاں کیا تری رفعت
کعبہ میں ولادت ہوئی مسجد میں شہادت
کیوں عزّ و شرف تیرا نہ مقبولِ خدا ہو

مشہور ہے عالم میں ترا وصفِ سخاوت
دینے میں نہ سمجھے کبھی کچھ زر کی حقیقت

زر کیسا عطا آپ نے کی دین کی دولت
حاتم کو سخاوت میں نہیں آپ سے نسبت
وہ قطرۂ بے مایہ ہے تم بحرِ سخا ہو

داغِ کفِ موسیٰ یدِ بیضا کیا تم نے
دکھ درد سے ایوبؑ کو اچھا کیا تم نے
ذرّہ کو قمر قطرہ کو دریا کیا تم نے
بن باپ کے بیٹے کو مسیحا کیا تم نے
ڈرتا ہوں کہیں منہ سے نہ کہہ بیٹھوں خدا ہو

منصف نہیں دنیا میں کوئی آپ سے بڑھکر
مشہور ترا عدل ہے ہر اک کی زباں پر
کیا عدل کریگا کوئی اس عدل سے بہتر
اک دم میں کیا فیصلہ باز و کبوتر
عادل کی قسم عدل میں تم سب سے سوا ہو

بُت خانہ معبود سے باہر کیے تم نے
مسمار صنم خانہ برابر کیے تم نے
عالم پہ عیاں تیغ کے جوہر کیے تم نے
کفّار کی گردن سے قلم سر کیے تم نے
مومن کے لیے پرسپرِ حفظِ خدا ہو

دربار ترا نور کا اور فیض کی سرکار
اِک دام کے طالب کو دیا صرّہ دینار
ظاہر ہے من الشمس یہ مخفی نہیں زنہار
محروم نہ سائل گیا در سے ترے اک بار
بے شبہ و شک مخزنِ الطاف و عطا ہو

مدّاح تری مدح کے لکھنے میں ہے حیران
ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے پریشان
قدرت یہ کسی میں نہیں جز خالقِ یزدان
اک وقت میں چالیس جگہ تم ہوئے مہمان
ہوتا ہے عیاں اس سے کہ اسرارِ خدا ہو

اے پشت پناہ غربا رحمتِ غفار
اے دادرسِ خلقِ خدا راحمِ دستار
کس طرح نہ فریاد کرے آپ سے ناچار
مسکینوں کے مونس ہو یتیموں کے پرستار
قوت ہو جوانوں کی ضعیفوں کے عصا ہو

لولاک پئے ختمِ رسلؐ حق کا ہے کلمہ
احمدؐ نے کہا جسمک جسمی تھیں مولا

حاصل ہوا ان دونوں حدیثوں کا نتیجہ — گر آپ نہ ہوتے تو فلک خاک نہ ہوتا

جو چاہو کرو مالکِ سرکارِ خدا ہو

اِک دم میں کیا لشکرِ جن کو تہ و بالا — ہے چشمۂ بر بر پہ پہاڑ آپ نے ڈالا
دو انگلیوں سے مرِہ مردود کو مارا — آزادیٔ دوزخ کا برا کو دیا شقا

بندے تو ہو پر کہہ نہیں سکتا ہوں کہ کیا ہو

جز ختمِ رسلؐ آپ سے کوئی نہیں بہتر — بے وحی کیا آپ نے ہے کارِ پیمبرؑ
اعجازِ پیمبرؑ سے ہوا دو مہِ انور — کی آپ نے بھی رجعتِ خورشید مکرّر

مختارِ جہاں بعدِ نبیؐ تم بخدا ہو

طوفان میں تھا نوحؑ کا بیڑا تہ و بالا — پر آپ نے کس لطف سے جا کر ہے سنبھالا
کوہِ الم و غم سرِ ایوبؑ سے ٹالا — زندہ شکمِ حوت سے یونسؑ کو نکالا

ہر بندہ کی مشکل میں تمھیں عقدہ کشا ہو

کیا کیا نہ ہوئی آپ کی بندہ پہ عنایت — ایماں کی بھی دولت ملی دنیا کی بھی دولت
دنیا میں رہی اب نہ کسی چیز کی حاجت — صحت کا طلبگار تھا حاصل ہوئی صحت

پھر کیوں نہ وزیرؔ آپ پہ سو جان سے فدا ہو

دیگر

دو جگ ہے تیرے نام سے آباد یا علیؑ — ہیں سارے وصف تجھ میں خداداد یا علیؑ
روح الامیں کے ہو تمھیں استاد یا علیؑ — کوثر کے جام سے کرو تم شاد یا علیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

سلمان کو اک دشت میں گھیرے تھا شیر نر — مضطر ہو وہ یہ بولا کہ یا شاہ لو خبر
اس کو پچھاڑا دیا وہیں اک پل میں آن کر — مجھ پر بھی لطف و رحم کی ہو جائے اک نظر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

جب تیرا نام لے کوئی یا شاہ ذوالفقار
دو جگ میں کیجیو مجھے یا شاہ کامگار

آسان ہو وہ کیسی ہی مشکل کا ہو پہاڑ
تم بن ہمارا کون ہے والیٔ و غمگسار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دو جگ کی مشکلات ہیں سب تیرے آگے حل
کیا خوب یاد آیا ہے اس وقت پر محل

آیا ہے تنگدستی سے اب نیست میں خلل
مشکلکشائی کی تری مشہور ہے مثل

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

سائل نے ایک بار جو آکر کیا سوال
یعنی قطار اونٹوں کی دی بخش بھر کے مال

فی الفور اس کو کر دیا حضرت نے مالامال
مجکو بھی اپنے لطف و کرم سے کرو نہال

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

لکھتا ہے ایک راوی روایت سے یہ خبر
رکھتا تھا اپنے پاس زر و اسپ و شتر

تھا اک محب نثار بہ دل شاہ دین پر
سوداگری کئے ہوئے جاتا تھا اپنے گھر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

آکر کہا کسی نے یہ اک روز راہ سے
بولا وہ ایک شرط سے نوکر رکھوں تجھے

محتاج ہو کے آیا ہوں نوکر رکھو مجھے
ضامن اگر کسی کو تو اے شخص مجھ کو دے

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ

دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

وہ بولا میرا کوئی نہیں ہے بجز خدا
اُس نے کہا قبول ہے میں نے تجھے رکھا
ضامن کہے تو دوں تجھے میں شاہِ مرتضیٰ
تجار تھا وہاں سے کسی ملک کو چلا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

القصہ ایک سمت کو اُس نے کیا سفر
ضامن کا دل میں کچھ نہ رکھا خوف اور خطر
اور اس کے ساتھ ساتھ چلا وہ بھی خیرہ سر
مارا دغا سے اس کو لیا مال اور شتر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کر ذبح اسکو جلدی سے گھوڑے پہ ہو سوار
زوجہ نے اُسکی دیکھا تو بولی یہ دھاڑیں مار
بولا یہ ساربان سے کہ چل کھینچ اب مہار
ضامن دیا تھا لیجیو خبر شاہ ذوالفقار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

گاڑی میں روتی جاتی تھی بیتاب و زار
یہ حال اس کا دیکھ کے بولا وہ نابکار
پردہ اُٹھا کے رستہ کو تکتی تھی بار بار
کیا دیکھتی ہے بولی ہے ضامن کا انتظار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کہنے لگا خموش ہو ضامن ہے اب کہاں
وہ بولی اے لعین و بد آئین و بدگمان
چپکی چلی چل اب لیے جاتا ہوں میں جہاں
آتا ہے شیرِ حق کا کوئی دم میں اب یہاں

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

ناگاہ آشکار ہوا گرد اور غبار
منہ پر نقاب ہاتھ میں نیزہ لیے سوار
اُس کو گرا دیا وہیں گھوڑے سے نیزہ مار
لاشہ کی سمت گاڑی کو لایا وہ شہسوار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

گاڑی جب آئی واں پہ جہاں لاش تھی پڑی
گاڑی سے وہ اتر کے وہاں پیٹنے لگی
بولی کہ غور کیجئے یا مرتضےٰ علیؑ
یہ دشت اور مسافری اور میری بیکسی

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دیکھا جو اُسکی لاش کو سر تن سے ہے جدا
گھوڑے سے تب اُتر پڑے واں شاہ لافتا
اُس کے سر بریدہ کو تن سے ملا دیا
فرمایا اُٹھ بحکم خدا اُٹھ کھڑا ہوا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

وہ دونوں یوں پکارے ملی داد یا علیؑ
پائی مراد دل بھی ہوا شاد یا علیؑ
صدقے تمہارے خوب کی امداد یا علیؑ
قرباں تمہارے ہوئے یہ شمشاد یا علیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

تسبیح تیرے نام کی ہے وردِ صبح و شام
پڑھتا ہوں پہلے بھیج کے صلوٰۃ اور سلام
سب صدق دل سے سونپ دیئے تم کو اپنے کام
میرے معاملہ کے ہو ضامن تمہیں امام

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

من بعد مصطفےٰ کے ہو برحق تمہیں وصی
تم شاہِ دو جہاں ہو میں بندہ ہوں جعفری

محتاج پر کسی کا نہ کیجیو مجھے کبھی | رکھ لیجیو میری آبرو ہے عمر آخری

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دیگر

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہِ الم ہے | اور چرخ بھی ہر لحظہ مرے درپے غم ہے
افلاک کی گردش سے مرا ناک میں دم ہے | میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحرِ کرم ہے

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

گردش سے زمانہ کی مرا حال ہے تغیر | ذلت مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلک پیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر | فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اس وقت میں ہوئے گا مرا کون خبردار | مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یاور و غمخوار
آقا مرے اب کس سے کروں دردِ دل اظہار | سُن لیجئے اب بہر خدا یہ مری گفتار

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

احوال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر | دن رات غم و رنج میں رہتا ہے یہ مضطر
جس دکھ سے ہوا ہوں میں سراسیمہ و مضطر | وہ رنج کرو دور تم از بہر شبیرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اب واسطہ دیتا ہوں تمہیں شیرِ خداؑ کا | سُن لیجئے صدقہ حسنؑ سبز قبا کا

بعد اس کے جو میدان ستم میں ہوا پیاسا
صدقہ اُسی مظلوم کا اور زین العبا کا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

پھر باقر و جعفر کی قسم دیتا ہوں شاہا
اور موسیٰ کاظم کا دلاتا ہوں میں صدقا
اب بہر رضا حل کرو مشکل مری مولا
مر جاؤں گا گر دیر کی اے میرے مسیحا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

از بہر نقی رحم کرو حال پہ میرے
از بہر نقی شاہ زمن دیر نہ کیجے
اور عسکری کیواسطے مہدی کے کرم سے
اے ثانی جعفر ترے دلدار کے صدقے

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

بن آپ کے کونین میں کوئی نہیں یاور
ہے عار اگر غیر سے سائل ہو یہ مضطر
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جاکر
اب جلد خدا کے لیے ابن شہ صفدر

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

عباس علمدار تری شان کے قربان
کیا عرض کروں کہتا ہوں ناچار پریشاں
حل کر دے مرے عقدۂ لاحل کو تو اس آں
از بہر بتول اے شہ مرداں کے دل و جاں

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

عباس علی قاسم و اکبر کے لیے اب
اور عون و محمد کے اور اصغر کیلئے اب
حُر کیلئے اور مسلم کے پسر کے لیے اب
ہاں جلد حبیب ابن مظاہر کیلئے اب

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

دو ٹکڑے کیا حیدرؑ کرار نے اژدر
سلمانؓ کو چھڑا شیر سے کاٹا سر عنتر
طفلی میں انھیں حق نے کیا حیدرؑ صفدر
تم اُن کے پسر ہو میں غلامِ شہِ قنبرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

ہے دل سے ثنا خواں یہ نحیف اے مرے مولا
بہرِ حسنینؑ و نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ
ہیں تم پہ فدا صدقہ یہ گھر بار ہے سارا
ہو عرض یہ مقبول مری اے شہِ والا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علی تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

دیگر

مجھ سے خطا ہوئی ہو تو آقا بحل کرو
دستِ دراز چرخِ ستمگر کو شل کرو
للہ میرے غم کو خوشی سے بدل کرو
مرتا ہوں رنج و غم سے مدد آجکل کرو

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

در چھوڑ کر تمہارا کدھر جائے رُو سیاہ
امداد اس گدا کی کرو کُل کے بادشاہ
یا مرتضیٰ علیؑ میں بہت ہو چکا تباہ
تم نے خبر نہ لی تو نہیں پھر میرا نباہ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سلمانؓ نے دشت سے جو کہا تھا پکار کر
فوراً اُسے چھڑا دیا یا شاہِ بحر و بر
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے گھیرے ہے شیرِ نر
میں بحرِ غم میں ڈوبتا ہوں لیجے خبر

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

اسود کا تم نے دستِ بُریدہ ملا دیا
بے دم کیا نصیری کو اور پھر جلا دیا
پنجہ سے باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
حق معرفت کا روح امیں کو بتا دیا

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

ایسا الم نے آکے مجھے مضمحل کیا
مشکل کو تم نے ہر کس و ناکس کی حل کیا
سردارِ غم نے کشورِ دل پر عمل کیا
میں نے بھی اس کا درد محل بے محل کیا

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سردارِ دیں ہو مالکِ کون و مکاں ہو تم
ہر ایک عارضہ کی دوا بیگماں ہو تم
حق کا کلام ہے یہ خدا کی زباں ہو تم
اور کیا کہوں کہ قاسمِ نار و جناں ہو تم

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

بارِ الم اُٹھانے کی مجھ میں نہیں ہے تاب
ہوتا ہوں ہمنشینوں میں خجلت سے آب آب
گردش نے آسماں کی مجھے کر دیا خراب
ڈر ہے نظر میں ہوں نہ سُبک یا ابوترابؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

کیا کیا شکایتیں کروں قسمت کے پھیر کی
اب تک تو اس غلام نے ہر طرح تیر کی
کی رنج میں جو شام تو غم میں سویر کی
پیش آئی جو کہ فکر زیرِ دست زیر کی

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو

یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

خادم ہیں آپکا ہوں گنہگار ہوں تو ہوں
ہے اس پہ اعتقاد مصیبت میں کیوں رہوں
فریاد آپ سے نہ کروں کس سے پھر کروں
مشکلکشا جو تم سا ہو کیوں درد دکھ سہوں

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

مشکل میں ہمکو سب نے پُکارا ہے یا علیؑ
فکرِ معاش نے مجھے مارا ہے یا علیؑ
آفت میں پنجتنؑ کا سہارا ہے یا علیؑ
آخر تو یہ غلام تمھارا ہے یا علیؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

دیگر

رنج و محن نے کیسی یہ آفت مچائی ہے
بختِ زبوں نے شکل یہ کیسی دکھائی ہے
فوجِ الم کی دل پہ گھٹا میرے چھائی ہے
آرام چین اُڑ گیا حق کی دوہائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مُشکل کشائی ہے

حضرت کا زور جانتی ساری خدائی ہے
خیبر کی نیو آپ نے جڑ سے ہلائی ہے
انا فتحنا شان میں مولا کے آئی ہے
بُنیادِ کفر بیر الم میں گرائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مُشکل کشائی ہے

جنگِ اُحد میں آپ ہی نے فتح پائی ہے
دینِ محمدیؐ نے ضیا تم سے پائی ہے
کی کُفر کی بھی بدر میں تم نے صفائی ہے
حصّہ میں تیرے فتح ہمیشہ سے آئی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے

یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہِ ذوالفقارؑ مدد میری کیجئے
دُلدُل کے شہسوارؑ مدد میری کیجئے
شاہوں کے تاجدارؑ مدد میری کیجئے
یا شاہ نامدارؑ مدد میری کیجئے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جس نے کہ نام آپ کا وردِ زباں کیا
مانگا جو آپ سے وہیں بس آپ نے دیا
باقی نہ کوئی دل میں رہا اُس کے مدّعا
فدوی پہ رحم کیجئے یا شاہِ دوسرا

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ مرے مطلب ہوں سب حصُول
جز یادِ حق نہ جائے مرا وقت کچھ فضول
فضلِ خُدا سے رحمتِ حق کا ہے نزُول
دُنیا کے غم سے شاہ نہ رکھیو مجھے ملُول

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

دنیا کے غم سے ہووے نہ ہرگز مجھے ملال
شاہا غلام کرتا ہے آقا سے یہ سوال
لیکن غمِ حسینؑ میں میرا ہو انتقال
گستاخی ہوتی ہے جو کروں اپنا عرضِ حال

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

سب کیفیّتِ حضور پہ بالکل ہے آشکار
شوریدہ بخت اَلم سے ہوا ہوں میں دلفگار
راحت ملے غُلام کو یا شاہ ذوالفقارؑ
تم پاس عرض لایا ہوں یا شاہِ نامدارؑ

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

ہوگا نہ مجھ سے کوئی زیادہ گناہگار | دنیا میں مجھ سے بڑھ کے نہیں کوئی نابکار
اب کون میرا ہوئے گا ہمدرد و غمگسار | راہِ خدا سے دُور پڑا ہوں میں سوگوار

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہ اب میں جاؤں کہاں کو بتایئے | کل کل سے آپ کی مجھے اب چھڑایئے
لِللہ میرے جو ہیں مطالب دِلایئے | کرتا ہوں عرض مجھ کو نہ در در پھرایئے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

لُوٹا ہُوا ہوں حال مرا ہے بہت خراب | روتا ہُوں رات دن نہیں آتا ہے مجکو خواب
شاہا گدا ہوں خدمتِ اقدس سے بار یاب | اے کل کے بادشاہ بُلا لیجئے شتاب

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اپنا جو مدّعا تھا گذارش میں کر چکا | مطلب ہیں میرے جتنے بر آویں پئے خدا
صدقہ نبیؐ کا کیجئے مقبُول اب دُعا | بہرِ بتولؑ غم سے رہا کیجئے شہا

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ پئے حسنینؑ پاک ذات | زین العباؑ کے صدقہ سے ہو دے مری نجات
صدقہ امام باقرؑ و جعفرؑ سے ہو یہ بات | کاظمؑ رضاؑ کیواسطے آساں ہوں مشکلات

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

صدقہ تقیؑ نقیؑ کا بر آویں تمام کام | اور بہرِ عسکریؑ امام شہ انام

مہدیؑ کے صدقہ سے میں ہوں منظورِ خاص عام
اب دیر کا مقام نہیں شاہِ ذوالکرام

اندوہ و غم سے جان حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اندر نماز کے مجھے ہووے نہ وسوسا
ابلیس آسکے نہ مرے پاس مطلقاً
شاہا نماز میری نہ ہووے کبھی قضا
روزِ ازل سے کیسا عدو ہے یہ بیحیا

اندوہ و غم سے جان حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

شاہا بہت میں تنگ ہوا ہوں زمانہ سے
للہ مجکو چین ہو اپنے بیگانے سے
رنج و الم ستاتا ہے ہر اک بہانے سے
روزی بھی مجکو دیجئے تو اپنے خزانے سے

اندوہ و غم سے جان حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جود و سخا میں آپ ہیں مشہور یا امام
سائل کے مانگتے ہی شتر ہو گئے تمام
دینا نماز میں تھا انگوٹھی تمھارا کام
سائل پھرا حضور کے در سے نہ بے مرام

اندوہ و غم سے جان حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

درخواست میری کیجئے مقبول یا امامؑ
ہے دستخط کی آرزو واللہ صبح و شام
صدقہ سکینہؑ کا ہے عباسؑ نیک نام
گر دستخط ہوں عرضی پہ بر آئیں سارے کام

اندوہ و غم سے جان حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

عباس ہے غلام تمھارا جو شاہِ دیں
اب یہ پھرے بھٹکتا نہ ہرگز کہیں کہیں
رنج و الم نے اسکو کیا ہے بہت حزیں
طاقت اٹھانے رنج و الم کی اسے نہیں

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دیگر

یا شاہؑ تم کو خالقِ غفّار کی قسم
کیجو مدد خدائی جہاندار کی قسم

لیجیے خبر ہماری شتابی سے آن کر
حضرت رسولؐ سیدِ ابرار کی قسم

مولد تمھارا کعبہ و مدفن نجف ہوا
تم کو ہے دونوں مطلعِ انوار کی قسم

تم کو قسم ہے آدمؑ و حوّاؑ و شیثؑ کی
الیاسؑ و نوحؑ لوطؑ خبردار کی قسم

داؤدؑ کی قسم ہے سلیمانؑ و ہودؑ کی
صالحؑ شعیبؑ موسیٰؑ کے گفتار کی قسم

ذوالکفلؑ ارمیاؑ و عزیرؑ و ذبیحؑ کی
اسحاقؑ اور خلیلؑ کے گلزار کی قسم

یحییٰؑ کی ذکریاؑ کی قسم دانیالؑ کی
ہارونؑ و خضرؑ عیسیٰؑ ہشیار کی قسم

انجیل کی زبور کی توریت کی قسم
قرآں کلام حضرت دادار کی قسم

سرکارِ حق میں تم ہو وسیلہ غریب کا
دلوا دو مدعا میرا عمّار کی قسم

دربارِ مصطفےٰؐ میں ہو تم نائبِ رسولؐ
کیجو نگاہ لطف کی دربار کی قسم

چاہوں کرم تمھارا کرو مجھ پہ تم کرم
عباسؑ و حمزہؑ صفدرِ پیکار کی قسم

تم شیرِ حق ہو نام تمھارا ہے مرتضیٰؑ
تم کو خطاب حیدرِ کرّار کی قسم

اس سخت حادثہ سے چھڑاؤ مجھے شتاب
تم کو عقیلؑ و جعفرؑ طیّار کی قسم

مشکل پڑی ہے حل کردیا شاہ مرتضیٰؑ
خاتونِ حشر و عترتِ اطہار کی قسم

گھیرا ہے غم نے مجکو کرو دور درد و غم
حضرت حسنؑ امام نکوکار کی قسم

بیکس پڑا ہوں جلد بنو میرے دستگیر
سبطِ شہیدؑ غازیِ کفّار کی قسم

یا شیرِ حق غریب کی کرنا مدد ضرور
عباسؑ باوفا و علمدار کی قسم

غم کے مرض میں سخت گرفتار ہوں شہا
کیجو علاج عابدِ بیمار کی قسم

عقدہ پڑا ہے سخت مرے روزگار میں
جلد عقدہ کھولو باقرِ مختار کی قسم

دنیا کے کاروبار میں شدت ہوئی نصیب
کلفت مٹادو جعفرؑ دیندار کی قسم

مشکلکشا ہو تم کرو حل مشکلات کو
حضرت امامؑ کاظمؑ سردار کی قسم

دیجو مجھے مراد کرو اک نگاہِ لطف
موسیٰؑ رضا علیؑ جہاں دار کی قسم

تاخیر مت کرو مری مشکل کو حل کرو
حضرت تقیؑ محمدؐ غمخوار کی قسم

حاجت روائے خلق ہو حاجت کرو روا
حضرت علیؑ نقی نکوکار کی قسم

دست خدا ہو میری تم امداد کیجیو
تم کو امام عسکریؑ سالار کی قسم

دشمن تمام خلق ہے تم دوستی کرو
حضرت امام مہدیؑ مختار کی قسم

میں ہوں غلام آپ کا کیجو مری مدد
قنبر غلامِ خاص وفادار کی قسم

چاہوں نظرِ کرم کی کرو مہر کی نگاہ
یا شاہ تم کو بوذرِ غفار کی قسم

سلمان کی قسم تمھیں مقداد کی قسم
اسود کی اور نصیری و عمار کی قسم

جو میرا مدعا ہے سو بخشو مجھے شتاب
یا شاہ تم کو دلدل رہوار کی قسم

میرے مخالفین ہوں ناکام ہر طرح
تم کو ہے ذوالفقار سی تلوار کی قسم

دیجو مجھے مخالفوں پر فتح یا علیؑ
تم کو جہادِ غزوۂ کفار کی قسم

اسرار مصطفےٰؐ کے ہو تم رازدار خاص
کیجو خبر تمھیں الٰہی اسرار کی قسم

مجھ پر نگاہ آپ ترحم سے کیجیو
سب مومنین و فرقۂ زوار کی قسم

کیجو کرم قسم تمھیں حج و زکوٰۃ کی
کلمہ نماز روزہ و افطار کی قسم

اللہ سے دلاؤ مجھے مرتبہ بلند
عرش مجید و کرسی ستار کی قسم

کیوں دیر اب لگائی ہے کیجئے مدد شتاب
تم کو نجوم ثابت و سیار کی قسم

یا پیر مرتضےٰؑ مرے اب دیجو دل کو چین
دوزخ بہشت آتش و گلزار کی قسم

جو تم سے مانگتا ہوں وہ حاجت کرو روا
حق کی جناب سے مجھے مقصد دلائیو
پہنچو شتاب میری مدد کو ابوترابؑ

حور و فرشتہ صاحبِ اسرار کی قسم
روزِ سفید اور شبِ تار کی قسم
فرشِ زمین و گنبدِ دوّار کی قسم

خرّم غلام خاص ہے اس پہ نظر کرو
یا شاہ ان مناقب و اشعار کی قسم

دیگر

کرتا ہے نفسِ شوم مرے دل کی دلبری
باغِ جہاں میں روز نئی کھلتی ہے کلی
اور شاخِ معصیت کی سدا رکھتا ہے ہری
مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آپڑی

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

فسق و فجور سے نہیں بچتا کسی گھڑی
راہِ عدم بھی سخت ہے منزل بھی ہے کڑی
گو جانتا ہوں موت ہے سر پر مرے کھڑی
مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آپڑی

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

ہنگامِ مرگ لذتِ کلمہ زباں پہ ہو
اور خاتمہ بخیر امیدِ جناں پہ ہو
جبتک جیوں ہمیشہ عمل اس قرآں پہ ہو
میری نظر کسی کے نہ ہرگز زیاں پہ ہو

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفنائیں قبر میں جو مجھے خویش و اقربا
منکر نکیر سے بھی نہ گھبراؤں میں شہا
تاریکی لحد سے میں خائف نہ ہوں ذرا
ہو نام پاک تیرا معاون دمِ رجا

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفتر ہے میرے نامۂ اعمال کا سیاہ
شاہا مجھے بچائیے اور دیجئے پناہ
کرتا ہوں بیشمار شب و روز میں گناہ
ہو جاؤں گا میں نامۂ اعمال سے تباہ

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

کس منہ سے جاؤنگا میں بھلا پیش ذوالجلال
روزِ جزا میں ہوئیگا جب مجھ سے کچھ سوال
مرنے کے بعد دیکھئے کیا ہوگا میرا حال
جب خود بخود کریگا ہر اک عضو قیل و قال

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

غفلت کے پردہ نے مجھے نابینا کر دیا
دشوار خواہشوں نے مرا جینا کر دیا
اس غم نے آہ زخمی مرا سینہ کر دیا
میں صاف دل تھا جسکو پُر از کینہ کر دیا

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

مولا گناہوں سے مجھے اب تو بچائیے
جو مغفرت کی راہ ہے اس پر چلائیے
گم کردہ رہ ہوں سیدھا طریقہ بتائیے
جز یادِ حق نہ اور کوئی لو لگائیے

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

صدقہ خدائے پاک کا یا شاہِ دوسرا
صدقہ رسول پاکؐ کا یا شاہِ اتقیا
صدقہ بتول پاک کا یا شاہِ لافتےٰؑ
خیبر کے فتح کرنے کی تم کو قسم شہا

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حسنؑ حسینؑ شہنشاہِ ذوالکرام
زین العبا کا صدقہ مرادیں ملیں تمام
صدقہ امام باقرؑ و جعفر کا یا امام
کاظمؑ رضا کا صدقہ ملے وادی السلام

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ نقیؑ تقیؑ مری آفت مدد کرو
بہرِ امام عسکریؑ مولا مدد کرو
مہدیؑ کا واسطہ مری شاہا مدد کرو
در در پھرا ہوں پشت پناہا مدد کرو

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

طفلی سے ہوں غلام تمہارا شہِ انام
جز ذات پاک کا در کسی سے نہیں ہے کام
کب تک پھروں بھٹکتا ہوا شاہ ہر مقام
للہ مجکو دیجئے جنت میں اب مقام

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

عباس کی یہ عرض ہے اب تم سے یا امام
جھگڑوں سے اب جہاں کے علیحدہ رہوں مدام
یاد خدا میں میں رہوں مصروف صبح و شام
میرے شفیع حشر میں ہوں سیدالانام

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دیگر

آفت میں ہوں پھنسا مجھے مولا بچایئے
مضطر ہوں بیقرار ہوں اب رحم کھایئے
صدقہ سے پنجتن کے نہ در در پھرایئے
اعدا پہ میرے قہر کی بجلی گرایئے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

روزِ ازل سے آپ کا مشکلکشا ہے نام
اندوہ و غم میں رہتا ہے یہ مُبتلا غلام
مشکل پڑی ہے جس پہ ہیں آپ آئے کام
مُشکلکشائی کیجئے یا شاہِ صبح و شام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

یا شاہ ہوں میں سخت پریشاں اور ملول
یہ رنج دُور ہوویں خوشی ہوئے اب حصول
گھیرے ہیں مجھکو رنج و الم بے سبب فضُول
صدقہ سے اہلبیت کے یہ عرض ہو قبُول

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دشمن ہیں بے شمار مری جاں زار ہے
سیماب کی طرح میرا دل بیقرار ہے
رنج و الم سے ہر گھڑی سینہ فگار ہے
تیرے کرم کا یا علیؑ اب انتظار ہے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے

وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جو کچھ اثاثہ پاس تھا سب ہو گیا تمام — ناداری اب ستاتی ہے یا شاہِ خاص و عام
آمد قلیل خرچ کی افراط ہے مدام — کس طرح قرض سے ہو سبکدوش یہ غلام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

مولا ادائے دین کی کیا ہو گی اب سبیل — نازک ہے وقت کوئی نہ ہو گا مرا کفیل
احباب کے حضور نہ ہرگز ہوں میں ذلیل — لیل و نہار رہتا ہوں اس غم سے میں علیل

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جینے کا لطف جاتا رہا مٹی ہے خراب — بسمل کی طرح کھاتا ہوں ہر وقت پیچ و تاب
اب کیجئے مدد مری اے آسماں جناب — زر ہو عطا خزانۂ حضرت سے بے حساب

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دولت ہے نہ رفیق نہ رکھتا ہوں کوئی یار — پرسانِ حال کیا ہو کوئی ہوں میں بے دیار
اندوہ و رنج و غم ہے مرے دل پہ بیشمار — پیرِ فلک نے کر دیا بے چین و بے قرار

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

رنج و تعب میں رہتا ہوں ہر وقت صبح و شام — ہوئے ترقی ورنہ ہو تبدیل یہ غلام
اس رنج سے میں رہتا پریشان ہوں مدام — للہ میری عرض ہو مقبول یا امام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

احوال ہے سقیم میں اب ہو چکا تباہ
تو دادرس ہے خلق کا اے کل کے بادشاہ
تجھ سا سخی ہوا ہے نہ ہوگا خدا گواہ
لطف و کرم کی بندہ پہ اب کیجئے نگاہ

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

فریاد لایا ہوں مری اب داد دیجئے
قیدِ الم سے عاصی کو آزاد کیجئے
برباد ہو چکا ہے مجھے آباد کیجئے
صدقہ سے اہلبیت کے دلشاد کیجئے

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دُکھ درد سے بچائیے مولا مجھے مدام
اعدا کے شر سے حفظ و اماں میں رہے غلام
حاسد رہیں ہمیشہ مرے جلتے صبح و شام
دشمن کا میرے دوزخِ اسفل میں ہو مقام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دُنیا میں مجھ سا کوئی نہ ہوگا گنہگار
ابلیس دھوکے دیتا ہے دن بھر میں بیشمار
مکر و دغا سے بچ نہیں سکتا میں زینہار
اِس سے بچائیے مجھے یا شاہِ نامدار

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

ممکن نہیں ہے آپکی توصیف اے حضور
آدمؑ سے پہلے آپ کا پیدا ہوا ہے نور
مشکل میں ہر نبی کی مدد کی شہِ غیور
مجھ سے بھی ہر بلا کو الگ کیجئے حضور

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دیتا ہوں آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم
بے پردگیِ زینبؑ دلگیر کی قسم

اکبرؑ کے خوں کی اصغرؑ بے شیر کی قسم
اور سیدہؑ کی چادرِ تطہیر کی قسم

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

عباسؑ کی ہو التجا مقبول یا امام
خادم حضور کا ہوں نہیں اس میں کچھ کلام
جو جو کیا ہے عرض پذیرا ہو وہ تمام
اب شرم تیرے ہاتھ ہے تیرا ہوں میں غلام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دیگر

واقف تمہارے جود و سخا سے خدائی ہے
نادِ علیؑ بھی شان میں حضرت کی آئی ہے
تم نے نبیؐ کے دوش پہ معراج پائی ہے
چرخِ کہن نے تازہ مصیبت دکھائی ہے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سلماں کو تم نے شیر سے جا کر چھڑا دیا
اسود کے تم نے ہاتھوں کو تن سے ملا دیا
پنجہ میں باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
راہِ خدا میں آپ نے سر کو کٹا دیا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

چرچا ہے جا بجا ترے عزّ و جلال کا
تجھ کو کیا کفیل خدا نے مآل کا
شہرہ ہے ملک ملک میں فضل و کمال کا
دیتا ہوں واسطہ تجھے احمدؐ کی آلؑ کا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا ہو تم مقربِ درگاہِ کبریا — مشکل میں کام آتے رہے سب کے تم سدا
حضرت تو جانتے ہیں میں ہوں رنج میں پھنسا — ہے دردِ دل بھی آپ پہ روشن ذرا ذرا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ درِ مشکل کشائی ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ — نائب علیؑ وصیِ رسولِ خدا علیؑ
ہادی علیؑ امام علیؑ رہنما علی — لنگر علیؑ جہاز علیؑ ناخدا علیؑ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ درِ مشکل کشائی ہے

للہ میری آن کے مولا مدد کرو — فریاد رس غریبوں کے آقا مدد کرو
بیمارِ رنج و غم ہوں مسیحا مدد کرو — مولا برائے خالقِ یکتا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ درِ مشکل کشائی ہے

مولا نبیؐ کی روحِ مطہر کا واسطہ — بنتِ رسولؐ و حضرتِ شبرؑ کا واسطہ
آقا حسینؑ کشتۂ خنجر کا واسطہ — زین العباؑ باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ درِ مشکل کشائی ہے

بہرِ جنابِ موسیٰ کاظمؑ مدد کو آؤ — بہرِ رضاؑ غلام کو اس رنج سے بچاؤ
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ معجزہ دکھاؤ — آقا برائے عسکریؑ عزت مری بچاؤ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ درِ مشکل کشائی ہے

سب حال میرا آپ پہ روشن ہے شاہِ دیں — ایسا نہ ہو کہ آبرو جاتی رہے کہیں

عزت کیواسطے میں سدا رہتا ہوں حزیں
مولا برائے مہدیؑ سلطانِ مومنین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بے چادریٔ زینبؑ دلگیر کے لیے
اور یادگار صاحبِ تطہیر کے لیے
اکبرؑ کے اور اصغرؑ بے شیر کے لیے
بے دستیٔ برادرِ شبیرؑ کے لیے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اے شاہِ لافتیٰؑ ترے اعزاز کے نثار
رہتا ہُوں رنج وغم سے شب و روز بیقرار
جی چاہتا ہے تیرے تصدق ہوں بار بار
اب کیجئے مدد مری یا شاہِ ذُوالفقار

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

اے لنگرِ سفینہ اعجازِ انبیاءً
محروم کوئی آپ کے در سے نہیں گیا
اے مظہر العجائب برحق ترے فدا
کیجئے دُرِ مراد عطا مجکو بھی شہا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مشکلکُشا حضُور کا مشہور ہے خطاب
عزت غلام کی ہے ترے ہاتھ بُوترابؑ
حلالِ مشکلات بھی ہے آپ کی جناب
بہرِ بتُولؑ میری مدد کیجئے شتاب

رنج والم میں مرتا ہُوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بالی سکینہؑ جان کا صدقہ مدد کرو
بہرِ نبیؐ و فاطمہؑ زُھرا مدد کرو
مولا چھڑاؤ رنج سے آقا مدد کرو
بہرِ حسینؑ سیّدِ والا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اصغرؑ کا واسطہ علی اکبرؑ کا واسطہ
قاسمؑ کا اور حُرؑ دلاور کا واسطہ
سلمان ذی وقار کا قنبر کا واسطہ
عباسؑ اور حبیبؓ مظاہر کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جانکاہ ہے یہ صدمہ رُلاتا ہے صبح و شام
ہر دم اسی خیال میں رہتا ہے یہ غلام
مولا مجھے نہ آتا ہے خوش آپ نے طعام
بدنام ہو نہ جائے بزرگوں کا میرے نام

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

لیجئے خبر غلام کی یا شاہِ مشرقین
ہوئے اُداشتاب مرے سر سے بار دین
مولا بحق عونؑ و محمدؑ پے حسینؑ
امداد کیجئے کہ ملے اب تو دل کو چین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

مولا تمھیں نے نوحؑ کی کشتی کو دی نجات
یوسفؑ کی چاہ میں بھی کفیل آپ ہی کی ذات
یونسؑ کو بخشا بار دگر خلعتِ حیات
میرا بچانا آپ کے نزدیک کیا ہے بات

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

راہب کو سات لعل ترے لعل نے دیئے
مرنے کے بعد معجزے لاکھوں عیاں کیئے
دامن درِ مُراد سے سائل کے بھر دیئے
جز تیرے کون چاک کو تقدیر کے سیئے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

ہے جا بجا حضور ہی کی عدل گستری
شفقت سے ہو اگر نظرِ مہر سرسری

اتنا نہیں کوئی جو تشفی کرے مری
فوراً مقدمہ سے ابھی ہوتا ہوں بری

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

کس سے کہوں جو دل پہ الم کا ہجوم ہے
جود و سخا کی آپ کے عالم میں دھوم ہے

برگشتہ میرا بخت ہے تقدیر شوم ہے
تابع ترا ہر ایک جہول و ظلوم ہے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا مدد تو تم نے مری کی ہے بارہا
اُس وقت بھی حضور ہی نے تھا کرم کیا

پہلے بھی اک مقدمہ میں تھا میں پھنس گیا
للّٰہ اب بھی کیجئے مدد شاہِ لافتا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

تفویضِ دورہ ہونے کی مشہور ہے خبر
بہرِ نبیؐ چھڑا دو مجھے جلد آن کر

سُن سُن کے واقعات کو لگتا ہے مجھکو ڈر
پا کر رہائی جاؤں میں عزت سے اپنے گھر

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

حاکم نے میری قید کا گر حکم دے دیا
جو جو کریں گے جور و ستم مجھ پہ اشقیا

یہ جان لیجئے گویا کہ زندہ ہی مر گیا
کیونکر سہوں گا بہرِ خدا لیجئے بچا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا میں مدح خواں ہوں تمہارا خدا گواہ
کب تک سہوں فلک کے ستم شاہِ دیں پناہ
مجکو فلک کی کجروی نے کر دیا تباہ
کیجئے شفاعت حق سے وہ بخشے مرے گناہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مدّاح تو تمہارا ہوں پھر کس کے پاس جاؤں
احوال اپنا غیر کو جا کر میں کیا سُناؤں
احسان کا بوجھ سر پہ میں کس کس کا اب اُٹھاؤں
فرماؤ دادرس کہاں تم سا جہاں میں پاؤں

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دستِ سوال غیر کے آگے بڑھاؤں کیا
دشمن بہت ہیں دوست نہیں کوئی مُطلقا
آتی ہے شرم آپ کا مدّاح ہوں شہا
ہو جائے مجھ پہ اک نظرِ پرورش ذرا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بالفرض التجا بھی کہیں لے گیا اگر
آقا تو تیرا آپ ہے مختارِ خشک و تر
چھوٹے بڑے کہیں گے یہ آپس میں بیٹھ کر
کاہے کو التجا لیے پھرتا ہے در بدر

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دو ہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا دلِ غلام یہ کرتا نہیں قبُول
مولا میں کھاتا ہوں قسم احمدؐ و بتولؑ
غیروں سے التجا کروں اے نائبِ رسُولؐ
مقصد مرا نہ ہوگا بجز آپ کے حصُول

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بیٹھا ہوں در پہ آپکے مر کے اُٹھونگا میں
خاکِ قدم کو آنکھوں پہ دھر کے اُٹھونگا میں

سر کو نثار قدموں پہ کر کے اٹھونگا میں
دامن درِ مراد سے بھر کے اٹھونگا میں

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

آقا خدا کے واسطے اب دیر مت کرو
خدمت ملے اب ایسی کہ جو مستقل تو ہو
خادم تمہارا کب سے معطل ہے دیکھ لو
گوہر کی گود گوہرِ مقصود سے بھرو

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کُشائی ہے

دیگر

صاحبِ تاجِ انما بھیجو
یا نبیؐ شاہ لافتیٰ بھیجو
احمدؐ پاک مصطفےٰ بھیجو
حل مشکل کو مرتضےٰ بھیجو

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

روز و شب غم مجھے ستاتا ہے
کیسی کیسی زکیں دلاتا ہے
کیا کیا خونِ جگر پلاتا ہے
نام تیرا ہی یاد آتا ہے

یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا علیؑ اب تو ہو چکا ہوں تباہ
تم ہی مری مدد کرو یا شاہ
تیرے در کے سوا نہیں ہے پناہ
منتظر آپ کا ہوں برسرِ راہ

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے خیبر کا در اکھاڑا ہے
یہ گنہگار بھی تمہارا ہے
عمر و عنتر کو تم نے مارا ہے
اس لیے آپ کو پکارا ہے

یا مرے دَرد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

گردشِ دور میں پھنسا ہوں میں
چرخ کا ظلم اٹھا رہا ہوں میں
غم میں یا شاہ مبتلا ہوں میں
دستگیری کرو کھڑا ہوں میں
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے سلمان کو چھڑایا ہے
غم نے مجھ کو بہت ستایا ہے
دشت میں شیر سے بچایا ہے
دادخواہ تیرے پاس آیا ہے
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

جو ترے پاس التجا لاوے
دین و دُنیا کا مدعا پاوے
در سے محروم تیرے کب جاوے
پھر بھلا رُوسیہ کدھر جاوے
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم ہو بیشک وصی پیمبرؐ کے
تم ہی حامی ہو دینِ داور کے
تم ہی مالک ہو حوضِ کوثر کے
میرے مولا ہو جیسے قنبر کے
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

قائمِ دینِ مصطفےٰؐ ہو تم
بندۂ خاصِ کبریا ہو تم
سرورِ جملہ انبیاء ہو تم
یا علیؑ درد کی دوا ہو تم
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا امام علیؑ شہِ کونین
از برائے حسنؑ و بہرِ حسینؑ
بہرِ ارواحِ سیّد الثقلینؐ
کر مدد میری سیّدِ دارینؐ
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

میں حسینی ہوں خادمِ درگاہ
میں تمھارا ہوں جان سے واللہ
مجھ پہ اک لطف کی بھی ہووے نگاہ
میری مشکل کو حل کرو یا شاہ
یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

دیگر

اے دل نہ کر تو وسوسہ تیرا خدا تو ہے
حامی تیرا مصیبتوں میں مرتضیٰؑ تو ہے
دن حشر کے شفیع تیرا مصطفےٰ تو ہے
تیرے مرض کے واسطے وہ خود دوا تو ہے

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

وہ شیر حق ہیں محرم اسرار مصطفےٰ
بیشک علیؑ ولی ہیں شہنشاہ لافتا
اتری ہیں جن کی شان میں آیات ہل اتیٰ
در پر گرے ہوؤں کی انہیں لاج ہے سدا

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

علم خدا کے شہر نبیؐ مرتضیٰؑ ہیں باب
سلطان اولیاء ہیں امیر فلک جناب
دست خدا ہیں نفس نبیؐ شاہ بوترابؑ
غازی حنین و بدر کے خیبر کے فتحیاب

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دست سخا میں شہرت حاتم کو کھو دیا
طاعت میں حق کے بیج عبادت کا بو دیا
رستم کا نام تیغ زنی میں ڈبو دیا
پہنچے مدد کو اس کے جو غم کھا کے سو دیا

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

جنگل کے سب درختوں کے بنوائیے قلم
کاتب ہوں جنّ و حور و ملک آدمی بہم
اور صفحۂ زمین ہو اوراق یک قلم
تو بھی نہ لکھ سکیں صفت سرور امم

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکلکشا تو ہے

حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

آدمؑ سے تا مسیحؑ جو گذرے ہیں سب نبی
ختم الرسلؐ کے عہد میں ظاہر ہوئے ولی
ہر ایک کی مدد میں رہے مرتضیٰ علیؑ
دین نبیؐ کو تازہ کیا اور منجلی

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

سلمانؓ کو دشت ارجنہ میں آ بچا دیا
مرہ لعین کو قبر سے آ کر فنا کیا
اسود کے دونوں ہاتھوں کٹے کو ملا دیا
جو پھنس رہا تھا قید میں اس کو چھوڑا دیا

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

شیر خدا علیؑ ولی نیک نام ہیں
اور چودہ خانوادوں کے برحق امام ہیں
سرکارِ احمدیؐ کے مدار المہام ہیں
رگرتوں کو تھام لینا فقط ان کے کام ہیں

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

برحق علیؑ ولی ہیں شریعت کے مقتدا
عالم ہیں معرفت کے حقیقت کے رہنما
فقرا کے پیر خاص طریقت کے پیشوا
کرتے مدد ہیں اسکی جو کرتا ہے التجا

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

مومن اگر تیرے پہ جہاں کی بلا پڑی
رو رو کے کیوں لگا تا ہی آنکھوں سے تو جھڑی
اور تیرے سر پہ سخت مصیبت ہی آ کھڑی
بیخوف ہو پکار لے مولا کو ہر گھڑی

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دُنیا کے حادثات میں کیوں تو ہوا ہے بند
کیوں پھنس رہا ہے دامِ تفکر میں مستمند
ڈالا تیرے گلے میں مُصیبت نے گر کمند
عدق و یقیں سے پڑھیو تو اس بیت کو بلند

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

نائب نبیؐ کے خاصۂ ربِّ احد علیؑ
کرتے ہیں اپنے بندوں کے آفات رد علیؑ
ہیں مومنوں کے واسطے محکم سند علیؑ
خرم کی خوب کرتے ہیں آکر مدد علیؑ

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دیگر

اللہ کی طرف سے ہے مُشکلکشا علیؑ
ہر امر میں ہے قُدرتِ ربِ عُلا علیؑ
ہے جملہ کائنات کا حاجت روا علیؑ
کیونکر کہے نہ قوم نصیری خدا علیؑ

رکھتے ہیں اختیار فنا و بقا علیؑ

خلقت علیؑ ولی کی ہے آدمؑ سے پیشتر
ہر اک نبی کیواسطے حیدرؑ ہوئے سپر
لکھا ہے حق نے نام علیؑ آپ عرش پر
احسان مرتضیٰؑ سے بچا کونسا بشر

مثلِ نبیؐ ہیں حاکم ارض و سما علیؑ

بن میں بچایا شیر سے سلماں کو جس طرح
بخشی رہائی یوسفؑ کنعاں کو جس طرح
انگشتری عطا کی سُلیماںؑ کو جس طرح
آساں کیا ہے نوحؑ پہ طوفاں کو جسطرح

میری بھی یُونہی کیجئے حاجت روا علیؑ

عیسیٰؑ کو آسماں پہ تم نے چڑھا دیا
یونسؑ رہے نہ پیٹ میں ماہی کے مبتلا
مُوسیٰؑ نبی کے ہاتھ میں دی مشعل ضیا
کچھ کر سکی نہ آتش سوزاں خلیل کا

میرے بھی ہو چیئے یوں ہی مشکلکشا علیؑ

سائل تمہارے در سے نہ خالی پھرا کبھی
پیدا کیا خدا نے نہ تم سا کوئی سخی

بخشش قطار آپ نے ہے ستّر اونٹ کی
میرا بھی اب سوال ہے سُن لیجیئے ذری

دو داد میری بہرِ خدا جلد یا علیؑ

احسان ہیں ملائکہ پر بھی حضور کے
بندے ہزاروں قید سے آزاد کر دیئے

جبرئیلؑ کو بھی کر دیئے تعلیم قاعدے
حرمت مری بچائیو دشمن کے ہاتھ سے

دونوں جہاں کے ہو تمہیں مشکلکشا علیؑ

روشن ہے سب پہ تم ہو مدینہ کے آفتاب
پہنچو میری مدد کو خبر لو مری شتاب

مٹی مری خراب ہے دنیا میں بو ترابؑ
دشمن کی آگ نے مرے دل کو کیا کباب

میری لگی بجھائیے یا مرتضےٰ علیؑ

مولا تمہاری بندہ نوازی کے میں فدا
اولاد کی ہوس ہوئی دل میں مرے ذرا

جو کچھ طلب کیا مجھے گھر بیٹھے مل گیا
فرزند مجھ کو آپ کے فرزند نے دیا

پاتا ہوں پرورش میں ترے در سے یا علیؑ

ناداں کہہ رہے ہیں مجھے غیر و آشنا
حضرت پہ میرا خوب ہے روشن معاملہ

کہتے ہیں اپنے ہاتھ مصیبت میں تو پھنسا
دے درمیان آپ کو دھوکا مجھے دیا

انصاف کی جگہ ہے برائے خدا علیؑ

منصف ہیں آپ اور یہ انصاف کی ہے جا
قرآن کی قسم ہے نہیں سر اٹھا سکا

دے درمیان آپکو اور پھر کرے دغا
کارِ ثواب میں نے کیا کیا گنہ کیا

انصاف تیرے ہاتھ ہے یا مرتضیٰ علیؑ

شائق کا حال یوں ہے کہ جب بیچ میں گھرا
اک ہفتہ عشرہ میں مرا بر آیا مدّعا

دو چار بار نام تمہارا لیا کیا
پر اب کی بار کیوں نہیں سنتے ہو یا شہا

معلوم ہو کہ مجھ سے ہوئی کیا خطا علیؑ

مجھ سے خدانخواستہ حضرت ہوئے خفا
سہواً جو مجھ سے ہو بھی گئی ہو کوئی خطا
دونوں جہاں میں میرا ٹھکانا کہاں رہا
دیتا ہوں خون شاہِ شہیداںؑ کا واسطہ

تقصیر ہو معاف برائے خدا علیؑ

کس کس سے میں نے جا کے نہ فریاد کی شہا
حلال مشکلات کوئی ہے ترے سوا
مشکل کا میری ایک سے عقدہ نہ حل ہوا
مشکل کے وقت آپ نے سب کو بچا لیا

میری کمک بھی ہو بحق مرتضیٰ علیؑ

دشمن کا پاس ہے اگر اے نائبِ رسولؐ
فریاد لے کے جاؤں میں تا روضۂ بتولؑ
اس واسطے دعا مری ہوتی نہیں قبول
اٹھواؤں سعی بنت نبیؐ سے میں دل ملول

لوں گا تمہیں سے داد میں یا مرتضیٰ علیؑ

بہر رسولِ پاک خبر لو مری شہا
صدقہ حسنؑ کا اور تصدق حسینؑ کا
پہنچو مدد کو میری پئے بنتِ مصطفےٰ
لو دشمنِ قوی سے مری آبرو بچا

زین العباؑ کے واسطے یا مرتضےٰ علیؑ

صدقہ امام باقر و جعفر کی روح کا
بہرِ امام کاظم و بہر شہ رضا
ہو جلد مجھ غریب کی عرضی ملاحظہ
بھجوائیے نجف سے مرے درد کی دوا

بہر تقیؑ برائے نقیؑ مرتضےٰ علیؑ

فریاد رس غریب کے ہو بہر عسکریؑ
جاتی ہوئی بچائیے عزت غریب کی
گھیرے ہوئے ہے شاہ مجھے دشمن قوی
بہر امام مہدیؑ دیں مرتضےٰ علیؑ

بہر خدا و بہرِ رسول خداؐ علیؑ

ہر روز کا یہ اٹھ نہیں سکتا غم و الم
یارب معاش سے تو کمر ہوگئی ہے خم
دشمن تو کیا کہ دوست بھی کرنے لگے ستم
گردش سے اب تو ہند میں ٹکتا نہیں قدم

بلوائیے نجف میں تحیّر کو یا علیؑ

دیگر

امداد کیجیے پئے حق مُرتضیٰ علیؑ
لیجاؤں جز تیرے میں کہاں التجا علیؑ
فریاد رس کوئی نہیں تیرے سوا علیؑ
رنج والم سے مرتا ہوں یا مرتضیٰ علیؑ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

حلال مشکلات ہو تم یا امام دیں
مشکلکشائے خلق ہو مجکو بھی ہے یقیں
مشکل میں کام آتے ہو ہر ایک کے تمہیں
پھر التجا قبول مری ہوتی کیوں نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بیر الم میں کود پڑے آپ بے خطر
اسلام بخشا آپ نے سبکو بکر و فر
کلمہ پڑھایا قوم اجنّہ کو سربسر
سہ روز بعد نکلے کنوئیں سے بصد ظفر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کونین میں حضور کی ہے ذات بیمثال
مولا ترے غلام کو تشویش ہے کمال
کافر تلک کا رد نہ کیا آپ نے سوال
کیجیے نظر کرم کی تو ہو جائے مالا مال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

معلوم مجکو حال برہمن ہے سربسر
بخشے اُسی کو سات ترے لعل نے گہر
قسمت میں جسکی ایک بھی لکھا نہ تھا پسر
مولا نگاہِ لطف ذرا کیجیے اِدھر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مشکل پڑی جو حضرت یوسفؑ پہ چاہ میں
کوئی مدد نہ کر سکا حالِ تباہ میں
تھا کون کام آتا جو خالق کی راہ میں
یوسفؑ نے عرض کی یہ تری بارگاہ میں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اسود پہ لطف آپ نے حد سے سوا کیا
سلماں کو شیر سے بھی تمھیں نے چھڑا دیا
دستِ بریدہ اُسکے دیئے شانوں سے ملا
دعبل کا ایک لمحہ میں بر لائے مدعا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کھولے انگوٹھے دیو کے تم نے بصد عطا
کاشی کی خوب آپ نے امداد کی شہا
یونسؑ کی تم نے کی مدد اے شاہؑ لافتا
لیجیئے خبر مری بھی یونہی اے شہِؑ ہدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان سے بیڑا نوحؑ کا دم میں بچا لیا
چنگال باز سے تھا کبوتر چھڑا دیا
یعقوبؑ سے پسر کو تم ہی نے ملا دیا
اور مار کر نصیری کو تم نے جلا دیا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مقبولِ رب ہو تم بخداوندی خدا
میزان و نار و خلد پہ قبضہ ہے آپ کا
نازل ہے تیری شان میں لاسیف و ہل اتیٰ
مشکلکشائے کل ہو تم اے فخرِ دوسرا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کوثر ہے تیرے قبضۂ قدرت میں یا امام
میں مدح خواں ہوں آپ کا یا شاہِ خاص و عام
کامل یقین ہے مجھکو رہوں گا نہ تشنہ کام
کوثر پہ ہے یقیں مجھے بھر کر ملے گا جام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہِ ہر دو سرا کل کے پیشوا
اے مرحبا علیؑ ولی شیرِ کبریا
اے نائبِ رسولِ زمن فخرِ دوسرا
مولا قبول کیجئے فدوی کی التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

توریت میں زبور میں قرآن میں جابجا
اعجاز دیکھ دیکھ نصیری یہ بول اُٹھا
انجیل میں بھی آپ کی تعریف ہے شہا
کوئی خدا نہیں ہے سوا تیرے مرتضیٰ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اِعجاز تیرا ادنے ہے یا شاہِ بحر و بر
خالق نے اِس کو بخشا تھا اِک گلبدن پسر
لکھا ہے شاہِ چین تھا اِک شخص بے پسر
اُس کی مدد کی آپ نے اِک پل میں آن کر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

یعنی تھا عشق دُخترِ شاہِ خطا اُسے
رہتا تھا رات دن یہی سودا لگا اُسے
جُز عشق کے نہ بھاتی تھی کوئی غذا اُسے
حضرت نے اُس مرض کی دوا کی عطا اُسے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آخر ہوا وداع پدر سے وہ رشکِ ماہ
شہرِ خطا کے شوق میں کی جلد طے وہ راہ
تیار پانچ کشتیاں کر کے بعزّ و جاہ
لیکن تھی یاد دل میں تمھاری خدا گواہ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان اٹھا جو بحر سے اے شاہِ بحر و بر
ڈوبا مع رفیقوں کے شہزادہ خوش سیر
فوراً بچایا آپ نے اے ثانیِ خضرؑ
دنیا میں جا بجا ہے ترے فیض کا اثر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جب مل چکا پدر سے وہ فرزندِ لالہ فام
قدموں پہ سر جھکا کے کیا آپ سے کلام
ہمراہ تھے رفیق و محب جو مرے تمام
اُن کو بھی تو نکالیے یا شاہِ خاص و عام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جس وقت یہ حضور نے اُس کا سنا بیاں
فرمایا سہل ہو گی یہ مشکل ابھی جواں
یہ کہہ کے ہاتھ بحر میں ڈالا بعزّ و شاں
لے آئے ایک ہاتھ میں تم پانچوں کشتیاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پھر رو کے بولا آپ سے سلطانِ چین کا لعل
مولا غلام کو تو ابھی رنج ہے کمال
آقا ہوا ہے عشق میں جن کے یہ میرا حال
افسوس ہے نہ اُس کا میسّر ہوا وصال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

شاہِ خطا کو آپ نے نامہ رواں کیا
نامہ کو پا کے خوش ہوا دل میں شہِ خطا

بیٹی کا عقد ابنِ ستم چیں سے کر دیا
یہ کیا انھیں کے حصّے میں تھا لطف بن فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مَیں مدح گو ہُوں آپ کا یا شاہِ ذُوالفقار
آقا مدد کرو میری از بہرِ کردگار
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے بھاری دورِ روزگار
اس روزگار میں مرا ہوتا نہیں گزار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آمد تو کم ہے خرچ زیادہ کروں میں کیا
اِک جانِ زار لاکھ تردّد میں مُبتلا
فدوی پہ آسمانِ غم و رنج گر پڑا
مولا مدد کرو میری از بہرِ کبریا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آتی ہے شرم غیر سے احوال کیا کہوں
مشہور دو جہان میں مدّاح تیرا ہوں
کبتک اسیرِ فکرِ غم و رنج میں رہوں
اب تا بکے زمانہ کے ظلم و ستم سہوں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بالفرض حال بھی کیا گر غیر سے عیاں
اور کچھ خدا نخواستہ وہ بولا بدزباں
برداشت اتنی بات کی لاؤنگا میں کہاں
طعنہ زنی سے پہنچیگی اُس دم لبوں پہ جاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے شاہؑ باکرم مرے اُوپر کرو کرم
واقف ہیں خوب آپ جو کچھ مجھ پہ ہے ستم
دشمن بہت ہیں درپے ایذا رفیق کم
فریاد کس سے جا کے کروں میں اسیرِ غم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہ ہر دوسرا کل کے پیشوا
عقدہ کشائے خلق ہو تم شک نہیں ذرا
صدقہ نبیؐ کی روح کا اے مصدر عطا
مشکل مری بھی حل کرو میں تم پہ ہوں فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

فریاد کس سے جا کے کروں میں شکستہ پا
بتلا دیں آپ اپنے سوا کوئی دوسرا
مشکلکشا ہے اور کوئی آپ کے سوا
پھر آپ سے کروں نہ کبھی کوئی التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پر مجکو ہے یقیں کوئی عقدہ کشا نہیں
حضرت کے معجزہ کی تو کچھ انتہا نہیں
ثانی تمہارا کوئی جہاں میں ہوا نہیں
وہ کون ہے جو در پہ تمہارے جھکا نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

لیجاؤں التجا کہاں بتلائیے مجھے
مولا مراد دل کی تو میں لوں گا آپ سے
ہے کون ایسا داد جو خدام کو تیرے د
آقا ہی ناز اٹھاتے ہیں اپنے غلاموں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

افلاس نے کیا ہے یہاں تک مجھے حقیر
تم کو کیا ہے خلق کا خالق نے دستگیر
ہوتے ہیں خنداں حال پہ میرے جوان دل
تم یا امام ہو شہِ لولاک کے وز

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

شاہوں کا سر ترے درِ دولت پہ خم رہا
آبِ رواں بھی حکم سے حضرت کے تھم رہا
کافر پہ بھی تو آپ کا لطف و کرم رہا
مولا مگر غلام اسیرِ محن رہا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام ہوں ترے قنبر کا بے دِرم
تم ناخدائے کشتیِ دیں ہو بصد حشم
مولا محب ہوں آپ کا اللہ کی قسم
بیڑا مرا بھی پار لگا دو شہِ امم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام زادے کو راحت نصیب ہو
میں دائم المریض ہوں اور تم طبیب ہو
بعدِ فنا لحد مری تیرے قریب ہو
تم یا علیؑ حبیبِؐ خدا کے حبیب ہو

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بچانا مجھکو لحد کے عذاب سے
منکر نکیر دیکھیں گے چشمِ عتاب سے
ڈرتا ہوں یا علیؑ میں سوال و جواب سے
اُس دم بچایئو مجھے حالِ خراب سے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو بادشہِ کشورِ کرم
دشمن ستا رہے ہیں مجھے آپ کی قسم
احوال میرا تم کو ہے معلوم یک قلم
چُبھتا ہوں مثلِ خار میں آنکھوں میں دمبدم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم مظہر العجائب برحق ہو یا امام
لیکن یہ جائے ذکر ہے ادر حیف کا مقام
بگڑا ہر اک نبی کا تمھیں نے سنوارا کام
فریاد کس سے جا کے کرے آپ کا غلام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

یا شیرِ حق مقامِ مدد ہے کرو مدد
دیتے نہیں ہیں چین مجھے بانیٔ حسد
دشمن ستانے میں مرے اب کر رہے ہیں کد
نام آپ کا سُنا ہے کرے ہے ضیغمِ اسد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو واقفِ اسرارِ کائنات
تم راحتِ حیات ہو تم لذتِ حمات
کونین میں ہے افضل و اعلیٰ تمھاری ذات
اللہ نے کیا تمھیں حلالِ مشکلات

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

خالق نے تم کو طاہر و اطہر بنایا ہے
لا سیف تیری شانِ مبارک میں آیا ہے
کعبہ تمھیں نے واسطے میلاد پایا ہے
مولا فلک نے مجھکو بہت دکھ دکھایا ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم حال سے غلام کے واقف ہو سر بسر
تم دیکھتے ہو رنج ہے خادم کو کس قدر
مخفی نہیں ہے رازِ مرا کچھ حضور پر
مولا خبر غلام کی اب لیجئے جلد تر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو احمد مرسلؐ کی یادگار
خالق نے تم کو عرش سے بھیجی ہے ذوالفقار

اللہ نے دیا ہے تمھیں کل کا اختیار ۔ امداد کیجئے مری آکر بصد وقار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم جانتے ہو میرا عقیدہ ہے جو شہا ۔ کرتا ہوں جان نام پہ حضرت کے میں فدا
اچھا ہوں یا بُرا ہوں پہ خادم ہوں آپ کا ۔ فرماؤ کس کے پاس میں لے جاؤں التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ فاطمہؑ دُختر رسُولؐ ۔ مولا بحقِ شبرؑ و شبیرؑ دل ملُول
مولا بحقِ سیّد سجادؑ نیک اصُول ۔ باقرؑ کا واسطہ کرو یہ التجا قبُول

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ جعفرؑ صادق امام دیں ۔ مولا بحقِ مُوسیٰؑ کاظم شہِ مُبیں
مولا پئے امام رضا شاہِ مومنین ۔ مولا پئے تقیؑ و نقیؑ سُن بھی لو کہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ عسکریؑ شاہِ دو جہاں ۔ مولا بحقِ مہدیؑ ہادی شہِ زماں
مولا بحقِ حضرتِ عباسؑ نوجواں ۔ حاجت روائی کیجئے میری بعزّ و شاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

قاسمؑ کا واسطہ تمھیں اے شبرؑ ذو الجلال ۔ اکبرؑ وہ نوجوان جسے اٹھارواں تھا سال
دیتا ہوں واسطہ میں اُسی کا بصد ملال ۔ دے کر مراد دل مجھے مولا کرو نہال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

اصغرؑ کا واسطہ مری امداد کیجئے
دل چاہتا ہے جامِ مئے شوق کو پیجئے

خادم کی اپنے آکے خبر جلد لیجئے
مولا دُرِ مراد مجھے جلد دیجئے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ حُسنؑ جری یاورِ حسینؑ
مولا بحق دُخترِ خاتونؑ مشرقین

مولا بحق عونؑ و محمدؑ بزیب وزین
مولا بحق ابن حسنؑ دیجئے مجھکو چین

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

صدقہ سکینہؑ جان کا لیجئے مری خبر
ہوتی ہے قرضخواہوں سے نیچی مری نظر

روزی لگاؤ ہماری شہنشاہِ بحر و بر
کس طرح مدرسہ میں ہو مولا مری گزر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

فریاد تم سے کرتا ہوں اے شاہِ خوش نژاد
مولا عجیب غم میں ہے حضرت کا خانہ زاد

ڈالی ہے چرخ نے یہ عجب مجھ پہ اوفتاد
گوہر کو یا علیؑ ملے اب گوہر مراد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

دیگر

تم امامِ انس وجاں ہو یا علیؑ
واقفِ رمز نہاں ہو یا علیؑ

خلق کے روزی رساں ہو یا علیؑ
مالکِ کون و مکاں ہو یا علیؑ
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

کی مدد سب کی بہ حکمِ کبریا
حضرت آدمؑ سے لے تا مصطفےٰ
ہر نبیؑ کا ساتھ حضرتؑ نے دیا
لو خبر میری بھی شاہِ لافتےٰ
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم ہو وصیِ مصطفےٰ
اور تمھیں کہتے ہیں سب مشکل کشا
حل کرد مشکل مری بہرِ خدا
باز برائے حضرتِ خیرالنساؑ
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

نام اعلیٰ سے علیؑ مشتق ہوا
قاسمِ نار و جناں حق نے کہا
رزق در روزی کی کمی بیشی شہا
تیرے قبضہ میں ہے شاہِ لافتیٰ
تم یداللہ بے گماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے بُت کعبہ کے توڑے بیشمار
تم ہوئے دوشِ محمدؐ پر سوار
تم کو حق نے کی عنایت ذوالفقار
احمدِ مرسلؐ کے تھے تم پیش کار
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے خیبر کو اکھاڑا آن میں
قتل عنتر کو کیا میدان میں
ہل اتیٰ ہے سب تمھاری شان میں
جا بجا تعریف ہے قرآن میں
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم پیشوائے خلق ہو
یا علیؑ تم رہنمائے خلق ہو
یا علیؑ حاجت روائے خلق ہو
یا علیؑ مشکل کشائے خلق ہو
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم مصطفےٰ کے واسطے
حضرتِ خیرالنساء کے واسطے

اور غمِ زین العباؑ کے واسطے
لو خبر میری خدا کے واسطے

تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

لو خبر شبیرؑ کا صدقہ یا علیؑ
اور شہؑ لے پہ کا صدقہ یا علیؑ
حضرتِ جعفرؑ کا صدقہ یا علیؑ
موسیٰؑ طاہر کا صدقہ یا علیؑ

تم یداللہ بے گماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

ضامنِ ثامن رضا کا واسطہ
اور تقیؑ با صفا کا واسطہ
اور نقیؑ رہنما کا واسطہ
عسکریؑ پیشوا کا واسطہ

تم یداللہ بیگماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

درپئے ایذا ہیں دشمن دیر سے
رفع کر دو حیدری شمشیر سے
تم نے سلماں کو چھڑایا شیر سے
لو بچا اعدا کی اب تدبیر سے

تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

گردشِ افلاک طغیانی پہ ہے
شیطنت اعدا کی جولانی پہ ہے
فیصلہ میرا دعا خوانی پہ ہے
آقا تیری مرتبہ دانی پہ ہے

تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

دمبدم ہے آپ سے یہ التجا
دیر کا موقع نہیں بالکل رہا
کیجئے جلدی مدد میری شہا
واسطہ دیتا ہوں حق کی ذات کا

تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

بجناب امام حسین علیہ السلام

یا شاہؑ کربلا تیری مدحت محال ہے
میں کیا زبانِ بلبلِ سدرہ کی لال ہے
دعویٰ جو اس کا کیجئے نقصِ کمال ہے
تو فاطمہؑ کا ماہ ہے حیدرؑ کا لعل ہے

قرآں میں وصف جب ترا ربِ عُلا کرے
بندہ کی کیا مجال جو وصف وثنا کرے

پر دل کے وَلولے نے ہے بیتاب کر دیا
نیّت سے میری آپ ہیں واقف شہِ ہدا

رُکتا ہے اب قلم ہی نہ ذہن رسا مرا
طالب ہوں میں رضا کا نہ انعام و نام کا

طاعت خدا کی تیری اطاعت سمجھتا ہوں
مدح وثنا کا ذکر عبادت سمجھتا ہوں

فضل و کرم کا شکر ترے کیا کروں ادا
کیا کیا ہوئے علاج ملا پر نہ مدعا

برسوں رہا ہیں نزلہ کی آفت میں مبتلا
عاجز ہُوا تو آپ سے کی رو کے التجا

گو تھا قریب مرگ پہ صحت ملی مجھے
شیرینیٔ حیات کی لذت ملی مجھے

یہ کیا ہے تم نے مُردے جلائے ہیں بیشمار
نوکِ سناں پہ سر ہوا حضرت کا بیقرار

لاشہ پسر کا لائی ضعیفہ جو اشکبار
جی اُٹھا وہ ملے جو لب خشک ایکبار

جب قُم کہا حضور نے وہ اُٹھ کھڑا ہوا
عالم کو دیکھ کر یہ تحیر پڑا ہوا

حضرت پہ ہے عنایتِ خالق کا اتمام
شبیرؑ کو مصطفےٰؐ نے خدا نے تمہیں دیا

ظاہر ہے سب پہ بچّہ آہو کا ماجرا
ملبوس عید ماں سے جو رو کر طلب کیا

حزن آپ کا ہوا نہ گوارا غفور کو
پوشاک عید بھیجی جناں سے حضورؑ کو

اعجاز کا حضور کے ممکن نہیں شمار
خالق نے ہر طرح کا دیا تم کو اختیار

اک سر سے تا بہ شام ہوئے معجزے ہزار
مشکل میں ہر نبیؑ کے ہوئے تم معین دیار

ادریسؑ کو بہشت دی فطرس کو پر دیئے

طالب ہوا پسر کا جو راہب پسر دیئے

پیدا ہوئے ہیں گرچہ پیمبر کئی ہزار
لیکن نسب میں کوئی نہیں تم سا ذوالوقار
مانا وہ رتبہ جس کا ہے کالشمس آشکار
بابا وہ ہے کہ بھیجی جسے حق نے ذوالفقار
جعفرؑ چچا ہے کشتۂ الماس بھائی ہے
ماں وہ ہے جس کو چادر تطہیر آئی ہے

رجعت ہوئی ہے مہر کو بہر ابوتراب
روزہ رکھا جو آپ نے طفلی میں اے جناب
جس وقت تشنگی سے رہی آپ کو نہ تاب
قبل زوال چھپ گیا مشرق میں آفتاب
یہ کیا ہے حکم پائیں جو عیسیٰؑ جناب کا
سر پہ لگائیں آن کے چھتر آفتاب کا

تم سا دلیر ہوگا نہ دنیا میں دوسرا
نو لاکھ سے اکیلے لڑے واہ وا
عابد جہاں میں آپ سا پیدا نہ ہوئیگا
خنجر پھرا گلے پہ نہ سجدہ سے سر اٹھا
عشقِ خدا میں راحت و آب و غذا چھٹی
سر کٹ گیا قدم سے نہ راہِ رضا چھٹی

کیوں پیار حق کا تم پہ نہ ہوئے زیادہ تر
اللہ کے رسولؐ کے ہو پارۂ جگر
جھولے سے تم کو لے گئے جبریلؑ عرش پر
خاطر یہ آپ کی تھی کہ دو ہو گیا قمر
جو بات تم نے عرض کی حق نے قبول کی
چاہا جو تم نے بخش دی امتِ رسولؐ کی

قہر آپ کا ہے قہر جناب ابوترابؑ
در آیا ایک ترک جو روضہ میں بے حجاب
آیا جلال آپ کو نازل ہوا عتاب
اک ضرب میں طمانچے کے منہ پھر گیا شتاب
کیا ضرب تھی زمیں پہ یہ گر کر تپاں ہوا
نارِ سقر کی سمت وہ ناری رواں ہوا

حضرت سا رحم دل نہ کوئی ہوگا زینہار
روتی تھی ہرنی بچہ کے چھٹنے سے بار بار
صیاد نے جو بچہ آہو کیا شکار
حضرتؐ کے جب حضور میں آئی وہ اشکبار

رونے نے اس کے آپ کے دل کو ہلا دیا
صیاد سے حضورؐ نے جا کر چھڑا دیا

شمس الضحیٰ نبیؐ ہیں تو بدر الدجیٰ ہیں آپؑ
زہراؑ ہیں بحر نور دُرِ بے بہا ہیں آپؑ
مشکلکشا علیؑ ہیں تو عقدہ کشا ہیں آپؑ
شبرؑ ہیں سبز پوش تو گلگوں قبا ہیں آپؑ

اعزاز آپ کے نہیں آتے بیاں میں
وارث ہوانبیائے سلف کے جہاں میں

وجہ قبولِ توبہ آدمؑ تھا کون ؟ آپؑ
یونسؑ کا بطن حوت میں ہمدم تھا کون؟ آپؑ
ذوالکفلؑ کا کفیل دم غم تھا کون ؟ آپؑ
تعویذ حفظِ عیسیٰؑ مریمؑ تھا کون ؟ آپؑ

کس کس کے سر سے تم نے بلا جا کے رد نہ کی
مثل علیؑ حضور نے کس کی مدد نہ کی

نورِ خدا رسولؐ کے نورِ نظر بھی ہو
چشمِ ابوترابؑ ہو شمس و قمر بھی ہو
جان و تن بتولؑ بھی لختِ جگر بھی ہو
بازو حسنؑ کے تاب و توانِ کمر بھی ہو

جبرئیلؑ نے شرف تری خدمت سے پائے ہیں
میوے طبق طبق تمھیں جنت سے آئے ہیں

ہیں سب امام برجِ شرافت کے آفتاب
گنجینۂ رموزِ خدا مخزنِ ثواب
اک ایک ہے مدینۂ علم نبیؐ کا باب
پر خاص یہ شرف ہیں تمھارے لیے جناب

بھائی امام اور پدر بھی امام ہے
خود بھی امام لختِ جگر بھی امام ہے

بس اے زباں کہ یہ ادب کا مقام ہے
کر عرض مدعا کہ مناقب تمام ہے

اب آگے التماس میں طول کلام ہے | نیّت کا تیری عالمِ و دانا امام ہے

جس طرح سے وزیر ہوئی ہے شفا تجھے
یوں ہی طلب کریں گے شہ کربلاؑ تجھے

قصیدہ بجناب علی مُرتضیٰ علیہ السلام

قیاس و وہم سے باہر ثنائے شاہ مرداںؑ ہے
ملک تابع نبیؐ مادح خدا جس کا ثنا خواں ہے

کہ نورِ کبریا نامِ خدا وہ شیرِ یزداں ہے
جہانیں سب پہ روشن مثلِ خورشید اسکا احساں ہے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

بلا شک نام ہے اس کا دوائے دردِ بیدرماں
یہ ہے وہ اسمِ اعظم جس کے باعث چرخ ہے گرداں

شفا پاتے ہیں بیمارانِ عالم جس سے ہر عنواں
فلک کلمے ہے وظیفہ اور فلک اس پر سدا قرباں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یداللہ فوق ایدیہم ہے اس کی شان میں آیا
شبِ معراج گردوں پر نبیؐ کا جب پڑا سایا

خدا نے ہل اتیٰ اور قل کفیٰ قرآں میں فرمایا
ملک ہر اک لبوں پر اپنے اُس دم یہ سخن لایا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہ وُہ ہے نام جس سے مشکلیں سب کی ہوئیں آساں
ہے اس مہرِ امامت سے منور کشورِ ایماں

کہ اسکی شان میں آئی ہیں کیا کیا آیتِ قرآں
نہ کیونکر وہ سخن ہوئے زباں پر بر لب خنداں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ملا جس کو علیؑ مرتضیٰ سا رہبر کامل
عذابِ گورِ محشر سے نجات اسکو ہوئی حاصل
تو آساں ہو گیا ہر مرحلہ طے ہو گئی ہر اک منزل
کرے وردِ زباں کیونکر نہ پھر ہر دم وہ روشن دل

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہ نام پاک ہے وہ جس کے باعث سے ہوا عالم
رُخِ مہ اس سے ہے روشن منوّر نیّرِ اعظم
ازل سے ہے پئے تسلیم پشتِ پیرِ گردوں خم
زباں پر قدسیوں کے ہے وظیفہ یہ تیغن ہر دم

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہی نام مقدس ہے بلا شک عرش کا زیور
اسی کے نور سے ہے نورِ اجرام فلک انور
یہی ہے زینتِ کرسی یہی ہے رونقِ منبر
زمین و آسماں کا بے گماں یہ نام ہے لنگر

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

علیؑ کی ذات ہے نورِ خدائے پاک بیہمتا
جو گزرے ہیں ولی سب سے زیادہ اس کا ہی رتبا
کرو مدح و ثنا جو کچھ کہ ہے اس شاہ کو زیبا
نہ کیونکر اہلِ دیں کو اسم اعظم نام ہو اس کا

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے ذاتِ پاک حیدرؑ افتخارِ عالم و آدمؑ
قدم سے اس ولی کے ہے بنائے دینِ مستحکم
خدا کا برگزیدہ مصطفیٰ کا یاور و ہمدم
پھر اس کے اشارہ سے فلک پہ نیّرِ اعظم

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

علیؑ ہے مظہرِ خالق مجسم نورِ یزدانی
پیمبرؐ کے سوا جس کا دو عالم میں نہیں ثانی

بشر کی کیا بضاعت جو کرے اسکی ثنا خوانی — کہ جسکی شان میں نازل ہوئیں آیاتِ قرآنی

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غبارِ راہ ہے اسکی جبینِ عرش پر صندل — بنی خاکِ قدم کے واسطے چشمِ فلک مکحل
ہے دودِ شمعِ عارض حورِ عیں کی آنکھ کا کاجل — یہی مضمون ہے وردِ زبانِ قدسیاں ہر پل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

سنا یہ برملا سب نے مدینہ کے جو تھے ساکن — کہ حق میں مرتضیٰؑ کے یہ کہا خورشید نے اِک دن
علیؑ اوّل علیؑ آخر علیؑ ظاہر علیؑ باطن — علیؑ ہادی علیؑ مرشد علیؑ حامی علیؑ محسن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے ذاتِ پاک حیدرؑ شہرِ علمِ مصطفےٰ کا در — مجسّم نورِ یزداں اور قسیمِ جنّت و کوثر
محیطِ رحمتِ ایزد شفیعِ عرصۂ محشر — اکھاڑا جسنے دو انگلی سے لوہے کا درِ خیبر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

تصوّر کے قلم سے دل پہ کھینچوں اُس کا گر نقشہ — تو روشن نور سے ہو دل مرا مثلِ یدِ بیضا
نہ مثل اس کے ہوا کوئی نہ ہوگا پھر کوئی پیدا — پیمبرؐ اس پہ تھا شیدا خدا کا وہ رہا شیدا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہی حرزِ طفلاں ہے

شریکِ رتبۂ لولاک ہے وہ عاشقِ داور — کلام اللہ ہے ناطق محبّو بے گماں حیدرؑ
جو اس کا قول ہے وہ ہے بلاشک قولِ پیغمبرؐ — مددگارِ غریباں ہے وہ نورِ خالقِ اکبر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

قدم سے اُس ولی کے دین کا سر سبز ہے گلشن
عداوت جس کو ہے اُس سے وہ ہے اللہ کا دشمن
ضیائے مہر عارض سے ہے قندیل فلک روشن
جھکا دے اُس کے آگے کیوں نہ ہر خورد و کلاں گردن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

پڑا ہے بندگی کا طوق مہر و مہ کی گردن میں
ہے ابرِ فیض سے اُس کے بہار و رنگ گلشن میں
وہ اس کے تابع فرماں ہے جس کی جان ہے تن میں
چھڑایا شیر سے سلماں کو اس نے دشتِ ارژن میں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

کہوں کس کس سے رتبہ ہے فزوں اس شیرِ یزداں کا
محبّوں کے لیے اس کے بنا ہے باغِ رضواں کا
وہی مشکل میں ہے مشکلکشا ہر ایک انساں کا
ملک کا ورد ہے ہر دم اور وظیفہ حور و غلماں کا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جو اُس کے مرتبے ہیں مجھ سا بے علم اِن کو کیا جانے
بشر کو چاہیئے اُس کو شفیعِ دوسرا جانے
خدا جانے اُسے جبریلؑ جانے مصطفےؐ جانے
امام و پیشوا و سرورِ حاجت روا جانے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

رہے محتاج سب اُن کے نبیؐ کے بعد تا ایں دم
ہوا پر آسماں قائم زمیں ہے آب پر ہر دم
ہے روشن اس کے جلوہ سے چراغِ نیرِ اعظم
وہ تھا جبریلؑ کا اُستاد پیش از خلقتِ آدم

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے

عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے اس کے رتبۂ عالی میں عقلِ قدسیاں حیراں
ملک نورِ خدا کہتے ہیں اس کو اور ولی انساں
کمیت فکر ہو سکتا نہیں اس راہ میں جولاں
نصیری سمجھے ہیں اسکو خدا ان کا یہ ہے ایماں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہی حرزِ طفلاں ہے

ہوئے اس نورِ خالق سے نمایاں معجزے اکثر
ہوا ہاتھوں میں آہن موم لکڑی ہو گئی اژدر
جلائے بارہا مُردے بحکمِ خالقِ اکبر
اشارے میں پھرا مغرب سے مشرق خسروِ خاور

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہوا جو انبیاء سے کام وہ یاں کیا اس نے
ہزاروں سال کے مُردے دئیے دم میں جِلا اس نے
دکھائے معجزے کیا کیا نہیں نامِ خدا اس نے
کٹے ہاتھوں کو اسود کے دیا تن سے ملا اس نے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

نگاہِ لطف سے دیکھے اگر وہ راکبِ دُلدُل
تمامی اخگرِ سوزاں شگفتہ ہوں برنگِ گُل
تو زائل صاف ہو جائے حرارت آگ کی بالکل
بنے گلزار آتش اور ہو جائے دھواں سنبل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غرض ذاتِ مقدس ہے علیؑ کی قدرتِ یزداں
الٰہی پھر دکھا مجھ کو مزارِ سرورِ ذیشاں
عجب نامِ مبارک ہے ہوں اس نام کے قرباں
پڑھوں یہ بیت اِنکی قبر پر جا کر بعزّ و شاں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

خُداوندا بحقِ مصطفےٰ آں رہبرِ کامل — دو عالم میں کر اپنے فضل سے آساں مری مشکل
نہ اپنی یاد سے اک دم مجھے دُنیا میں رکھ غافل — کبھی خالی مئے ذکرِ علی سے ہو نہ جامِ دل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

عطا اپنے کرم سے مجکو توفیقِ عبادت کر — نہ اپنی یاد سے غافل مجھے رکھ خالقِ اکبر
رہے دل پر ہمیشہ نقشِ حُبِ حیدرؑ و صفدر — نہ میں یہ بیت پڑھنے سے کبھی خاموش ہوں دم بھر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

حسامِ خستہ جاں کی ہے دُعا اللہ سے یارب — کہ پھر آنکھوں سے دیکھے جا کے قبرِ مرتضیٰ یارب
رہے جاروب کش اُس روضۂ انور کا روز و شب — تمنا منقبت کی دل کو لب کو ذکر سے مطلب

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

دیگر

لکھوں جو منقبت کرم اپنا کرے علیؑ — حرفوں کو مہر و ماہ کا ہالا کرے علیؑ
لفظوں کو رشکِ گوہرِ یکتا کرے علیؑ — کوثر کی موج مصرعہ میں پیدا کرے علیؑ

طبعِ رواں کو فیض کا دریا کرے علیؑ

مصرع ہر ایک طول سے اعلیٰ کرے علیؑ — حرفوں کے دائرے یدِ بیضا کرے علیؑ
اس نظم کو وسیلۂ فردا کرے علیؑ — اس منقبت پہ صاد جو اپنا کرے علیؑ

بیشک یہ از مخمس طغرا کرے علیؑ

مطلعِ طلوعِ مہرِ درخشاں سے کم نہ ہو — خطِ شکست بھی خطِ ریحاں سے کم نہ ہو

خداوندا بحقِ مصطفےٰ آل رہبر کامل
دو عالم میں کر اپنے فضل سے آساں مری مشکل

نہ اپنی یاد سے اک دم مجھے دنیا میں رکھ غافل
کبھی خالی مئے ذکرِ علی سے ہو نہ جامِ دل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

عطا اپنے کرم سے مجکو توفیقِ عبادت کر
نہ اپنی یاد سے غافل مجھے رکھ خالقِ اکبر

رہے دل پر ہمیشہ نقشِ حُبِ حیدرؑ و صفدر
نہ میں یہ بیت پڑھنے سے کبھی خاموش ہوں دمبھر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

حسامِ خستہ جاں کی ہے دعا اللہ سے یا رب
کہ پھر آنکھوں سے دیکھے جا کے قبرِ مرتضیٰ یا رب

رہے جاروب کش اُس روضۂ انور کا روز و شب
تمنا منقبت کی دل کو لب کو ذکر سے مطلب

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

دیگر

لکھوں جو منقبت کرم اپنا کرے علیؑ
حرفوں کو مہر و ماہ کا ہالا کرے علیؑ

لفظوں کو رشکِ گوہرِ یکتا کرے علیؑ
کوثر کی موج مصرعہ میں پیدا کرے علیؑ

طبعِ رواں کو فیض کا دریا کرے علیؑ

مصرع ہر ایک طول سے اعلیٰ کرے علیؑ
حرفوں کے دائرے یدِ بیضا کرے علیؑ

اس نظم کو وسیلۂ فردا کرے علیؑ
اس منقبت پہ صاد جو اپنا کرے علیؑ

بیشک یہ از مخمس طغرا کرے علیؑ

مطلع طلوعِ مہرِ درخشاں سے کم نہ ہو
خطِ شکست بھی خطِ ریحاں سے کم نہ ہو

فردوس کے چمن ہوں یہی سبزہ زار کشت | لعل و گہر کے قصر بنیں ہیں جو سنگ و کشت

سایہ ہمارا سایۂ طوبیٰ کرے علیؑ

گر خضر راہ حیدرِ صفدر کا نور ہو | ظلمات میں جو شب ہو وہ صبح نشور ہو
باغِ جہاں میں نور کا ہر سو ظہور ہو | جس نخل پر نگاہ کرے نخلِ طور ہو

اک ایک برگ کو یدِ بیضا کرے علی

حافظ ضعیف کا ہو اگر شاہ باکمال | کیا مال ہے فلک جو کرے اسکو پائمال
برگشتہ بہرِ ظلم جو ہو چرخ بد مآل | دے چرخ آسیا کی طرح شاہ خوشخصال

اُلٹا جو نہی پھرے وہیں سیدھا کرے علیؑ

بیشک ہے اسکی بادشہی ایسی رہنما | گر دست و پائے مردم آبی سے ہو خطا
ہر ہر حباب ہاتھ میں ہو جائے آبلہ | طوقِ گلو ہو حلقۂ گرداب بر ملا

ہر موج بحر سلسلہ پا کرے علیؑ

گلزارِ وصفِ شاہ کی وُسعت لکھوں میں کیا | جنت بھی ایک برگ ہے اس باغ لطف کا
ہے شعلہ زن جہاں میں سقر قہر مرتضےٰ | دوزخ وہاں بس ایک شرر سے نہیں سوا

خلد و سقر جہان میں پیدا کرے علیؑ

شعلے جو آگ کے ہیں وہ ہو جائیں مثلِ آب | جب ہو دُھواں بلند تو بن جائے وہ سحاب
لُو بھی ہوائے سرد و خنک بہرِ شیخ و شاب | ہو برفِ منجمد سے سوا قرصِ آفتاب

گر انقلاب موسمِ گرما کرے علیؑ

گلزار میں اگر گذر بوتراب ہو | ہر پھول عکسِ رخ سے گلِ آفتاب ہو
قامت سے سروِ باغ ہر اک کامیاب ہو | زلفوں کی بُو سے سنبل تر مشکناب ہو

نرگس کو اک نگاہ سے بینا کرے علیؑ

وُسعت دکھائے حُسنِ خدا داد کی اگر | سو اُونٹ ایک سُوئی کے ناکے سے ہوں گذر

ذرہ محیطِ دشت ہو اس کو یقیں کر
گر شک نہ معجزاتِ وصیِ رسولؐ پر
صحرا کو ذرہ ذرہ کو صحرا کرے علیؑ

حامیٔ معین گوشہ مرداں رہا کرے
روبہ کا شیر آپ نگہبان رہا کرے
آہو سے گرگ کو خطرِ جاں رہا کرے
مغلوب زال رستمِ دستاں رہا کرے
کنجشک نر کا باز کو طعمہ کرے علیؑ

وہ بحر شعر چشمۂ آبِ حیات ہو
مصرعہ جو اس میں ہو وہ صراطِ نجات ہو
بیتِ جہاں میں تقویتِ ممکنات ہو
ہر رکن بیتِ شاہ کا رکنِ صلوٰۃ ہو
گر ایک شعر حمد میں انشا کرے علیؑ

دریا میں جلوہ گر ہو اگر نورِ بوترابؑ
ہر موج کہکشاں ہو تو ہوں مہر و مہ حباب
ہر بوند بوند موجِ تبسم سے کامیاب
دریا کے قطرہ قطرہ کو کر دے دُرِ خوش آب
دنداں جو وقتِ خندہ زنی وا کرے علیؑ

کیا قدرِ مہر چہرۂ تاباں کے سامنے
اک برگ زرد ہے یہ گلستاں کے سامنے
کیا نورِ ماہ کا شہِ مرداں کے سامنے
ہو لے نقاب گر مہِ کنعاں کے سامنے
یوسفؑ کو منہ دکھا کے زلیخا کرے علیؑ

تاثیر کی طرف جو وہ شفقت سے منہ کرے
ذرہ کی مہر قطرہ کی دُر جستجو کرے
اُڑ کر تلاش خار کی گل چار سو کرے
وہ شاہ زرد رو کو اگر سرخرو کرے
چنپے کا پھول لالۂ احمر کرے علیؑ

گل مست بوئے الفتِ حیدرؑ سے ہے مدام
نالاں علیؑ کے عشق میں بلبل ہے صبح و شام
دونوں پہ مہرباں اگر ہو مرا امام
گل کا تو بوئے وحدتِ حق سے بھرے مشام
بلبل کو قافِ قرب کا عنقا کرے علیؑ

پائے جو فیضِ نطقِ شہِ نامدار سے
کستوری ہو فصیح زیادہ ہزار سے

خارا سے لالہ نکلے تو گل نکلے خار سے | موسم سوا خزاں کا وہ کر دے بہار سے

قدرت کے باغ کا جو تماشا کرے علیؑ

زوجہ علیؑ کو مالکِ جنت ہوئی نصیب | بیٹے وہ پائے جنکو امامت ہوئی نصیب
ہاتھوں کو حق کی طاقت و قوت ہوئی نصیب | پاؤں کو کتفِ شاہ رسالت ہوئی نصیب

اب کیا رہا کہ جس کی تمنا کرے علیؑ

بازو کے زور پر درِ خیبر گواہ ہے | نقشِ قدم علی کا ہر اِک سجدہ گاہ ہے
گر سر کے بَل چلے یہی جنت کی راہ ہے | نفسِ نبیؐ ہوا تو رسالت پناہ ہے

اب اور فخر اس سے سوا کیا کرے علیؑ

دیگر

حلال مہمات جہاں حیدرؑ صفدر | گنجینہ اسرار نہاں حیدرؑ صفدر
شاہنشہ آفاق جہاں حیدرؑ صفدر | ہے ماہوشِ کون و مکاں حیدرؑ صفدر

احمدؐ کے وصی حق کے ولی یا اسدؑ اللہ
ہے وردِ زباں نادِ علیؑ یا اسدؑ اللہ

یہ نام وُہ ہے عرش معظم پہ رقم ہے | سلمان کا مددگار سلیمانؑ کا حشم ہے
ایوبؑ کا تعویذ ہے آدم کا یہ دم ہے | موسیٰؑ کا عصا سیفِ خدا میرِ اُمم ہے

یہ نامِ علیؑ نامِ خدا مظہرِ حق ہے
حق یہ ہے کہ جبریلؑ کا پہلا یہ سبق ہے

جو حق کی رضا ہے وہی منظورِ علیؑ ہے | جو نورِ محمدؐ ہے وہی نورِ علیؑ ہے
جبریلؑ امیں کاتبِ منشورِ علیؑ ہے | ذرہ ہوا بھی مہر وہ مقدورِ علیؑ ہے

ہر درد کا درماں ہے ہر آفت کی دوا ہے

دنیا میں مریضوں کا یہ تعویذِ شفا ہے

معراج میں کوئی نہ تھا ہمراہ علیؑ تھا
اور پردۂ قدرت میں بھی واللہ علیؑ تھا
وہ غیر نہیں تھا اسداللہ علیؑ تھا
جب کچھ بھی نہ تھی خلقت اللہ علیؑ تھا

موسیٰؑ نے جو برقِ شجرِ طور کو دیکھا
بینائی سے دیکھا تو اسی نور کو دیکھا

آدم کا کہیں نام نہ تھا جب سے علیؑ ہے
اُستاد ہے جبریلؑ کا خالق کا ولی ہے
اس نام کی تسبیح فرشتوں نے پڑھی ہے
یہ دفترِ کونین کا فردِ ازلی ہے

خالق نے یہ جس وقت جہاں خلق کیا تھا
اُس وقت بھی یہ نورِ خدا جلوہ نما تھا

عیسیٰؑ نے ترا نام لیا حل ہوئی مشکل
ادریسؑ نے کی آہ دیکھا حل ہوئی مشکل
موسیٰؑ نے کہا عقدکشا حل ہوئی مشکل
زکریاؑ نے جب ذکر کیا حل ہوئی مشکل

اے دادرسِ خلق مری داد دلا دو
عقدہ ابھی کھل جائے جو تم ہونٹ ہلا دو

بخشی جسے اُونٹوں کی قطار ایک گدا تھا
ہاتف کی صدا آئی وہ محتاج بڑا تھا
کیا مجھ سے زیادہ وہ گرفتارِ بلا تھا
دعوائے غلامی اُسے کیا مجھ سے سوا تھا

بندہ کی طرف چشمِ عنایت نہیں کرتے
میں ایسا ہوں مجرم کہ حمایت نہیں کرتے

چاہو تو ابھی عقدہ کشائی مری کر دو
مفلس کو اگر چاہو تو تم لعل و گہر دو
محتاج کے کاسہ کو زر و سیم سے بھر دو
اس مضطر و مجرم کی دُعاؤں میں اثر دو

پیشانی میں جو کچھ ہے وہ تحریر بدل جائے
تم چاہو تو مولا ابھی تقدیر بدل جائے

مجحُوبُ مرا دل ہے گناہوں کی ہے کثرت
مغلوُب مری عقل ہے غالب ہے ندامت
معیُوب مرا نفس ہے طاعت کی ہے قلت
میں سخت بداعمال ہوں مُجرم ہوں بشارت

یا ایزدِ غفار پیمبرؐ کا تصدّق
ہو بخشش عصیاں مری حیدرؑ کا تصدّق

مقبوُل ہو توبہ مری میں کرتا ہوُں توبہ
توبہ ہے اِس آفت میں پڑا مرتا ہوُں توبہ
ڈر ڈر کے میں ہر وقت قدم دھرتا ہوں توبہ
توبہ میں مزا پاچکا اب ڈرتا ہوں توبہ

غفّار ہے تو عقدۂ لاحل مرا حل کر
حسنینؑ کا صدقہ مرے عصیاں کو بحل کر

بیکس ہوُں میں مجبُور ہوُں ناچار ہوُں مولاؑ
بیکار ہوں بے یار ہوُں نادار ہوُں مولاؑ
محتاج ہوُں مفلس ہوُں قرضدار ہوں مولاؑ
سوطرح کی آفت میں گرفتار ہوں مولاؑ

اِس بےکس و مظلومؑ کی یا شاہ خبر لو
للّٰہ خبر لو مری للّٰہ خبر لو

مونس نہیں ہمدم نہیں یاور نہیں کوئی
اب تیرے سوا اپنا تو رہبر نہیں کوئی
ہمدرد نہیں اپنا برادر نہیں کوئی
میرا تو بجز خالقِ اکبر نہیں کوئی

حل کر مری مشکل کو تو خالق کا اسد ہے
اے کُل کے مددگار یہی وقتِ مدد ہے

جو مجھ پہ مصیبت ہے اگر کوہ پہ آجائے
دریا کو ہو یہ ضبط نہ خاک سما جائے
سُرمہ کی طرح برقِ ستم اس کو جلا جائے
تحریر کروں میں تو قلم سے نہ لکھا جائے

یہ عقدہ کرے حل کوئی مقدور ہے کس کا
جُز شاہِ ولایت کہ علیؑ نام ہے جس کا

یا شاہ مری عرض سماعت نہیں کرتے
درگاہِ الٰہی میں شفاعت نہیں کرتے

رحمت کا طلبگار ہوں رحمت نہیں کرتے - امداد مری شاہِ ولایت نہیں کرتے

پھر کس سے کہوں شافعِ محشر بھی تمھیں ہو
یا عقدہ کشا ساقیِ کوثر بھی تمھیں ہو

یا عقدہ کشا فاطمہؑ دلگیر کا صدقہ
یا شاہِ نجفؑ شبرؑ و شبیرؑ کا صدقہ

یا شیرِ خداؑ اصغرؑ بے شیر کا صدقہ
یا میرِ عرب قیدیِ زنجیر کا صدقہ

کرتا ہوں دعا میں کہ ہے ہنگام دعا کا
اور واسطہ دیتا ہوں میں خونِ شہداؑ کا

بچھڑا ہوں عزیزوں سے ملا دے مرے والی
اتنا دے مجھے بہرِ خداؑ اے مرے والی

جو دل میں ہے وہ شکل دکھا دے مرے والی
مقروض ہوں مقدور ادا دے مرے والی

جو مقصدِ دل ہے وہ بر انجام ہو آقا
آغاز سے بہتر مرا انجام ہو آقا

دیگر

بحرِ علومِ حق کا گہر مرتضےٰ علیؑ
گلزارِ انما کا شجر مرتضیٰ علیؑ

علمِ نبیؐ کے شہر کا در مرتضیٰ علیؑ
باغِ محمدیؐ کا ثمر مرتضیٰ علیؑ

افلاک و آسماں کا قمر مرتضیٰ علیؑ

ہے انما ولیکم اللہ جس کی شان
ہے انما یرید اسی قدر کا نشان

اور نون والقلم ترے اوصاف کا بیان
ہے کاف لام میم صفت اسکی فی القرآن

والفجر کی ضیا ہے ثمر مرتضیٰ علیؑ

وہ آبدار گوہرِ موصوف ہل اتیٰ
جس کو ہوا العلی العظیم حق نے ہی کہا

وہ منبعِ فضائل ممدوحِ قل کفیٰ
جس کو نبیؐ نے لحمک لحمی کہا سدا

وَالّلیل وَالقدر کا شجرہ مُرتضیٰ علیؑ

وصفِ جمال جس کا خدا نے ہے یہ کیا
پرتو ہے اس کے نور کا والشمس والضحیٰ
ادنیٰ صفات جس کی ہے یٰسین و لافتا
واللیل جس کی زُلفِ معنبر کی ہے ثنا

ہے قادرِ قضا وَ قدر مُرتضیٰ علیؑ

اے خارجی نہ بحث کرے ساتھ دُو بدُو
جو دشمنِ علیؑ ہے نہیں اس سے گفتگو
حق میں علیؑ کے دیکھ یہ آیا ہے ہو بہو
مصحف کے بیچ قدرہٗ اللہ قدرہٗ

رکھتے ہیں اس قدر تو قدر مُرتضیٰ علیؑ

کعبہ میں ہے خدا نے دیا جس کو یہ شرف
پیدا ہوئے ہیں یعنی یہاں پر شہِ نجف
نازل ہوئی ہے شان میں اسکے ہی کو کشف
کفار اپنے کفر سے ہو جائیں مُنحرف

دِکھلا دیں اپنا معجزہ گر مُرتضیٰ علیؑ

کیا ہی وُہ گھر ہے جس کا کہ معمار ہو خلیلؑ
مزدوری اس جگہ کی کرے آ کے جبرئیلؑ
وہ چاہ کھودنے کا خضرؑ ہو وہاں غلیل
اس گھر کو اپنا گھر کہے پھر ایزدِ جلیل

گھر میں خدا کے رکھتا ہے گھر مُرتضیٰ علیؑ

تیار ہو کے جس گھڑی وُہ خانہ بن چکا
معبُود نے کیا اُسے مسجُودِ انقیا
جس دن کہ واں پہ پیدا ہوئے شاہِ مرتضیٰؑ
سجدہ کیا فرشتوں نے اور دل سے یوں کہا

صلوٰۃ بر محمّد و بر مرتضیٰ علیؑ

چشمِ یقیں سے دیکھ یہ رُتبہ ہُوا کسے
دوشِ رسالت اُوپر ہیں کس نے قدم رکھے
تا بامِ خُدا ہیں مہرِ نبوت پہ وُہ چڑھے
بُت توڑے بیتِ کعبہ کے کیا ایک تھے حوصلے

پُشتِ نبیؐ پہ پاؤں کو دھر مُرتضیٰ علیؑ

میری خدا سے اب ہے شب و روز یہ دُعا
حُبِ علیؑ مجھے دو جہاں بیچ کر عطا
اور مجھکو در بدر تو نہ محتاج تو پھرا
مدفن بھی بعدِ مرگ مرا ہو تو کربلا

بخشو مری دعا کو اثر مرتضیٰ علیؑ

میں کمترین اور غلامانِ شاہ ہوں
ہر چند رو سیاہ ہوں اور بیگناہ ہوں
عصیاں میں غرق اور بحال تباہ ہوں
میں آپ اپنے جرم سے اب عذر خواہ ہوں

مجھ پر کرو کرم کی نظر مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حسینؑ و ابنِ حسینؑ اے امام دیں
جس کا لقب جہان میں ہے زین العابدینؑ
بہرِ امام باقرؑ ہادیِ اہلِ دیں
بہرِ امام جعفرؑ و موسیٰؑ ہمنشیں

مجکو ذلیل و خوار نہ کر مرتضیٰ علیؑ

تیری جناب سے مری اب عرض ہے یہی
یہ ذریات جتنی کہ دنیا میں ہے تری
بہر تقیؑ و بہرِ نقیؑ بہرِ عسکریؑ
بہرِ امام مہدیؑ کرو میری رہبری

میں آپڑا ہوں اب ترے در مرتضیٰ علیؑ

دل کو مرے یقین ہے کہ یہ کام تم سے ہو
یعنی کہ پھر زمانہ کی اصلاح تم کرو
جس جس کی نوکری تھی وہ اب پھر بحال ہو
تنخواہ سب کی اپنے خزانے سے شاہ دو

دے لشکری کو بھر کے گہر مرتضیٰ علیؑ

میں اس دعا کو مانگ کے خاموش جب ہوا
ہاتف کی غیب سے یہ سنی اس گھڑی صدا
افلاس پر تو اپنے نہ اخلاقِ غم یہ کہا
دونوں جہاں میں والی ہے شاہِ نجفؑ ترا

دلوویں گے مجھ کو غیب سے زر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

سب طرف سے ... تو ہوں لاچار یا مشکلکشاؑ
بیکسی میں کون ہے اب یار یا مشکلکشاؑ
غیر سے کہتے کا ہے انکار یا مشکل کشاؑ
دردِ میرا ہم پہ ہے اظہار یا مشکلکشاؑ

مت کرو مطلب کو میرے بار یا مشکلکشاؑ

تم نے آدم کے عوض کھایا سدا نانِ جویں
تم ہو بیشک درس فرما حضرتِ روح الامیں
تم نے سلماںؑ کو عطا کی تھی انگوٹھی یا نگیں
پیٹ سے ماہی کے تم یونسؑ کو لائے بر زمیں
غم کے دریا سے مجھے کر پار یا مشکلکشا

غم سے تھا یعقوبؑ نے جب گریہ و نالہ کیا
تم نے ابراہیمؑ پر آتش کو بس لالہ کیا
چاہ میں یوسفؑ کا حق نے تم کو رکھوالا کیا
قلعۂ خیبر کو ہے تم نے تہ و بالا کر دیا
داغِ غم دل سے مرے بردار یا مشکل کشاؑ

بارہا بیچا ہے تم نے آپ کو راہِ خدا
تم نے اسود کے دیا ہاتھوں کو ہے تن سے ملا
آتی ہے ہر سمت سے تیری ہی بخشش کی صدا
نوحؑ کی کشتی کے طوفاں میں تمھیں ہو ناخدا
میرا بیڑا بھی لگا دو پار یا مشکل کشاؑ

صبر میں ایوبؑ کے شامل تمھیں تھے مرتضیٰؑ
یاد کر روزِ ازل کے عہد کو اے پیشوا
آرہ سے جرجیسؑ کو چیرا تو تم نے دی ندا
صبر کیجیو صابروں کا جانتے ہو مرتبا
مجھ پہ بھی ہے وقت یہ دشوار یا مشکلکشاؑ

ہاتھ میں داؤدؑ کے آہن نہ کیونکر موم ہو
زکریاؑ کے سر پہ یوں آرہ نہ کیوں ہو موم ہو
جس کے دل پر نام تیرا اس قدر مرقوم ہو
لے مدد تیری مرا کس طرح غم معدوم ہو
ہے مدد تیری مجھے درکار یا مشکلکشاؑ

مہد میں یا مرتضیٰ تم نے ہی کی تھی حیدری
یا علیؑ جنگِ احد میں تھی دکھائی صفدری
تم نے اک انگشت سے توڑا حصارِ خیبری
دی رکوع میں تم نے سائل کو نگیں انگشتری
گرم کر بخشش کا اب بازار یا مشکل کشا

یا علیؑ تم شیرِ حق بیشک ہو تاجِ اتقیا
دشت میں سلماں جو آفت میں ہوا تھا مبتلا
دلدل و شمشیرِ حق نے تم کو حیدرؑ تھا دیا
شیر سے تم نے چھڑا کر اس کو گلدستہ دیا
کر مجھے سرسبز اور گلزار یا مشکل کشاؑ

تم وصیِ مصطفےٰ بیشک ہو تاجِ اولیا — تم کو ہی خیرالوریٰ نے لحمک لحمی کہا
مخبرِ صادق نے تم کو نائبِ مطلق کیا — حل کیا ہر ایک مشکل کے تئیں یا مرتضیٰؑ

حل کر دو یہ عقدۂ دشوار یا مشکل کشاؑ

واسطے حسنینؑ کے اے دستگیرِ بیکساں — واسطے زین العباؑ کے قبلۂ ہر دو جہاں
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے مومناں — واسطے کاظمؑ رضاؑ کے سن مری آہ و فغاں

اب نہیں تم بن کوئی غمخوار یا مشکلکشاؑ

از برائے خاطرِ حضرت تقیؑ شرف التقیٰ — از برائے خاطرِ حضرت نقیؑ نورالہدےٰ
عسکریؑ و حضرت مہدیؑ کا صدقہ پیشوا — جلد میری داد کو پہنچو علیؑ مرتضیٰ

مت کرو تم دیر اب زنہار یا مشکلکشاؑ

جلد لو میری خبر اے شہسوارِ لافتا — آج تک سائل ترا محروم ہو کر کب پھرا
ایک سائل نے جو روٹی کا سوال آ کر کیا — مال سے پُر کر کے اونٹوں کی قطار اس کو دیا

دے مجھے گنجینۂ اسرار یا مشکل کشاؑ

تم سوا کس سے کہوں دکھ درد اپنا یا علیؑ — کس کو دکھلاؤں میں چہرہ زرد اپنا یا علیؑ
سب طرف سے کر چکا دل سرد اپنا یا علیؑ — کون ہے بتلائیے ہمدرد اپنا یا علیؑ

جلد دکھلاؤ مجھے دیدار اپنا یا مشکلکشاؑ

مدعا ناقص ہے میرا آپ کے ارشاد بن — میں بھٹکتا پھرتا ہوں سرور تمہاری یاد بن
کس طرح مطلب کو پہنچوں میں تری امداد بن — ذدِ مطلب کی معطل ہے تمہارے صاد بن

غم کا دکھلاؤں کسے طومار یا مشکل کشا

لی انگوٹھی راہ میں تم نے نبیؐ سے شیرِ حق — پھر ہوئے معراج میں جا مصطفےٰ اس کے ہم طبق
یا علیؑ داماد احمدؐ کے ہو بیشک تم بحق — پاک حق نے خود کیا ہے تیری عصمت کا ورق

مت کرو تم میرے حق میں بار یا مشکل کشاؑ

یا علیؑ روزِ ازل سے میں تمہارا ہوں غلام
تم سوا کس سے کہوں دردِ اپنا یا امام

اور ہے طفلی سے میرا حیدری آزاد نام
دل سے میں تم پر کیا کرتا ہوں یا حضرت سلام

ہر گھڑی ہر پل میں سو سو بار یا مشکلکشاؑ

دیگر

کیا تجھے اے دل ہوئی ہے بے کلی
میں تجھے کرتا نصیحت ہوں بھلی

شدتِ غم سے پڑی ہے ہل چلی
عرض کر در خدمتِ شاہِ ولی

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

گر ہوا ہے حال تیرا اب خراب
مان میری بات مت کر اضطراب

آتشِ غم سے جگر تیرا کباب
عرض کر پیشِ جنابِ بوترابؑ

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

گر تجھے مشکل پڑی آ کر کٹھن
صدق دل سے مان تو میرا سخن

ظلم پر ہے گردشِ دورِ زمن
عرض کر پیشِ حضورِ بوالحسنؑ

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

وہ شہنشاہِ ولایت بارگاہ
ان کے آگے عرض کر لے خوب سا

نورِ حق نفسِ نبیؐ عالم پناہ
پڑھ تو ان الفاظ کو شام و پگاہ

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

وہ امامِ دین امیر المومنینؑ
زحمتِ غم سے نہ ہو ہرگز حزیں

خاصۂ درگاہِ ربُ العالمین
عرض کر حضرت سے با صدق و یقیں

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

مشکلِ دنیا میں گر ہے مبتلا
ہے ترا حامی جنابِ مرتضیٰؑ

حل کرے مشکل کو وہ مشکلکشا	مانگ تو اس بادشہ سے یہ دعا
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
انبیا کا مرتضیٰ غمخوار ہے	اولیا کی فوج کا سردار ہے
گر تجھے اب خوش دلی درکار ہے	عرض کر شہ سے کہ وہ مختار ہے
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
شدتِ غم نے کیا تجھ کو ظہیر	اور ستارے کی نحوست میں اسیر
ہاتھ اُٹھا کر صدقِ دل سے اے فقیر	عرضِ حاجت کر بدربارِ امیرؑ
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
عقدۂ مشکل ترے کھل جائیں گے	شاہؑ دیں تیری مدد فرمائیں گے
حق سے مطلب سب ترے دلوائیں گے	یہ دعا پڑھ مرتضیٰؑ جلد آئیں گے
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
گر تجھے اندوہ و غم دن رات ہے	جان تیری موردِ آفات ہے
غم نہ کھا یہ کوئی دن کی بات ہے	شاہؑ تیرا قاضیُ الحاجات ہے
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
وہ امامُ الحقؑ وصیِ المصطفےٰؐ	ساقیٔ کوثر علیؑ المرتضیٰ
تجھ کو سب آفات سے دیں گے بچا	اِس دعا کو مانگ تو صبح و مسا
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ
یا علیؑ خرم تمہارا ہے حزیں	فکرِ ناحق اس کے دل میں جاگزیں
رات دن فکروں میں ہے اندوہگین	اب مدد کر یا امیر المومنینؑ
یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ	مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

دیگر

یا علیؑ اب کس کے آگے التجا لے جائیے
ٹھوکریں اتنی نہ یا مشکلکشا کھلوائیے

جز تمہارے کس کے آگے ہاتھ اب پھیلائیے
اپنے سائل کو نہ شاہا دربدر پھروائیے

جلد شفقت کی نظر بہرِ خدا فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

اے مرے فریادرس پہنچو مری فریاد کو
شاد کر دیجیئے شہا میرے دلِ ناشاد کو

بیکسوں کے دادرس دلواؤ میری داد کو
یا علیؑ بہرِ نبیؐ آؤ مری امداد کو

جلد تر عرضی پہ میری دستخط فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

آگئی کشتی مری گرداب میں یا مرتضیٰؑ
ہوں پھنسا منجدھار میں کس کو پکاروں اب بھلا

چھٹ گیا ہاتھوں سے لنگر بہہ چلا کھیوا مرا
کون جز دستِ خدا بیڑا مرا دیوے لگا

لطمۂ بحرِ حوادث بس نہ اب کھلوائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ بس ختم ہے مشکلکشائی آپ پر
آپ سے سب ملتجی ہوتے ہیں شاہِ بحر و بر

آپ ہی کرتے ہیں سب کی حل مشکل آن کر
آپ ہی فریادرس ہیں بیکسی کے وقت پر

آپ ہی فریاد کو میری شہا سن جائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ تیرے سوا اب کون ہے حامی مرا
کون مجکو قیدِ غم سے یا علیؑ کر دے رہا

تو ہی ہے مشکلکشا میرا مرے مشکلکشاؑ
کون میری آبرو رکھے بھلا تیرے سوا

جان پر اب آبنی ہے آبرو بچوائیے

یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

تم تو تے شاہا خلق کی مشکلکشائی کی صدا
کون ہے مشکلکشائی میں بھلا ثانی تیرا
کی فرشتوں کی مدد مشکل میں ہے تم نے شہا
تو اخی ہے اس کا جو شہ ہے حبیب کبریا

اے شہ معجز نما اب معجزہ دکھائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علی مرتضیٰؑ تم نے مدد آدمؑ کی کی
کی مدد یونسؑ کی تم نے اے ولی ایزدی
تم نے طوفاں سے بچائی آ کے کشتی نوحؑ کی
اور خلیل اللہؑ پر گلزار آتش ہو گئی

مجکو بھی اس آگ سے یا مرتضیٰؑ بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

تنگ اب کچھ ہے زمانہ کا دگرگوں ہو رہا
خویش و بیگانہ عزیز و اقربا ہیں بے وفا
دوست دشمن ہو گئے ہیں یہ مخالف ہے ہوا
جن سے امید وفا تھی ان سے ہوتی ہے جفا

شکوہ بیجا بھلا کس کا زباں پر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ اس ہند میں ہے اب تو جی گھبرا گیا
طعن کرتا ہے ہر اک شخص اپنا اور آیا گیا
کش مکش سے دہر کی ہر دم لبوں پر آ گیا
ابر اندوہ والم بے طرح دل پر چھا گیا

اب در دولت پہ شاہا جلد تر بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

تو ہے شاہ دو جہاں سب ہیں ترے در کے گدا
کیوں نہ تو مشکل کشا ہووے کہ ہے دست خدا
خلق سب محتاج ہے اور تو شہ حاجت روا
کر دے اب عقدہ کشائی اے شہ عقدہ کشا

ناخن الطاف سے عقدہ مرا کھلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

دل پھڑکتا ہے نہایت جان کو ہے اضطراب
اے وصیِ خاصِ احمدؐ اے شہِ عالیجناب

ایسی حالت ہے کہ آقا زندگانی ہے خراب
لائیے تشریف جلدی لو خبر میری شتاب

انتظاری میں نہ اب اتنا مجھے ترسائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

گو کہ مجرم تو ہے یہ عاصی نرا سر تا بہ پا
مرتکبِ ہر دم گناہانِ کبیرہ کا رہا

عمر بھر کوئی عمل اچھا نہیں اس سے ہوا
شرم اب اس روسیہ کی ہاتھ ہے تیرے شہا

تیرا دامن اب تو تھاما ہے مجھے بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

حیف کی جا ہے کہ میں تیرا کہا کر یا علیؑ
بھیجیے اپنے خزانہ سے شہا روزی مری

غیر سے تیرے سوا کونین میں ہوں ملتجی
دیجیے اس رندِ غم سے اب شتابی مخلصی

کب تلک فریاد کیجیے کب تلک چلائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ جنابِ مصطفےٰ
یا علیؑ بہرِ جنابِ فاطمہؑ خیر النساءؑ

یا علیؑ اپنا تصدق مجھ پہ کر لطف و عطا
یا علیؑ مشکلکشا بہرِ امامِ مجتبیٰؑ

روضۂ اقدس پہ شاہا اب مجھے بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مرتضیٰ بہرِ شہیدِؑ کربلا
یا علیؑ بہرِ اسیریِ شہ زینؑ العبا

کربلا میں لے بلا کربِ بلا سے لے چھڑا
کر اسیریِ الم سے جلد اب مجھ کو رہا

میری حاجت بہرِ باقرؑ یا علیؑ بر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

از برائے جعفرِ صادقؑ امامِ دوسرا

رحم کر اب رحم کر یا مرتضیٰؑ

حضرتِ موسیٰ کاظم کے تصدق میں شہا | از برائے ضامنِ ثامن امامِ باعطا

دستخط میری ضمانت پر شہا فرمایئے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آیئے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ نقیؑ یا انقیا
عسکریؑ کیواسطے اس لشکرِ غم سے چھڑا
یا علیؑ مشکلکشا بہرِ نقیؑ مقتدا
بہرِ شاہِ مہدیؑ دیں کفر سے لیجیو بچا

مہدیؑ دیں کو حمایت کے لیے بھجوایئے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آیئے

حضرتِ حمزہؑ کا صدقہ اور جعفرؑ کے لیے
حضرتِ عباسؑ اور عونؑ غضنفر کے لیے
قاسمؑ و اکبرؑ کی خاطر اور اصغرؑ کے لیے
یا علیؑ اب میہمانِ شاہ مضطر کے لیے

روضۂ پُر نور شاہِ کربلا دکھلایئے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آیئے

آرزو ہے روضۂ پُر نور پر آکر شہا
خاکِ تربت کو ملوں منہ پر کہ ہے خاکِ شفا
آستانِ پاک پر آنکھیں ملوں یا مُرتضیٰ
تا دمِ مردن نہ ہوں پھر تیرے روضہ سے جُدا

بعدِ مردن نعش میری پھر وہاں گڑوایئے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آیئے

آرزو ہے یہ مرح تلمیذ یا شیرِ خداؑ
اس سلیس خستہ دل کو واں طلب کرکے شہا
اس علائق اس الم کی قید سے کرکے رہا
اور زباں بھی ہو اسی مداح کی یا مُرتضیٰؑ

یہ مناقب روضۂ پُر نور پر پڑھوایئے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آیئے

دیگر

جو میں نے دیکھا نہ دشمن کو بھی دکھلائے خدا
مدد کرو کہ اس آفت سے اب بچائے خدا
کسی بشر کو نہ وہ درد و غم سُنائے خدا
جفا کی قید سے جلدی کہیں چھڑائے خدا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

عدو نے مجکو یہ ناحق دکھائے جور و جفا
وطن بھی چھٹ گیا گھر لُٹ گیا تباہ ہُوا
ٹھکانا بیٹھنے کے واسطے نہیں ملتا
اور اُس پہ آہ یہ رنج و محن اسیری کا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خُدا

جو مجھ پہ ظلم ہوئے ہیں حضور پر روشن
ستم ہے اور کہ خواہاں ہیں جان کے دشمن
کہ غم کے تیروں سے بالکل گیا کلیجہ چھن
سو اِس غلام نے پکڑا ہے آپ کا دامن

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

سوائے ذات مُبارک کے اے مرے آقا
کوئی غلام کو فریاد رس نہیں ملتا
میں کس سے جاکے کہوں حال اس تباہی کا
غلام آپ ہی سے داد اپنی لیوے گا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

گناہگار تو ہوں اِس قدر معاذ اللہ
پر اب یہ جائے کہاں روسیاہ بخت سیاہ
کہ جس کو دیکھ کے ہر اک کہے پناہ پناہ
تمھیں کو شرم ہے اس خاکسار کی یاشاہ

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خُدا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

صدائے لافتیٰ ہے وصف کس کا صفدر حیدرؑ کا
عیاں ہے معرکۂ خندق اُحد کا اور خیبر کا
بھلا وَالسیف کا چرچا ہے کس کا شاہ صفدر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

بھلا کیا ذکر ہے ضربِ یداللہ شیرِ داورؑ کا
اِک آوازہ ہوا ہے ششجہت میں حربِ صفدرؑ کا
اُڑایا کوہِ مثلِ کاہ باندھا بند بربر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے حیدرؑ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

در آیا جب درِ خیبر میں پنجہ شیرِ داورؑ کا
زمینوں میں ہوا چاروں طرف شہرہ دلاورؑ کا
دو عالم میں عیاں اس وقت اِک عالم تھا ششدر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

درِ علمِ نبیؐ نے جب اکھاڑا بابِ خیبر کا
یہ سب ہے اعجاز اور اعجاز حربِ ضربِ حیدرؑ کا
نہ تھا رُکے زمیں پر پاؤں بھی اس شیرِ داور کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

ملا دستِ خدا کو بعد میں رایت جو لشکر کا
ہوا غُل جب اکھاڑا انگلیوں سے بابِ خیبر کا
تو پہنچا غیظ میں بپھرا ہوا وہ شیرِ داورؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

خدا کلمہ ہے ولیؑ ساقی وُہی ہے حوضِ کوثر کا
بڑھا اُسکی ولادت سے شرف اللہ کے گھر کا
وُہی ہے جانشیں خیر البشرؐ محبوبِ داور کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وُہی ہے نفسِ پاکیزہ شفیعِ روزِ محشر کا
بیاں کیا کرسکے کوئی بھلا اِس شوکت و فر کا
وُہی ہے مقتدا امثالِ سلمانؓ و ابوذرؓ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وہی ہے زوج وکفو فاطمہ احمدؐ کی دختر کا
اسی سے ہوگیا روشن جہاں میں نام اختر کا
وہی ہے باپ سبطینؑ نبیؐ شبیرؑ و شبرؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

دیگر

بہ شکلِ آئینہ ہو نہ حیراں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
ابھی تو نکلیں گے دل کے ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
برنگِ سنبل نہ ہو پریشاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
دلا عبث تو نہ ہو ہراساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

ابھی تو ہوتی ہے مشکل آساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

نبیؐ جو علمِ خدا کا گھر ہے یقیں جانو یہ اُسکا در ہے
نہ کچھ خلل ہے نہ کچھ ذلل ہے نہ کچھ ضرر ہے نہ کچھ خطر ہے
علیؑ کا در کیا عجیب در ہے کہ جس سے حاصل جہاں میں گھر ہے
میں صاف کہتا ہوں کس کا ڈر ہے علیؑ جدھر ہے خدا ادھر ہے

بصدقِ نیت بصدقِ ایماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علیؑ کا دل سے جو یار ہوگا تو اس پہ خالق کا پیار ہوگا
علیؑ سے جس کو غبار ہوگا تو خاک حاصل قرار ہوگا
علیؑ سے جسکو کہ پیار ہوگا تو بندہ اُس کا نہ کا ہوگا
علیؑ ہی جب آکے یار ہوگا تو بیڑا آفت سے پار ہوگا

اگر ہو بحرِ جہاں میں طوفاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

خلیلؑ باری کو جب ستایا تو ناریوں نے انھیں جلایا
اُٹھا کے سر کو کہا خدایا ترا ہی کافی ہے مجھکو سایا
ہر ایک جانب کو سر اٹھایا مگر نہ دلسوز کوئی پایا
یہ حرف جس دم زباں پہ لایا تو مژدہ ہاتف نے یہ سُنایا

بنے گی آتش یہ سب گلستاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

اگرچہ گردوں تباہ کردے تو حیدرؑ آکر نباہ کردے
یہ رنگ شیرِ الٰہ کردے کرم کی جس پر نگاہ کردے
وہ کوہِ مشکل کو کاہ کردے بلند وہ عزّ و جاہ کردے
محب اگر کوئی آہ کردے تو آکے امداد شاہ کردے

دلا امیری کا ہے جو ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علیؑ ہی اول علیؑ ہی آخر علیؑ ہی باطن علیؑ ہی ظاہر
علیؑ ہی علم خدا کا ماہر علیؑ ہی طیب علیؑ ہی طاہر
علیؑ ہی بیشک جہاں میں صابر علیؑ ہی رنج و غم میں شاکر
وہ تیغ براں نبیؐ کی ناصر خدا نے بخشی علیؑ کی خاطر

کہ جس سے عنتر ہوا ہے بیجاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

ہے فوق ایدی خدا کا فرماں عیاں و ظاہر علیؑ کی شاں
زلیف خرما یہ بند دیواں ہے فتح خیبر سے عقل حیراں
جلائے پل میں ہزاروں بیجاں نصیری لایا تھا آتش ایماں
علیؑ ہے دیں اور علیؑ ہے ایماں متاع دنیا علیؑ پہ قرباں

اگر ہے رنج و بلا میں غلطاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علی بند دیگر

خدا کا بندۂ یکتا علیؑ بن ابی طالب
انیس و شوہر زہرا علیؑ بن ابی طالب
وصیِ مصطفےٰ حقا علیؑ بن ابی طالب
پدر شبیرؑ و شبرؑ کا علیؑ بن ابی طالب

شجاعِ لافتا الا علیؑ بن ابی طالب

شفیعِ روزِ میزاں پردۂ بازارِ رسوائی
وصی و مہر دار مصطفےٰ معیارِ یکتائی
نسب دارِ علیؑ یا ایہا و کنت مولائی
امینِ سرِ حق گنجینہ دارِ علتِ غائی

کلید کنزِ مخفی تھا علیؑ بن ابی طالب

ہمارا نفس مطلب بلکہ نفس مصطفےٰ ہے وہ
و اتممت علیکم نعمتی کا مدعا ہے وہ
خدا کا بندہ ہے لیکن نصیری کا خدا ہے وہ
کہ اکملت لکم ہے تاجدارِ انما ہے وہ

سریر آرائے تطہیر علیؑ ابن ابی طالب

گئے معراج کو جبریلؑ کے ہمراہ پیغمبرؐ
مگر پردہ سے آتی تھی ید اللہ کی صدا باہر
وہاں پہنچے فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں جس جا پر
عطائے عصمت و عظمت میں سرِ ادکشف ہو کر

لما ازدت یقیناً تھا علیؑ بن ابی طالب

ہے سورہ نور کا یارب کہ اسکی نور کی صورت
اور ابروئے مبارک آنکھ ہے قرآن کی آیت

وہ سب جلد بدن ہے جلد قرآں رحل ہی قامت
حدیثوں سے بھی ثابت ہی کتاب اللہ والعترت

کتابِ عالم بالا علی بن ابی طالب

نبیؐ کا گوشت سارا خون سب حیدرؑ کا ہے ذاتی
پھر اس پر نفسک نفسی جو ہم مارا ہوئے خاطی
دلالت کرتی ہے اس پر حدیث لحمک لحمی
اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو بیشک ہیں یہی معنی

ہوا مثل نبیؐ گویا علی بن ابی طالب

امیر المومنین حیدرؑ امام المتقین حیدرؑ
امامِ الانس والجنہ بنا زیرِ زمیں حیدرؑ
ہے سر فوق ایدیہم سرِ عرشِ بریں حیدرؑ
فروعِ شرعِ دیں حیدرؑ ظہورِ ماو طیں حیدرؑ

ظہیر آدمؑ و حواؑ علیؑ بن ابی طالب

ہوئی دنیا میں جب ذاتِ جنابِ مصطفےٰ پیدا
خدا کے گھر میں جب حیدرؑ نے اپنا سکہ بٹھلایا
سنا ہے طاق کسریٰ شق ہوا یہ رعب چھایا تھا
یہاں دیوار کعبہ شق ہوئی یہ رعب تھا اس کا

ہوا کعبہ میں جب پیدا علیؑ بن ابی طالب

وہ قفلِ ہفت دوزخ ہے کلیدِ ہشت جنت ہے
فلک رفعت قمر طلعت خدا کا ابرِ رحمت ہے
امام و مالکِ رضواں شریکِ رنج و راحت ہے
بشر صورت ملک سیرت ہی خود صانع کی قدرت ہے

خدا کے نور کا جلوا علیؑ ابنِ ابی طالب

درِ گلزارِ جنت نردبانِ نہ فلک حیدرؑ
خطِ پیشانیٔ حور و قصور و کرسی و محشر
لکھے ہیں سب یہ موزِ لوحِ محفوظ آتے ہیں جن پہ
سحابِ آبروئے نہرِ تسنیم و لبنِ کوثر

بہارِ سدرۂ طوبیٰ علیؑ بن ابی طالب

وہ قطبِ آسمان و آسمانِ ہفت اختر ہے
سحابِ ہفت قلزم قلزمِ تسنیم و کوثر ہے
ضیائے آفتاب و آفتابِ ہفت کشور ہے
رکینِ رکن و رکنِ مسجد و محراب و منبر ہے

خدا کا برزخِ کبریٰ علیؑ بن ابی طالب

دیا جو شب کو پایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ
غریبوں کو لٹایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ

یتیموں کو کھلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ ۔۔۔ اسیروں کو دلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ
سخی جبریلؑ نے پایا علیؑ ابن ابی طالب

چھڑایا دیو و دد سے کیا سلیماںؑ و سلماںؑ کو ۔۔۔ خلیلؑ و نوحؑ پر ساکت کیا آتش کو طوفاں کو
خسوفِ چاہ سے بخشی خلاصی ماہِ کنعاں کو ۔۔۔ بچایا یونسؑ و ایوبؑ کو جبر جبیں بے جاں کو
غرض ہر اک کے کام آیا علیؑ ابن ابی طالب

پڑھا سورج کے عامل نے جو اسمِ اعظم حضرت ۔۔۔ پایا تو کھینچا پر یہ اس کی ہوگئی نوبت
کرن تارِ گریباں بن گئے اللہ ری وحشت ۔۔۔ جلالی اسم تھا جب تو ہوئی خورشید کو رجعت
خدا کا اسمِ اعظم تھا علیؑ ابن ابی طالب

کسے ہی جنگ کا یارا مرے پر مرہ کو مارا ۔۔۔ کنوئیں میں جب وہ للکارا گروہِ جنیاں ہارا
ہوا جو اُس سے صف آرا دہ لشکر دو ہوا سارا ۔۔۔ بنی ہاشم کا مہ پارہ نبیؐ کو دل سے تھا پیارا
خدا کے عرش کا تارا علیؑ ابن ابی طالب

جہاد دل سے نبیؐ کو کس قدر خوشنود کرتا تھا ۔۔۔ عجب انصاف لڑتے ہیں وہ بحرِ جود کرتا تھا
جو اس کا سامنا آکر کوئی مردود کرتا تھا ۔۔۔ سراپا وہ برابر نیست اور نابود کرتا تھا
بنا دیتا تھا شکل لا علیؑ ابن ابی طالب

درِ خیبر کی بھی کچھ اصل تھی جو اک اشارہ ہو ۔۔۔ اشارہ ہوتے ہی بھونچال آئے حشر برپا ہو
قیامت ہو نکلے اور ابھی دنیا کی دنیا ہو ۔۔۔ زمین و آسماں چکر میں آکر اک ہنڈولا ہو
ابھی کر دے تہ و بالا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ کے نام پر ہے عین دیکھو صنعت داور ۔۔۔ عدد ہیں کن کے ستر اور حرفِ عین کے ستر
ہوئی ہے کن کی کھیتی کائنات اک بار سرتاسر ۔۔۔ مگر یہ بار اٹھا لینا گراں تھا ایک عالم پر
وہ اپنے سر پہ رکھ لایا علیؑ ابن ابی طالب

غلام و اسپ و تیغ و زن وفاداروں میں سب یکساں ۔۔۔ غلام ایسا کہ جو سرتاج خان قیصر و خاقان

وہ اسپ و تیغ جن سے تھے مہ و مریخ لرزاں　　زنؑ ایسی زن کہ جس کا مالک و وارث شہِ مرداںؑ

وفا کے تاج کا طرہّ علیؑ بن ابی طالب

خدا کی راہ میں سر دینے والا تھا مرا مولا　　نکالا تیر سجدے میں اُسے صدمہ نہ کچھ پہنچا
نمازِ عاشقاں ترکِ وجودِ ذات اسکو زیبا تھا　　حضورِ قلب و الاعمالُ بالنیّت کا دیباچا

مرادِ ربی الاعلیٰ علیؑ بن ابی طالب

سرِ مسجد ابن ملجم نے کعبہ دین کا ڈھایا　　خدا کے گھر میں جا کر میرا مولا سرخرو آیا
تہ محرابِ تیغ النعام والبجد واقترب پایا　　زمیں لرزی علی سجدہ میں تڑپے عرش تھرایا

فوا مولاہ وا ویلا علیؑ بن ابی طالب

علیؑ نے جامِ شربت ایسا بھیجا ابن ملجم کو　　کہ اُس کا ایک قطرہ سرد کر دیتا جہنّم کو
وہ کیوں پینا کہ پینا آب تیراں تھا اُس اظلم کو　　جو یہ ہے تو لبِ کوثر بھلا بھولے گا کیوں ہم کو

سخا و فیض کا دریا علیؑ بن ابی طالب

علی نفسِ نبیؐ تھا اُس سے بہتر کیا کوئی ہوتا　　یہ ناممکن تھا احمدؐ کا برادر سر کوئی ہوتا
نبوّت گھر میں تھی آخر امامت پر کوئی ہوتا　　پیمبر بعد ختم المرسلینؐ کیونکر کوئی ہوتا

اگر ہوتا تو پھر ہوتا علیؑ بن ابی طالب

علیؑ کی ذات سے کامل ہوا اسلام و دیں میرا　　ہر اک ساعت ہر اک لحظہ ہر اک دم ہے معیں میرا
معاذاللہ جو بھولوں ٹھکانا ہے کہیں میرا　　عمر ہو بکر ہو خالد ہو پر کوئی نہیں میرا

مرا مولا مرا آقا علیؑ بن ابی طالب

تولائے علیؑ کے ولولے ہیں جوشِ مستانہ　　نفس کی دم کشی جرعے ہیں نقدِ جاں ہے بیعانہ
رگیں نل بن گئیں دل ہے قرابہ آنکھ پیمانہ　　مرا سینہ خُمِ مے ہے غدیرِ خُم ہے میخانہ

وہاں پیرِ مُغاں میرا علیؑ بن ابی طالب

سلام اے قبلۂ دیں السلام اے قبلۂ عالم　　سلام اے نورِ اسود السلام اے چشمۂ زمزم

سلام اے وارثِ نوحؑ السلام اے وارثِ آدمؑ | سلام اے حجۃ اللہ السلام اے آیتِ اعظم
سلام اے مصحفِ گویا علیؑ ابن ابی طالب

سفینہ نوحؑ کا ہیں اہلبیتِ سرورِ طاہا | مگر نوحؑ اس سفینہ پر تمہاری ذات اے شاہا
وہ ناجی ہوگیا جس نے تہِ دل سے تمہیں چاہا | دلِ اگلند بسم اللہ مجریہا و مرساہا
لگا دو پار بیڑا یا علیؑ ابن ابی طالب

خمارِ نشۂ دنیا سے مولا حال ہے ابتر | نہ چھپ سکتا ہے دردِ دل نہ اُٹھ سکتا ہے دردِ سر
قیامت میں یہی کہتا ہوا پہنچوں لبِ کوثر | اَلا یا اَیُّہا السّاقی تو کوثر دم ہے ہونٹوں پر
اَدرِکا سا قیا نا دلہا علیؑ ابن ابی طالب

زمانہ پھر گیا تقدیر پلٹی سب نے منہ پھیرا | غمِ دنیا نے دو لٹیرے بن بن کر مجھے گھیرا
یہاں بھی آسرا تیرا وہاں بھی آسرا تیرا | سوا تیرے نہیں فریادرس کوئی کہیں میرا
اَغثنی اَنت مولا یا علیؑ ابن ابی طالب

بسر اچھی ہوئی اب تک ترے اقبال سے مولا | مگر بندہ ترا آفت میں ہے دو سال سے مولا
چھڑا مجھکو خدا کیواسطے جنجال سے مولا | چہرِ غم میں چلا ہشیار میرے حال سے مولا
سنبھال اے عروۃ الوثقیٰ علیؑ ابن ابی طالب

مرے دل کو سرور آنکھوں کو نور اے نورِ ایماں دے | درِ مقصودِ دنیا میں مجھے اے نورِ عرفاں دے
رہائی پنجۂ ادبار سے اے شیرِ یزداں دے | خلاصی مجھکو قیدِ فقر سے اے شاہِ مرداں دے
اسیرِ شامؑ کا صدقہ علیؑ ابن ابی طالب

علمبردارِ شاہؑ بیکس و مظلوم کا صدقہ | تمہیں قاسمؑ کا صدقہ عابدِ مغموم کا صدقہ
سکینہؑ شہربانوؑ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ | علی اکبرؑ کا صدقہ اصغرِ معصوم کا صدقہ
مجھے ادنیٰ سے کر اعلیٰ علیؑ ابن ابی طالب

حسنؑ کا واسطہ تجکو مجھے سرسبز کر مولا | حسینؑ پاک کا صدقہ رہوں میں سرخرو ہر جا

پئے سجادؑ چمکا دے مری تقدیر کا لکھا
ابھی ہو خطِ پیشانی کا میرے کچھ سے کچھ نقشا
جو پھر جائے قلم تیرا علیؑ ابن ابی طالب

تصدق باقرؑ و جعفرؑ کا صدق القولؑ ہو کامل
رضاؑ کے فیض سے راہِ رضا پر دل رہے مائل
پئے کاظمؑ مجھے کر کاظمینُ الغیظ میں شامل
تقیؑ کا واسطہ تجکو جو تو چاہے تو کیا مشکل
نہ لوٹے اب مرا تقوی علیؑ ابن ابی طالب

تصدق میں نقیؑ کی خاک سے میں پاک ہو جاؤں
نہ فوجِ غم میں گھر کر ہند میں غمناک ہو جاؤں
منقیؑ گر گناہوں سے نجف کی خاک ہو جاؤں
نہ پامالِ سپاہ گردشِ افلاک ہو جاؤں
تصدق عسکریؑ کا یا علیؑ ابن ابی طالب

ثریٰ سے تا ثریا آنکھوں کے آگے اندھیرا ہے
غمِ افلاس نے دجال بن کر مجکو گھیرا ہے
فلاکت نے گلے پر خنجرِ بے آب پھیرا ہے
بحبِ قائم آلِ عباؑ یہ حال میرا ہے
مجھے دے اس سے چھٹکارا علیؑ ابن ابیطالب

بٹھایا رنج کے کہسار نے تیری دوہائی ہے
اڑایا قہقہہ دیوار نے تیری دوہائی ہے
ستایا چرخِ کجرفتار نے تیری دوہائی ہے
دبایا گنبدِ دوّار نے تیری دوہائی ہے
مرے خیبر شکن مولا علیؑ ابن ابی طالب

مرا بختِ سیہ مارِ سیہ ہے سر بسر مولاؑ
اماں دے الامان والحفیظ والحذر مولاؑ
یہ ناگن سانپ پیچھے پڑ گیا آٹھوں پہر مولاؑ
کہ گہوارہ میں اژدر تو نے پھینکا چیر کر مولاؑ
دوہائی ہے دوہائی یا علیؑ ابن ابی طالب

غضب ہے گردشِ ایام یہ بھی لکھا میرا ہے
مرے مولا مرے حق میں ترا کافی اشارہ ہے
ستم کا سامنا ہے آسماں آفت کا ٹوٹا ہے
ہوئی ہے رجعتِ خورشید سورج تو نے پھیرا ہے
مرے دن پھیر دینا یا علیؑ ابن ابی طالب

تم ہی مشکلکشا ہو اب دمِ مشکلکشائی ہے
تم ہی نے جانِ سلماں شیر سے مولا بچائی ہے

مدد کو دوڑیئے للہ میری باری آئی ہے | اکیلا پاکے شیر غم نے گھیرا ہے دہائی ہے
مرے شیر خدا مولا علیؑ بن ابی طالب

پیئے قرآں مجھے بھی علم سے ہو بہرہ اندوزی | جہادوں کا تصدق ہو عدو پر مجھکو فیروزی
پیئے آل نبیؐ اولاد سے ہو خانہ افروزی | برائے فاقہ آل عبا ہو وسعت روزی
مجھے دے منہ مرا مانگا علیؑ بن ابی طالب

ہوا ہے قدر بیقدر آجکل مداح حضرتؑ کا | علیؑ بند اسم رکھا باندھکر گلدستہ مدحت کا
یہ برگ سبز لے آیا ہے تحفہ کس لیاقت کا | بھی اس کا صلہ ہے بس فقط چشم اجابت کا
تم اس پر صاد کر دینا علیؑ بن ابی طالب

چند مناقب و قصیدہ بزبانِ فارسی

مختصر قصیدہ علوی از حافظ شیرازی

مقدریکہ ز آثار صنع کرد اظہار | سپہر و مہر و مہ و سال وماہ و لیل و نہار
بدوستی نبیؐ ولیؑ اساس نہاد | جہان و ہرچہ درو ہست ایزد جبار
اگر نہ ذات نبیؐ و ولی بُدے مقصود | جہاں بکتم عدم رفتے ہمچو اوّل بار
نوشتہ بر در فردوس کاتبان قضا | نبیؐ رسولؐ ولیہد حیدرؑ کرار
امام جنّی و انسی علیؑ بود کہ علیؑ | ز جملہ خلق فزوں است از صغار و کبار
علیؑ امام و علیؑ امین و علیؑ ایماں | علیؑ امین و علیؑ سرور و علیؑ سردار
علیؑ علیم و علیؑ عالم و علیؑ اعلم | علیؑ حکیم و علیؑ حاکم و علیؑ گفتار
علیؑ نصیر و علیؑ ناصر و علیؑ منصور | علیؑ مظفر و غالب علیؑ سر و سردار
علیؑ عزیز و علیؑ عزّت و علیؑ افضل | علیؑ لطیف و علی انور و علیؑ انوار
علیؑ سلیم و علیؑ سالم و علیؑ مسلم | علیؑ قسیم قصور و علیؑ است قاسم نار

علیؑ صفی و علیؑ صافی و علیؑ صوفی ۔۔۔ علیؑ وفی و علیؑ صفدر و علیؑ کرار
علیؑ نعیم و علیؑ ناعم و علیؑ منعم ۔۔۔ علیؑ بود اسد اللہ قاتلِ کفار
علیؑ ز بعد محمدؐ ز ہر چہ ہست بہ است ۔۔۔ گرت تو مومن پاکی نظر دریغ مدار
بحقِ نورِ محمدؐ بہ آدمؑ و بہ خلیلؑ ۔۔۔ بحقِ شیثؑ و شعیبؑ و ہودؑ کم آزار
بحقِ یوسفؑ و یعقوبؑ و یحییٰؑ و لقمانؑ ۔۔۔ بحقِ نوحؑ نجی درمیانِ دریا بار
بحقِ دانشِ اسحٰقؑ و شوقِ اسمٰعیلؑ ۔۔۔ کہ در رضائے خدا کرد جانِ خویش نثار
بحقِ یوشعؑ و الیاسؑ و لوطؑ و اسکندر ۔۔۔ بحقِ نغمۂ داؤدؑ و صوتِ خوش گفتار
بحقِ مہرِ سلیمان و زہدِ ابراہیمؑ ۔۔۔ بحقِ عیسیٰؑ و موسیٰؑ و یونسؑ غمخوار
بحقِ قوتِ جبریلؑ و صورِ اسرافیل ۔۔۔ بحقِ قابضِ ارواح در یمین و یسار
بحقِ حاملِ عرش و بقربِ میکائیل ۔۔۔ بحقِ چار کتابِ ستودۂ جبار
بحقِ دینِ محمدؐ بخونِ پاکِ حسینؑ ۔۔۔ بحقِ مردمِ نیک مہاجر و انصار
کہ نیست دینِ ہدیٰ را بقولِ پاکِ رسولؐ ۔۔۔ امام غیرِ علیؑ بعد احمدؐ مختار
سپاس منت و عزت خدائے را کہ نمود ۔۔۔ رہِ نجات و شدم از حیات برخوردار
بدشمنانِ منشیں حافظا تولا کن ۔۔۔ نجاتِ خویش طلب کن بجانِ ہشت و چہار

مناقبِ علوی از جامی علیہ الرحمۃ

علیؑ شاہِ عالم اماماً کبیرا ۔۔۔ کہ بعد از نبیؐ شد بشیراً نذیرا
زمین آسمان عرش و کرسی بحکمش ۔۔۔ علیؑ دان علیٰ کلِ شیءٍ قدیرا
ز اطعامِ لذاتِ دنیائے فانی ۔۔۔ علیؑ کرد مختارِ خبزاً شعیرا
بود یطعمون الطعام از تو شاہا ۔۔۔ بہ مسکین و دیگر یتیماً اسیرا
علیؑ اولیاء را دلیل است برحق ۔۔۔ علیؑ انبیاء را ولیاً نصیرا

علیؑ ابنِ عمِّ محمّد رسولش — چو موسیٰؑ اخی گفت ہارون وزیرا
چہ پاک است معراج مولا علیؑ را — زیوماً عبوساً و زو قمطریرا
سقاء ربّھم من شرابًا طہورا — بہ کوثر نہ بیند ولا زمہریرا
کسے را کہ مہرِ علی ہست در دل — شود ایمن از شرّہٗ مستطیرا
بہ بدخواہِ اولادِ حیدر خدا گفت — یدعو ثبوراً ویصلیٰ سعیرا
زہر کس کہ بوئے ولائے تو آمد — چہ حاجت کہ پرسند منکر نکیرا
زِ تو نیست پوشیدہ احوالِ جامی — کہ ہستی علیماً سمیعاً بصیرا

دیگر

علیؑ دستِ خدائے ما علیؑ حاجت روائے ما — علیؑ معجز نمائے ما علیؑ مشکلکشائے ما
دریں رنج و بلائے ما دریں درد و بکائے ما — دریں محنت سرائے ما علیؑ راحت فزائے ما

نصیری اش خدا گفتہ خدایش خود ثنا گفتہ
عطائش ہل اتیٰ گفتہ علیؑ شاہِ عطائے ما

علی حبہ جنۃ قسیم النار والجنۃ — امام الانس والجنۃ علیؑ مصطفائے ما
زباں تا در دہاں دارم بجاں سوزِ نہاں دارم — عیاں در زباں دارم علیؑ مشکلکشائے ما

علیؑ مالک علیؑ سالک علیؑ سرور علیؑ رہبر
علی حیدر علیؑ صفدر علیؑ خیبر کشائے ما

بہر رنج و غم و آفت بہر رنج و ہم و محنت — بہر حال و بہر حالت علی راحت فزائے ما
بہ بندِ غم گرفتارم نحیف و زار و ناچارم — ضعیف و سخت بیمارم توئی ہر دم دوائے ما

لقائے تو ولائے تو عطائے تو دعائے تو
بقائے ما شفائے ما عصائے ما دوائے ما

نقابت را طلبگارم ولایت را بدل دارم — عطایت را سزاوارم دعایت جانفزائے ما
بجامِ عشق تو مستم غلامِ قنبرت ہستم — بنامِ حیدر یا دستم بگیر اے پیشوائے ما

ولی الاولیا ہستی تقی الاتقیا ہستی
وصی المصطفیٰ ہستی امام رہنمائے ما

نبی را جانشیں ہستی مکانش را مکیں ہستی — شفیع المذنبیں ہستی بدرگاہِ خدائے ما
الٰہی غرقِ عصیانم سراپا محوِ نسیانم — توئی غفار و رحمانم بکن عفوِ خطائے ما

بغفلت سالہا ماندم بہ ندامت برزباں دارم
مگر لاتقنطوا خواندم توئی رحمت نمائے ما

توئی رزاق معبودم توئی خلاق مسجودم — توئی غفار و معبودم توئی برحق نمائے ما
زما جرم و خطائے ما ز تو عفو و عطائے ما — بحقِ مصطفائے ما بہ بخش اے کبریائے ما

زغفلت ہا کہ می دارم ندامتہا بسا دارم
بچشمِ زار میزارم خجل از کردہائے ما

گنہگارم سیہ کارم جفاکارم دل آزارم — خطا دارم سزاوارم بپاداشِ خطائے ما
مگر سر بردرت دارم درِ دیگر نمی دانم — بجرمِ جودت اقرارم بعفوِ تو رجائے ما

زحد بگذشت عصیانم پریشانم پشیمانم
ہراسانم نمی دانم چہ باشد انتہائے ما

چہ عمر اولیں رفتہ بعشرتہا چنیں رفتہ — نہ چیں ہم بر جبیں رفتہ چہ بودن ابتدائے ما
کنوں رنج و غم و ایذا مصیبتہا و آفتہا — بما شد جا بجا پیدا چہ ہست ایں انتہائے ما

غموم ہم رو برو گشتہ ہموم ہم مو بمو گشتہ
غموم ہم کو بکو گشتہ شدہ عسرت فزائے ما

منم عاصی تو غفاری منم ناسی تو ستاری — کن اے باری تو یکباری نظر بر ہائے وائے ما

منم طالب تو مطلوبی منم عاشق تو محبوبی
بدیں خوبی دمرغوبی بشو حاجت روائے ما

توئی اول توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن
توئی حاضر توئی ناظر توئی ناصر برائے ما

الٰہی انت معبودی الٰہی انت مسجودی
الٰہی انت مقصودی بسویت چشمہائے ما
لنا العصیان و النسیان لک الاحسان و الغفران
فیا منان و یا رحمان ز تو عفو خطائے ما

الٰہی انت ستارٌ الٰہی انت غفارٌ
و انی مذنبٌ ضارٌ خجل از کردہ ہائے ما

الٰہی منک غفرانٌ الٰہی منک احسانٌ
ومنی آہ عصیانٌ سیہ شد نامہائے ما
الٰہی انت خلاقی الٰہی انت رزاقی
انا المرزوق و الراجی بدستت رزقہائے ما

صرفت العمر فی العصیان حسنت النفع فی النقصان
فمنک العفو یا رحمان ہمیں ز تو رجائے ما

قبیحٌ کل افعالی طریحٌ حسن اعمالی
صریحٌ فرد اتقالی دریغا کردہ ہائے ما
بحق آدمؑ و حوا بحق مریمؑ و عیسیٰؑ
بحق نوحؑ و ہم موسیٰ رسولان خدائے ما

بحق مصطفےٰ رہبر بحق مرتضیٰؑ حیدر
بحق فاطمہؑ اطہر دوائے دردہائے ما

بحق شاہ انس و جان بجان در راہ دیں قربان
حسنؑ آفاق را ایمان امام و پیشوائے ما
بحق سبط پیغمبر حسینؑ شافع محشر
ذبیح نصرت داور شہید کربلائے ما

بحق عابدؑ حق جو بحق باقرؑ حق گو
بحق جعفرؑ خوش خو امام رہنمائے ما

بحق رہبر ناظم امام موسیٰؑ کاظمؑ
بحق عامل عالم شہ موسیٰؑ رضائے ما
بحق حضرت عالی تقیؑ و ہم نقیؑ ہادی
بحق عسکریؑ مہدیؑ امام پیشوائے ما

بہ تن تا روحِ جاں ماند بشکرت تر زباں ماند
بحمدت وا دہاں ماند اجابت کن دعائے ما

بندِ دل رہائی دہ دل مارا صفائی دہ
بدل یادِ خدائی دہ توئی برحق خدائے ما
عدو گردد بدو باشد ضرر چوں کینہ جو باشد
بہر سوز دروں باشد خجل از فتح ہائے ما

بہر کارے کہ خواہد دل مرادِ ما شود حاصل
نماید خرم و خوشدل حصولِ مدعائے ما

دمِ آخر بیکباری بمن غفلت شود طاری
بماند ذکر تو جاری بلب از وردہائے ما
شود اولادِ با ایماں سعید و تابع فرماں
بماند خرم و شاداں دریں دارِ فنائے ما

الٰہی ذاکرِ پُرغم بذکرت روز و شب ہردم
بماند بےغم و خرم ہمیں ہردم دعائے ما

منقبت بجناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفیٰ

اے صدرِ دیوانِ رُسل وے شمعِ نورِ انبیا
خورشیدِ برجِ سلطنت جمشیدِ تختِ کبریا
نامت محمدؐ آمدہ محمود و احمدؐ آمدہ
دینِ تو سر آمدہ قاسم زکینت ترا
طٰہٰ و یٰسین نامِ تو انا فتحنا کامِ تو
قرآں ز حق پیغامِ تو اے آفرینت مرحبا
اے صدرِ بزمِ عالمی اے تاج بخشِ آدمی
ہم انبیا را خاتمی ہم مصطفیٰ ہم مجتبیٰ
جنت سرائے بارِ تو رضوان امانت دارِ تو
وے از گلِ رخسارِ تو فردوسِ اعلیٰ راضیا
تو گوہرِ آدمؑ صدف تو رہبری با ہر خلف
بر انبیا داری شرف چند انکہ بر مس کیمیا
ترکِ فلک ہندوئے تو نورِ فلک از روئے تو
واللیل وصفِ موئے تو نعتِ جمالت والضحیٰ
احکامِ تو حبل المتیں حاجب ترا روح الامیں
اے رحمۃ للعالمین ہستی امامِ انبیا
اے تاج بخشِ سروراں وے خاتمِ پیغمبراں
ہستی توئی صاحبِ قرآں در دین و دنیا پیشوا

روئے تو ماہِ انور راست اے تو شمعِ خاورا ست — خلق تو عینِ کوثر است دستِ تو دریائے عطا
ہر دم ہزاراں آفریں بر جانت از جاں آفریں — بیحد و پایاں آفریں بر رُوحِ پاکت از خدا
انجم ترا خیل و سپاہ ہر خرگہِ تو قبہ ماہ — طاقِ سپہرت بارگاہ عرشِ مجیدش متکا
برطرز چرخ و اختری بہتر زیادہ مشتری — بر دعوی پیغمبری آمد ترا آہو گواہ
مقصود لولاک آمدی پس چست وچالاک آمدی — از عالمِ پاک آمدی جا نہا نثارت مرحبا
اے اخترِ برج کرم از روضہ بیروں نہ قدم — تا از رخت چوں صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا
از شوق رویت در چمن گل چاک کردہ پیرہن — با گیسویت مشکیں ختن گردم زند باشد خطا
پشت و پناہِ ما توئی اقبال و جاہِ ما توئی — چوں عذر خواہِ ما توئی در باب آخر کامِ ما
دِلِ خستگاں راشاد کُن از بندِ غم آزاد کُن — در عاشقانت یاد کُن بخرام در کوئے وفا
رسوا مکن در محشرم آزار کن از ہر درم — چوں طبع مدحت گسترم گوید ترا جانِ ثنا
نورِ دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی — ہر درد را مرہم توئی اے دردمنداں را دوا
از حضرتِ حق جرمِ ما در خواہ از لطف و عطا — درماندہ ایم و بینوا از شدتِ خوف و رجا

چوں احمدِ جامی نہاں در دِ گناہِ بیکراں
از حق بخواہ اے کامراں جرم و گناہِ ایں گدا

در منقبت جناب امیر المومنین علی مرتضٰی علیہ السلام

من تصنیف حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ

اے گلبنِ باغ وفا داں سرِ بستانِ صفا — خورشید اوجِ مصطفٰے یعنی علی مرتضا
مقصود امر کن فکاں مطلوب اسمِ جسم وجاں — مفتیِ درسِ انس وجاں معنیِ حرفِ انّما
دُرجِ ولایت را صدف برجِ کرامت را شرف — شاہِ عرب ماہِ نجف چابک سوارِ لافتا
دانندہِ عقل و ہنر بینندہِ نفع و ضرر — مفتیِ احکامِ قدر منشیِ دیوانِ قضا

نفس رسول مجتبیٰ زوج بتول پارسا — قائم مقام مصطفیٰ صاحب نصاب انبیا
عالی علم والاهمم شیر خدا میر امم — شاه عرب ماه عجم سلطان جمله اولیا
بدر الدجیٰ صدر التقیٰ کهف الوریٰ نور الهدیٰ — نجم العلیٰ شمس الضحیٰ یعنی وصی مصطفا
اعظم امیر المومنین صدر امام المتقین — آن کاشف سر یقین وان صاحب تاج ولوا
آن حیدر عالی نسب وان صفدر والا حسب — آن عالم علم و ادب وان مفخر آل عبا
آن مقتدای هاشمی وان رهنمای متقی — وان یاور شرع نبی آن ناصر دین هدا
سر حدیث لوکشف گشت از زبانش منکشف — دانش بعلمش معترف بینش بفضلش رهنما
گنج سلونی در دلش علم لدنی حاصلش — جان و تن و آب گلش با علم و حکمت آشنا
دینش بعلم لم یزل خالی زنقصان و خلل — طبعش منزه از زلل دانش مبرّه از ریا
خورشید برج مهتری سیاره نیک اختری — درج کرم را مشتری پیک قدم را پیشوا
با خضر همراز آمده با نوح دمساز آمده — با عیسیٰ انباز آمده در عالم علم بقا
یوسف بسیم سوخته خود را بدو افروخته — قارون ازو آموخته قانون علم کیمیا
ادریس با ارشاد او حیران باستعداد او — موسیٰ ز استمداد او کرده عصا را اژدها
منشور دین احمدی مشهور ملک سرمدی — بگذشته بر طبعش بدی نارفته در لطفش خطا
ماه سپهر مکرمت خورشید کیوان منزلت — شاه سریر سلطنت بحر کرم کان سخا
فغفور دربان درش قیصر غلام قنبرش — خاقان کمینه چاکرش باحشمتش قارون گدا
کرده نبی نامش علی خوانده خداوندش ولی — در عهد ایام صبی بدرید کام اژدها
از ضربت صمصام او وز هیبت ضرغام او — شیر فلک در دام او چون روبهی بسته دو پا
دست ستم برتافته ناف زمین بشکافته — از عکس رویش یافته شمع فلک نور ضیا
آن حیدر درنده مے وان صفدر خنده پے — وان مفخر کاوس و کے وان سرور خیبر کشا
آن ماه برج ابتدا وان در درج اقتدا — وان میر دلیران فضا وان شیر میدان دغا

ابن عم پیغمبری باب شبیرؑ و شبریؑ — ساقی حوض کوثری در موقف خوف و رجا

نقش نگین خاتمہ صاحب یقینِ عاملہ — خاتونِ جنت فاطمہ گلدستۂ باغ صفا

آن مجمع فضل و ہنر آن منبع عقل و نظر — وان مخزنِ علم و خبر وان معدنِ صدق و صفا

آن یک امیر محتشم وان یک امام محترم — وان دُرِّ دریائے کرم آن گوہرِ کانِ سخا

آن روز و شب اندر طلب این سال و مہ اندر تعب — وان خستۂ زہر و تعب این کشتۂ تیغ جفا

از دستِ طعن کافران وز شوخیٔ این منکران — وان یک اسیر کوفیان وین یک شہیدِ کربلا

باداں ہزاراں آفریں از فضلِ رب العالمیں — بر روحِ زین العابدینؑ آن قدوہ اہل صفا

از باقرؑ و جعفرؑ سخن گر میکنی کاظمؑ بکن — اے دل تو کحل دیدہ کن خاک درِ موسیٰ رضاؑ

مہر تقیؑ را با نقیؑ گر ختم کنی با عسکریؑ — گردد دل و جانت زکی گیرد ہمہ کارت روا

اے مہدیؑ آخر زماں بنمائے روئے خود عیاں — تا چند باشی در نہاں خود را نمائی رہنما

آرم بہ پیشِ ہر کسے زاری و دردِ دل بسے — تا از میان گیرد کسے دستِ من رندِ گدا

من کیستم سرگشتہ ام از جان و دل برگشتہ ام — برگرد در و برگشتہ ام بر بوئے احسانِ شما

حافظ خموشی پیشہ کن وز کارِ خود اندیشہ کن
قطعِ نظر زیں پیشہ کن گر بایدت مر ترا

مجموعہ مناقب فارسی

مرتبہ: سید زمان علی شاہ صاحب

رباعیات

یارب برسالتِ رسول الثقلینؐ
یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات
نیمے بحسنؑ بہ بخش و نیمے بحسینؑ

رُباعی

باغِ بہشت وصفِ جمالِ محمدؐ است	ختمِ رسلؐ صفاتِ کمالِ محمدؐ است
ہر کس بہ آرزوئے جمالِ محمدؐ است	مقصودِ ما محمدؐ و آلِ محمدؐ است

رُباعی

ساقیِ شرابِ حوضِ کوثر حیدرؑ	حامی و شفیعِ روزِ محشر حیدرؑ
پُوچھے جو کوئی کون ہے آقا تیرا	میں قبر سے چلاؤں کہ حیدرؑ حیدرؑ

رُباعی

در شانِ کسے کہ گفت تطہیر اللہ	پس قولِ رسولؐ من اذاست گواہ
آزردنِ اوؑ و بازِ اُمیدِ نجات	لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ

رُباعی

سادات کہ پاکیزہ بود گوہرِ شاں	تاجِ سرِ عالم است خاکِ درِ شاں
آنانکہ بکذب آلِ یٰسین شدہ اند	اے سینِ سیادت ارّہ شو بر سرِ شاں

رُباعی

نے ذکرِ خفی و نے جلی را دانم	نے شیخ و مشائخ نہ ولی را دانم
مولائے خود و پیرِ خود و مُرشدِ خود	اللہ و محمّدؐ و علیؑ را دانم

رُباعی

آنکہ او را با علیؑ از جہل ہمسر میکنی	نیست فخرش ہیچ فخر کفشِ قنبر داشتن
گر ترا باور نمی آید ز روئے اعتقاد	حق زہراؑ خوردن و دینِ پیمبرؐ داشتن

رُباعی

کتابِ خدا چار و اصحابِ چار	کتابِ خدا ہم بریں راسخ است
علیؑ مصحف آمد ازاں در شمار	کہ آں ہر سہ منسوخ و ایں ناسخ است

تضمین

تو اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا	چودہ پلانے والے ہیں پرواہ ہے تیری کیا
میخانوں کا تجھے میں دیئے دیتا ہوں پتہ	بطحا و کاظمین و خراسان و سامرہ

خورشیدِ مدعا مرا برجِ شرف میں ہے
اِک کربلا میں اک مرا ساقی نجف میں ہے

رُباعی

در مذہبِ ما کلامِ حق نادِ علیؑ است	طاعت کہ قبول حق بود یادِ علیؑ است
از جملہ آفرینشِ کون و مکان	مقصودِ خدا علیؑ و اولادِ علیؑ است

قطعہ

مشہورِ شش جہت میں شرف پنجتن کا ہے	پہلے تو نام پاک رسولِ زمن کا ہے
بعد اس کے نام خسروِ خیبر شکن کا ہے	اور اسم پھر بتولؑ اسیرِ محن کا ہے

چوتھے جوانوں میں حسنؑ سبز فام ہیں
اور پانچویں حسینؑ علیہ السّلام ہیں

مفردات

شفیعٌ مُطاعٌ نبیٌ کریمٌ	قسیمٌ وسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ

فرد

چراغ و مسجد و محراب و منبر	علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ

فرد

علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ	ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علیؑ

فرد

شبے در خوابِ دیدم من جمالِ ساقیِ کوثر	علیؑ بن ابیطالب امیر المومنین حیدرؑ

فرد

من خاکپائے عالمِ اصحاب کُلہم	لعنت براں کہ مُنکرِ یک یار می شود

فرد

یا علیؑ گفتی چو درمانی بفریادت رسم	یا علیؑ درماندہ ام اکنوں بفریادم برس

فرد

گر دَدَ عالم پُر از ولی باشد	پیرِ ما مُرتضیٰؑ علیؑ باشد

رُباعی

خلق گوید بر یزید و قوم اُو لعنت مکُن	تا کہ گرداند خدا جا گہ زاہل جنتش
آنکہ او با آلِ احمد کرد بخشیدش خُدا	ہم مکن بخشد اگر صد بار گویم لعنتش

رُباعی

بر دشمنانِ علیؑ ولی لعنت باید	بر دوستانِ علیؑ وصی رحمت باید
ہر کس کہ زند دم بدوستی شہِ مرداں	گر لعن بدشمنانش نکند بر اُو لعنت باید

قطعہ

داستاں پسرِ ہندہ مگر نہ شنیدی	کہ چہا از ستم اُو بہ پیمبرؐ برسید
پدرِ او در دندانِ پیمبرؐ بشکست	مادرِ او جگرِ عمِ پیمبرؐ بمکید
اُو بناحق حق دامادِ پیمبرؐ بگرفت	پسرِ او سرِ فرزندِ پیمبرؐ بہ بُرید
بر چنیں قوم کہ لعنت نکند لعنت باد	لعنت اللّٰہ یزیداً و علیٰ قومِ یزید

حافظ شیرازی رحمۃُ اللّٰہ علیہ

اَحداً سامِعِ المُناجاتی	صمداً کافیُ المہماتی
زیر و بالا می توانم گفت	خالقُ الارض والسمواتی
حاجتِ خویش از تو می طلبم	زانکہ قاضیٔ جُملہ حاجاتی

ہیچ پوشیدہ از تو پنہاں نیست	عالم السّر والخفیاتی
شکرِ فضلِ تو کے توانم گفت	حافظی فی جمیع حالاتی

جامی علیہ الرحمۃ

یا رسولِ عربی شاہِ سوار مدنی	بلبلِ مکّہ و بطحا وَ سُہیلِ یمنی
دَر حریمِ حرمِ خاص تو جبریلؑ مدام	کمتریں بندۂ درگاہ اویسِ قرنی
تو کہ در باغ رسالت چو قدت سرو تر است	سرو باغ ملکوتی و گل یاسمنی
رُخ برآں روضہ کُن و خاکِ درش شو جامی	زانکہ تو بلبل آں باغ وفائے چمنی

قدسی علیہ الرحمۃ

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی	دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم	اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدمؑ را	بہتر از عالم و آدمؑ تو چہ عالی نسبی
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعل ام	زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی
ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور	زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر	اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام	زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات	لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی
شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت	بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی
سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی	آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

جامی علیہ الرحمۃ

رُوحی فداک اے صنمی ابطحی لقب	آشوبِ ترک و شورِ عجم فتنۂ عرب
کس نیست در جہاں کہ ز حسنت عجب نماند	اے در کمالِ حسن عجب تر ز ہر عجب

ہرکس نیافت جرعۂ از جام وصل تو / زیں بزمگاہ تشنہ جگر رفت وخشک لب
تا زلفِ تو شب است و رُخت آفتابِ حسن / واللیل والضحیٰ است برآورد روز و شب
کامے ز لب بہ بخش کہ عشاق خستہ را / صد خار خار در جگر افتاد زاں طلب
رفتن بسر طریقِ ادب نیست در رہت / ما عاشقیم و مست نیاید زما ادب
دل باد منزل غم و سر خاک مقدمت / کیں موجبِ شرف بود آں مایۂ طرب
مطلوبِ جامی از طلبم گفتۂ کہ چیست / مطلوب او ہمیں کہ دہد جاں درین طلب

نعمت اللہ علیہ الرحمۃ

دمبدم دم از ولائے مرتضیٰؑ باید زدن / دستِ دل بر دامنِ آلِ عبا باید زدن
نقشِ حبِ خاندان بر لوحِ دل باید نگاشت / مُہرِ مہرِ حیدری بر جانِ ما باید زدن
رُو بروئے دوستانِ مرتضےٰ باید نہاد / مدعی را تیغِ تیزت بر قفا باید زدن
دم مزن با ہر کہ اُو بیگانہ باشد از علیؑ / ور نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن
لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار / ایں سخن را از سرِ صدق و صفا باید زدن
در دو عالم چاردہ معصوم می باید گزید / پنج نوبت بر درِ دولت سرا باید زدن
کربلائے آید از عشقِ شہیدؑ کربلا / آں بلا را عاشقانہ مرحبا باید زدن
ہر درختے کاں ندارد میوۂ از حبِ علیؑ / اصل و فرعش را قلم سرتا بپا باید زدن
دوستاں خانداں را دوست باید داشتن / بعد ازاں دم از وفائے مرتضیٰ باید زدن
سرخی روئے موالی سکۂ نامِ علیؑ است / بر رخِ دنیا و دیں چوں بادشا باید زدن
بے ولائے آں ولی لافِ ولایت میزنی / لاف می باید چہ دانی از کجا باید زدن
باولائے از ولائے آں ولی افراشتیم / طبل در زیرِ گلیم آخر چرا باید زدن
پیشوا باید ترا جستن ز اولادِ رسولؐ / پس قدم مردانہ در راہِ خدا باید زدن
بر درِ شہرِ ولایت خانۂ باید گرفت / خیمہ در دارالسلام اولیا باید زدن

از زبانِ نعمتُ اللہ منقبت باید شنید — در کفِ نعلینِ سیّدؑ بوسہ ہا باید زدن

شمس تبریز علیہ الرحمۃ

در صورتِ پیوند جہاں بود علی بود — تا نقشِ زمین بود زماں بود علیؑ بود

ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن — ہم عابد ہم معبد و معبود علیؑ بود

ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ — ہم یونسؑ و ہم یوسفؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود

ہارون ولایت کہ پس از موسیٰؑ عمران — واللہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود

ایں کفر نباشد سخن کفر نہ ایں است — تا ہست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود

عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت — آں نطقِ و فصاحت کہ دَرُو بود علیؑ بود

موسیٰؑ و عصا و یدِ بیضا و نبوت — در مصر بفرعون کہ بنمود علیؑ بود

جبرئیلؑ کہ آمد ز پسِ خالقِ بیچوں — در پیشِ محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود

آں لحمک لحمی بشنو تا کہ بدانی — آں یار کہ او نفسِ نبیؐ بود علیؑ بود

آں شاہِ سرافراز کہ اندر شبِ معراج — با احمدؐ مختار یکے بود علیؑ بود

چندانکہ نظر کردم و دیدم بحقیقت — از ہر دو جہاں مقصد و مقصود علیؑ بود

آں قلعہ کشائے کہ در قلعۂ خیبر — برکند بیک حملہ و بکشود علیؑ بود

سعدی علیہ الرحمۃ

منم کز جان شُدم مولائے حیدرؑ — امیر المومنینؑ آں شاہِ صفدر

علیؑ کورا خدا بیشک ولی خواند — بامرِ حق وصی کردش پیمبرؐ

بحق پادشاہِ ہر دو عالم — خدائے بے نیاز و فرد اکبر

بحقِ آسماں ہائے ملائک — کز آں جا ہیچ جائے نیست برتر

ز پنج ارکانِ شرع ہفت اقلیم — بافلاک دہ و دو برج دیگر

بکرسی و بعرش و لوحِ محفوظ — بحقِ جبرئیلؑ آں خوب منظر

به میکائیلؑ و اسرافیلؑ و صورش — بعزرائیلؑ و ہول گور و منکر
بتوریت و زبور و صحف انجیل — بحق حرمت ہر چار دفتر
بحق آیت الکرسی و یٰسین — بحق سورہ طٰہ سراسر
بحق آدمؑ و نوحؑ ستودہ — بحق شیثؑ و ہودؑ داد گستر
با براہیمؑ و قرباں کردن او — باسحاقؑ و باسمٰعیل و ہاجر
بختم انبیاء احمدؐ کہ باشد — شفیع عاصیاں در روز محشر
بہ تعظیم رجب یا قدر شعبان — بحق روضہ و تصدیق داور
بحق مکہ و بطحا و زمزم — بحق مروہ و رکن معمر
برنج اہلبیتؑ و آل زہراؑ — بخون ناحق شبیرؑ و شبرؑ
باب دیدہ طفلاں مرحوم — بسوز و سینہ پیران بے پر
کہ بعد از مصطفیٰ در جملہ عالم — نہ بد فاضل تر و بہتر ز حیدرؑ
مسلم بد سلونی گفتن او را — کہ علم مصطفیٰ را بود او در
یقین اندر سخا و علم و عصمت — نہ شد پیدا و او را ہیچ ہمسر
اگر دانی بگوئی جز علیؑ نیست — کہ دلدل زیر رانش بود خوشتر
چہ گویم وصف آں شاہے کہ جبریلؑ — گہے مداح بود و گاہ چاکر
بداں گفتم کہ تا خلقاں بدانند — کہ سعدی زیں سعادت نیست بے پر
الا سعدی تو نیکو اعتقادی — ز دین و اعتقاد خویش برخور

حریف دہلوی علیہ الرحمۃ

بہر ایجاد جہاں شان علی ساماں شد — سر بسر فضل شد و جود شد و احساں شد
پرتو عارض آں زیب دہ ارض و سما — مہر شد و ماہ شد و انجم نور افشاں شد
ہیں چہ فیض است کہ مخفی از رخ شہ کرد ظہور — دجلہ شد لجہ شد و بحر شد و نیساں شد

به میکائیل و اسرافیل و صورش — بعزرائیل و ہول گور و منکر
بتوریت و زبور و صحف انجیل — بحق حرمت ہر چار دفتر
بحق آیت الکرسی و یسین — بحق سورہ طٰہ سراسر
بحق آدم و نوح ستوده — بحق شیث و ہود داد گستر
با براہیم و قربان کردن او — باسحاق و باسمٰعیل و ہاجر
بختم انبیاء احمد که باشد — شفیع عاصیاں در روز محشر
به تعظیم رجب یا قدر شعبان — بحق روضہ و تصدیق داور
بحق مکہ و بطحا و زمزم — بحق مروہ و رکن معمر
برنج اہلبیت و آل زہرا — بخون ناحق شبیر و شبر
بآب دیدہ طفلاں مرحوم — بسوز و سینہ پیران بے پر
که بعد از مصطفےٰ در جملہ عالم — نہ بد فاضل تر و بہتر ز حیدر
مسلم بد سلونی گفتن او را — که علم مصطفےٰ را بود او در
یقین اندر سخا و علم و عصمت — نہ شد پیدا و او را ہیچ ہمسر
اگر دانی بگوئی جز علی نیست — که دلدل زیر پا نش بود خوشتر
چہ گویم وصف آں شاہے که جبریل — گہے مداح بود و گاہ چاکر
بداں گفتم که تا خلقاں بدانند — که سعدی زیں سعادت نیست بے پر
الا سعدی تو نیکو اعتقادی — ز دین و اعتقاد خویش برخور

حریف دہلوی علیہ الرحمۃ

بہر ایجاد جہاں شان علی ساماں شد — سر بسر فضل شد و جود شد و احساں شد
پرتو عارض آں زیب دہ ارض و سما — مہر شد و ماہ شد و انجم نور افشاں شد
ہیں چہ فیض است که رخی از رخ شہ کرد ظہور — دجلہ شد لجہ شد و بحر شد و نیساں شد

ذوالفقارش بدمِ چشم بفرقِ اعدا
رعد شد برق شد و شعله شد و تفسان شد

انتظامش چہ باصلاحِ ضوابط آمد
امر شد نہی شد و حکم شد و فرماں شد

شاہ ما خواست کہ طرحے فگند بہرِ زمیں
مور شد مار شد و جن شد و انساں شد

ایں ہم از معجزۂ حکمتِ او بد کاں جا
ابن سینا شد و بقراط شد و لقماں شد

خالص از بہرِ نشاط دل منظور آنش
روضۂ خلد شد و خورشید شد و غلماں شد

تا کہ بے بہرہ نماند کسا از انتابش
علم شد فال شد و دال شد و برہاں شد

ہمگی از سرِ تعظیم بشانش نازل
نص شد و آیہ شد و سورہ شد و قرآں شد

ہمعناں است سعادت بحریفِ دہلی
گر غلام آں شد و ایثار شد و قرباں شد

شمس تبریزی علیہ الرحمۃ

اے تختِ امامت بتو زیبندہ و لائق
فرمانِ تو حکم بقضا ھر دو موافق

ہم ذاتِ تو مجموعۂ ابوابِ مکارم
ہم صحنِ تو دیباچۂ دیوانِ حقائق

مولائے تو بافسق و مسلمان و موحد
بدخواہِ تو باطاعت و ملعون و منافق

در عالمِ ایجاد بود ذاتِ تو مسبوق
در رفعتِ فضائل بجہاں از ہمہ خالق

دینِ نبیؐ د امرِ حق و کارِ جہاں را
تو حافظ و تو ناصر و تو لائق و فائق

تو عنصرِ فضلی و فضائل ز تو حاصل
تو عاشقِ معبودی و عالم بتو عاشق

جسمی و ثابت بتو اغراض مکارم
روحی و تو زندہ بتو احسانِ خلائق

ہم نفسِ تو انوارِ شرف را است مطالع
ہم رائے تو احرامِ خرد راست مطابق

نسبت چہ کنی با تو کسے را چو تو بیشک
ہم خواجۂ مخلوقی و ہم بندۂ خالق

نفسِ تو بحق نفسِ شہی بود کہ جانش
بالائے نہم چرخ زدا ز قدر سرادق

آں کیست کہ مثلِ تو بود بعدِ پیمبرؐ
اے ذاتِ ترا غیر نبیؐ مثل و نہ لائق

از بعدِ نبیؐ ہر کہ بہ غیرِ تو کند رفتے
از ملتِ اسلام شود خارج و فارق

زیرا کہ تو معصومی و غیر از تو گنہگار | ہادیٔ خلائق نشود مُرتد و فاسق

در ظلمت و دوزخ ابدالدہر بماند | چوں صبح ہر آں دل کہ نشد بہرِ تو صادق

بروے دگرے راُمکن از جہل مقدم | کیں نوعِ جہالت نکند عاقل و حاذق

در خانۂ دیں ہست علیؑ در بحقیقت | از در نہ رود ہر کہ بود خائن و سارق

بر شمس بود عرصۂ جنّت تو جہنم | یک دم زدن از مدحِ تو گشت مفارق

حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

دلا تا در جہاں باشم بہ امرِ خالقِ اکبر | نگر دانم جہاں را جز بمدحِ خواجہ قنبر

ثنا گویم امامے را کہ بیشک ہست بے شبہ | بقرآں در ہمہ سورۂ خدا بستودہ پیغمبرؐ

بہر چیزے کہ میگویم بہ فضلِ ایزدِ بیچوں | علیؑ والی علیؑ عالی علیؑ اعلیٰ علیؑ سرور

بعلم و علم و فخر و فرد بود و معنش اکثر | علیؑ دائم علیؑ قائم علی صائم علی سرور

دریں ظلماتِ ویرانی زبہرِ شوقِ انسانی | علیؑ رحمت علیؑ راحت علی جنّت علیؑ کوثر

بوحش و طیر و انس و جن بہر چیزے کہ میدانی | علیؑ شاہ و علیؑ ماہ و علیؑ راہ و علیؑ رہبر

دریں دریائے خونخوارہ زبہرِ حال بیچارہ | علیؑ گوشہ علیؑ توشہ علیؑ کشتی علیؑ لنگر

زلوحِ آسماں نازل زبہرِ انس و جاں یدل | علیؑ اسم و علیؑ جسم و علیؑ جان و علیؑ گوہر

بغیر از وے کسے نبود وکیلے انس و الجاں را | علیؑ بحر و علیؑ مہر و علیؑ شاہ و علیؑ سرور

جزائے مومن و مشرک سزائے ہر دو را آخر | علیؑ نار و علیؑ نور و علیؑ تیغ [illegible] علیؑ جوہر

میانِ مار و اژدرہا چو کس تنہا بود او را | علیؑ مونس علیؑ یونس علیؑ حا[illegible] علیؑ ناصر

کسے کو را نمی داند یقیں داند کہ در ماند | علیؑ حاکم علیؑ عادل علیؑ شاہ و علی [illegible] در

نمی دانی کہ در قرآں دراں نازل شدہ در شاں | علیؑ کل و علیؑ جز و علیؑ مخفی علیؑ مظہر

برائے جانِ ہر کافر فرستاد است حیدرؑ را | علیؑ حرب و علیؑ ضرب و علیؑ جنگ و علیؑ جوہر

کہ بعد از احمدِ مرسل خطاب آمد کہ اے مردم | علیؑ پیر و علیؑ میر و علیؑ بالا علیؑ برتر

بہ بستانِ مُسلمانی زبہرِ شوقِ انسانی	علیؑ بُلبل علیؑ گلبن علیؑ سنبل علیؑ احمر
ندارم در نظر دُنیا نخواہم جنّت و عقبیٰ	چو جاں کردم فدا بہرِ امیرالمومنین حیدر
حسن مدّاح خوش خوانم محبّ آلِ عمرانم	ز نفسِ شہر کاشانم ز امرِ ایزدِ داور

واقف لاہوری علیہ الرحمۃ

بر من دو اسپہ ساختہ غم یا علیؑ مدد	اے صاحبِ لوائے علم یا علیؑ مدد
گم کردہ راہم و بجنابِ تو ملتجی	اے ہادی و امامِ امم یا علیؑ مدد
اے لطف دادِ من بستاں زیں غریب کس	تا کے کشم ز چرخِ ستم یا علیؑ مدد
محرومیم ببین و رحمے نما بمن	اے محرمِ حریم و حرم یا علیؑ مدد
درماندہ ام بمفلسی و عجز و احتیاج	دریائے جود و بحرِ کرم یا علیؑ مدد
خاطر مرا ز صحبتِ مردم گرفتہ شد	گردیدہ ام ندیمِ ندم یا علیؑ مدد
بے بہرہ ام مدار ز فیضِ نوالِ خویش	اے قاسمِ رحیق و نعم یا علیؑ مدد
تنہا نہ نام پاک تو وردِ زبان ماست	بر دل نمودہ ایم رقم یا علیؑ مدد
راہم نما بسوئے حضور و سرورِ عیش	سرگشتہ ام بوادیٔ غم یا علیؑ مدد
خوش گفت دوش واقفِ آزادہ ز دو کون	من بندۂ غلامِ توام یا علیؑ مدد

مُسدّس

سر دفترِ ستائشِ حمدِ خُدا توئی	بسم اللہ صحیفۂ ہر مُدّعا توئی
زوجِ بتولؑ و ابنِ عمِ مصطفےٰ توئی	اے جانشینِ حق رسولِ خدا توئی

کفر است چوں نصیری کہ گویم خدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

اے شہسوارِ عرش کہ نامت غضنفر است	بازوئے کوہ پیکرت از مہد حیدر است

سیا بہ ات بہ خیبر و بر بر برابر است | مغفر شگاف تارکِ صد کفر حیدرؑ است

مردِ نبردِ معرکۂ لافتا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

از کینِ خنجرِ ستم آرائی زنیب | افتادہ چوں حسینؑ بکرب و بلا غریب
بیمار دل شکستہ و مجروح بے طبیب | از بہر آں شہیدؑ شہادت شود نصیب

دربارگاہِ عرش وکیلِ خدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

کمتر کمینۂ ز محبانِ حیدرؑ ام | از روئے صدق خاکِ کفِ پائے قنبر ام
شاعر بروزِ حشر چہ پروائے محشر ام | ہر چند روسیاہ و گنہگار و ابتر ام

دارم یقیں کہ حامیِ روزِ جزا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

با مہر تست سینہ و دل نقش جسم و جاں | غیر از درت پناہ نہ دارم دریں جہاں
یا مرتضیٰ علیؑ بشرِ صاحبُ الزماں | از ہر چہ بنگرم زمیں تا بہ آسماں

چوں آفتاب نور فگن جا بجا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

کلب تو طاہر است بصدق و صفا قسم | خود دیدہ ام حرم بہ حریمِ رضا قسم
یکبار دیگر ام بشرِ انبیا قسم | اے نورِ دیدہ دیدہ بآں خاکِ پا قسم

اے خضرِ پے خجستہ مرا پیشوا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

افتادہ گشتیم بطلسمِ سکندری | از گردشِ زمانہ بگردابِ اخضری
از مہرِ خویشتن ز سر ذرہ پروری | زیں لجۂ عزق تو مارا بروں بری

حلّال مشکلات بشاہ و گدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

مخمس حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

باعث بیدست کارم یا علیؑ مشکلکشائے
بیکس و بے غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے
سخت رنج و درد دارم یا علیؑ مشکلکشائے
رفت دل از اختیارم یا علیؑ مشکلکشائے
از کرم امید دارم یا علیؑ مشکلکشائے

می نماید روز من از روز محشر ہم دراز
نیست عقل و ہوش بر جا زیں غم وحشت طراز
شمع در شبہا ندارد ہمچو من سوز و گداز
میکنم بر درگہت فریاد یا عجز و نیاز
ایں چنیں دلگیر و خوارم یا علیؑ مشکلکشائے

شرح بے برگی کنم با حال غربت را بیاں
یا غم دوری کہ دارم از فراق دوستاں
یا بدرد دل کنم پیش تو فریاد و فغاں
نیست پنہاں از تو ہیچ احوال من اندر جہاں
مشکلے بسیار دارم یا علیؑ مشکلکشائے

تا کجا از قطرہ بارم دیدۂ خونتاب را
تو کہ کردی کامیاب اعداؤ ہم احباب را
نیست تاب بار غم اکنوں دل بیتاب را
باز میدارم براہت دیدۂ پُر آب را
کن نظر بر حال زارم یا علیؑ مشکلکشائے

نے حبیبے تا مرا زیں رنج و غم خوشدل کند
از چہ رد تسکیں دل بیتاب من حاصل کند
نے طبیبے تا دوائے درد ایں بیدل کند
کیست غیر از ذات تو تا حل ایں مشکل کند
سخت زیں غم بیقرارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر چہ مشکل بر سر من آمد آساں کردۂ
از چہ عصیانم کنوں مائل با فغاں کردۂ
ہر کجا بر حال زارم لطف و احساں کردۂ
اندریں غربت مرا پابند حرماں کردۂ

عقدہا بکشا ز کارم یا علیؑ مشکلکشائے

تو کہ از روئے عنایت روز و شب اندر جہاں
داشتی فارغ مرا از بارِ احسانِ کساں
گشتہ ام محتاج امروز از برائے این و آں
ہست جائے رحم و وقتِ دستگیری این زماں

دُور از خویش و تبارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر کہ دارد مشکلے بر سر ز جورِ آسماں
چوں ترا یاد آورد آساں شود در یک زماں
نیست جز نامِ تو ما را ہیچ حرفے بر زباں
چیست از من غفلت ای حاجت روائے دو جہاں

بس پریشاں روزگارم یا علیؑ مشکلکشائے

آرزو دارم ز درگاہِ تو اے عالی جناب
صحتم حاصل شود زیں درد و بیماری شتاب
تا ازیں غربت روم در مسکنِ خود کامیاب
شاد بنشینم بہ بزمِ یار با جام و رباب

تا کجا در غم گذارم یا علیؑ مشکلکشائے

سخت حیرانم ز بیماری من اندر ہمیں
کس مبادا در جہاں یا رب پریشاں آنچنیں
زندگانی میرود اندر غمِ دنیا و دیں
ہیچ نتواں کرد کوشش اندراں نے اندریں

چوں شود انجامِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے

بر امیدِ لطف و احسانِ تو اے اہلِ کرم
از وطن بیروں نہادم در رہِ غربت قدم
ورنہ ایں تابِ تواں کم کے کردے بیمارِ الم
زینہار اندر سفر جرأت نہ کردے ہیچ دم

از شفا امیدوارم یا علیؑ مشکلکشائے

از حقِ آنہا کہ میدارم بدوشِ خویش و بار
از منِ دلریش نتواں باشد از یکہزار
حسرتے دارم ازیں معنی بجانِ بیقرار
از رہِ لطف و کرم امیدہائے من برآر

از ہمہ کن شرمسارم یا علیؑ مشکلکشائے

یک جہاں شد کامیاب از فیضہائے عامِ تو
ہست در عالم نگر مشکل کشائی کامِ تو
بر زباں دارم بصد امیدواری کامِ تو
لیک حیرانم توقف چیست در انعامِ تو

زود فرما کامگارم یا علیؑ مشکلکشائے

نیست بے تو این دلِ بیتاب را صبر و قرار
سخت دل تنگم ازیں بیماری اندر روزگار
میکند ہر لحظہ فریاد و فغاں بے اختیار
می نمایم التجا بر آستانم باربار

زیں بلا کن رستگارم یا علیؑ مشکل کشائے

می گزارم روز و شب در حسرت و رنج و الم
از تو میدارم امیدِ شادمانی دمبدم
می کنم شور و فغاں در ہر نفس چوں نے زغم
گر تو ہم داری دریغ از حالِ من لطف و کرم

کیست دیگر غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے

بر زباں دارد حسنؔ پیوستہ در کنج خمول
کز برائے احمدِ مختار و اولادِ رسولؐ
با دلِ غم دیدہ و با جانِ محزون و ملول
از رہِ عاجز نوازی کن دعائے من قبول

بیکس و بیمار و زارم یا علیؑ مشکلکشائے

ثنائی رحمۃ اللہ علیہ

بیا ساقی کہ امروز است نوروز
زروئے سبزہ فیروز است نوروز
بدہ جامے کہ خوش روز ہست نوروز
بہارِ عالم افروز ہست نوروز

بگلہا مژدہ اندوز است نوروز
چو خورشیدِ جہاں سوز ہست نوروز
بمرغاں نغمہ آموز است نوروز
بحمد اللہ کہ امروز است نوروز

بحکمِ خالق نہ چرخ و اختر
بود امروز روز و شب برابر

چو خضرِ بوستاں برخاست سبزہ
گہے پنہاں گہے پیدا است سبزہ
زروئے گل چمن آراست سبزہ
مگر سرمایۂ سود است سبزہ

بسوئے باغ رہ پیما است سبزہ
رود بالائے گل رعنا است سبزہ

ببیں از بوستاں برخواست سبزہ
ازاں سر دفترِ گلہاست سبزہ

کہ گشتہ خاک پائے شاہِ کونینؐ
محمدؐ آرزوئے قابِ قوسین

دلا در وقتِ گل بگذر بہ گلزار
کہ بلبل آمدہ خوشتر بہ گلزار
شگفتہ لالۂ احمر بہ گلزار
قدح پیماست نیلوفر بہ گلزار
نہادہ ارغواں مجمر بہ گلزار
نمودہ نسترن دفتر بہ گلزار
گل زر دست طشتِ زر بہ گلزار
دمیدہ سبزۂ یا سر بہ گلزار

کہ خواندہ خطبۂ آلِ پیمبرؐ
بگلہائے چمن از روئے دفتر

بروں آمد چو گل خنداں شگوفہ
نمودہ از دہن دنداں شگوفہ
دہد پیمانۂ مستاں شگوفہ
بگرد آرد سرِ پیماں شگوفہ
درم ریزاست در بستاں شگوفہ
چمن زاں می کند افشاں شگوفہ

بود گلدستۂ باغِ ہدایت
علیؑ مرتضےٰ شاہِ ولایت

ستادہ در چمن حیرانہ نرگس
گرفتہ ساغر و پیمانہ نرگس
گریباں چاک زد مستانہ نرگس
بود چوں مردمِ مستانہ نرگس
ز ہر مو سوختن مردانہ نرگس
بود ہم شمع ہم پروانہ نرگس
بہ مخموری شدہ افسانہ نرگس
کشادہ چشمِ خود در خانہ نرگس

کہ بیند حضرتِ خیر النساءؑ را
گلِ صد برگ باغِ مصطفےٰ را

نمایاں گشتہ در گلزار غنچہ
چو پیکانِ خدنگ یار غنچہ

برون آورد سر از خار غنچه
بہم پیچیدہ طومار غنچه
نشسته با دلِ خونبار غنچه

گره دارد بدل بسیار غنچه
گرفته روئے در زنگار غنچه
زبان بربسته از گفتار غنچه

نمی گوید بہ کس راز حسن را
نہاں می دارد از مردم سخن را

بہار آمد بر آمد از چمن گل
نشسته سرفرو در انجمن گل
شدہ باہم کمالِ خویشتن گل
چو لالہ خاک زد در پیرہن گل

نہادہ روئے بر روئے سمن گل
دمے با کس نمی گوید سخن گل
گہے از نالہ بکشاید دہن گل
بود چوں ارغواں خونی کفن گل

مگر آغشتۂ خونِ حسینؑ است
کہ گلہا را ہمہ در باغ شین است

شگفته در چمن گلہائے لالہ
چو بینم چہرہ زیبائے لالہ
نظر کن بر قدِ بالائے لالہ
نماید کار زا استدعائے لالہ

بود داغِ دلش تمغہائے لالہ
سر خود را نہم بر پائے لالہ
کہ بلبل شد بجاں شیدائے لالہ
بر اطرافِ چمن شد جائے لالہ

کہ مشعل دارِ زین العابدینؑ است
کہ نورش ہمہ روئے زمین است

بر آمد چابک و چالاک نسریں
شود دور از خس و خاشاک نسریں
گہے در کردہ بر افلاک نسریں
بود با خاطرِ غمناک نسریں

چو گل گردید دامن پاک نسریں
چو غنچہ شد گریباں چاک نسریں
گہے افتد بروئے خاک نسریں
بگل میگفت آں بیباک نسریں

که با تؑو ساکنِ باغِ بهشت است
خدا اورا برنگِ گل شگفت است

چو بوئے گل بود بوئے ریاحیں
بنفشہ گشتہ ہندوے ریاحیں
بود آگاہ از خوئے ریاحیں
چو دیدہ روئے نیکوئے ریاحیں

چمن خوشرو ست از روئے ریاحیں
حنا ہم میرود سوئے ریاحیں
شدہ از جان دعا گوئے ریاحیں
نشستہ گل بہ پہلوئے ریاحیں

کہ دینِ جعفرِ صادقؑ گرفتہ
ازاں خوئے گل فائق گرفتہ

بر آمد چوں شفق بیروں شقائق
چمن را می کند گلگوں شقائق
بود چوں کاسۂ پر خوں شقائق
کہ منزل کوہ بر ہاموں شقائق

برنگِ حسن روز افزوں شقائق
گرفتہ دامنِ گردوں شقائق
کہ خوردہ آب از جیحوں شقائق
غمِ دل گشتہ با مجنوں شقائق

کہ داغِ موسیٰؑ کاظم بجانم
زہجرانش بچشمِ خوں فشانم

دمیدہ از کنارِ جو بنفشہ
بپائے گل نہادہ رو بنفشہ
نشستہ بر سرِ زانو بنفشہ
بود از لطفِ خود ہندو بنفشہ

چمن را کردہ عنبر بو بنفشہ
زبہرِ گل بود یک سو بنفشہ
بسنبل می زند پہلو بنفشہ
نمودہ تاب در گیسو بنفشہ

کہ آب و آبروئے باغ بستاں
علی موسیٰؑ رضا شاہِ خراساں

چو گل اندر گلستاں است ریحاں
سوادِ خطِ جاناں است ریحاں

بگلشن عنبر افشاں است ریحاں
کہ بوئے قوتِ حال است ریحاں
نہالِ زیبِ بستاں است ریحاں
گلے از باغِ رضواں است ریحاں
فروغِ نورِ برہاں است ریحاں
بحمد اللہ مسلماں است ریحاں

کہ می گوید نقیؑ مارا امام است
زخاکِ پائے او مطلب تمام است

سحر بشگفت چوں گلزار سنبل
شگفتہ وقت دریا زار سنبل
بطرۂ ناب زد بسیار سنبل
بخود پیچیدہ ہمچو مار سنبل
بود چوں کاکلِ دلدار سنبل
شود مانند زلفِ یار سنبل
نہ بیند ہیچ گہہ آزار سنبل
شود از عمر برخوردار سنبل

کہ می گوید نقیؑ را بندہ ام من
غلامی می کنم تا زندہ ام من

سحر از پردہ رخ بنمود سوسن
برآورد از گلستاں دود سوسن
رخ دارد عبیر آلود سوسن
چو بلبل سرمہ را بنمود سوسن
سرِ خود بر فلک فرسود سوسن
زچرخِ نیلگوں آسود سوسن
علم بردوش آمد زود سوسن
بہ مدحِ شہ زباں بکشود سوسن

کہ عسکریؑ پادشاہِ ملک دین است
امامِ طیبین و طاہرین است

گرفتہ در چمن منزل صنوبر
فرو برداشت و پا در گل صنوبر
بروئے گل بود مائل صنوبر
وزاں برباد دادہ دل صنوبر
کہ باشد زودی غافل صنوبر
بیاید دولتِ کامل صنوبر
بود سرسبز در محفل صنوبر
بسانِ بندۂ مقبل صنوبر

وزاں استادہ بر یک پا بہ گلزار
بود مہدی ہادی را علمدار

بہ بستاں کرد از گل یاد بلبل
زشوق گل زدہ فریاد بلبل

دہد از عشق جان برباد بلبل
بجاں دادن بود دل شاد بلبل

چناں در دام دل افتاد بلبل
ز بند گل نہ گشت آزاد بلبل

بمہر حیدر اولاد بلبل
دما دم میکند ارشاد بلبل

ثنائی از غلامان علی باش
چو بلبل در گلستان ولی باش

بحر طویل

آہ وردا و دریغا کہ دگر ماہ محرم شدہ عالم ہمہ در ماتم اولاد نبیؐ جامۂ نیلی بہ بر خاک سیہ ریختہ بر سر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خون دل میرود از دیدہ دریں واقعۂ نیست مرا طاقت گفتار از احوال حسینؑ ابن علیؑ بیکسی آں ہمہ

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

ہست منقول ازاں روز کہ در کرب و بلا از ستم تیغ جفا توم دغا سر ز تن جملہ اولاد محمدؐ ببریدند برآں

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خون ز چشمان شفق ریخت ازیں واقعہ و عرش بلرزید و عطارد قلم از دست فگندہ فلکا زہرہ مشتر

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں دم کہ لعیناں بسوئے خیمہ اولاد نبیؐ روئے نہادند و فتادند بغاوت ہمہ یکسر

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

بیکساں نالہ شدند ازیں خوف طپیدند و بہر خیمہ دویدند ولے راہ ندیدند دراں عاجز و مضطر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

تا بحدیکہ ردا از کتف عابدِ بیمار بود ند فراشی کر برد تکیہ زدہ بود از زیر قدمش بکشیدند ہیچ ازاں روز جبرا شانع محشر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

کافر گردد گر غارتِ خلخال یکے طفل از اطفال زبالش بکشودند سر معجزہ از گردن و عقدِ جواہر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

دُر کر از گوشِ سکینہ بروند بنوعے کہ شدند گوشتش ہمہ شہید بشند از ہوش و ازاں زینبؑ بیچارہ

رواں بود ندانست چہ سازند کہ بشنید ند لعیناں دبردند اساس ہر یکسر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آں زناں آلِ نبیؐ را بسرِ ناقہ عریاں نشاندند و بردند لعیناں بسوئے شام نکردند حجاب از نبیؐ و حیدرِ صفدر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں غلغلہ افتاد بحور و ملکُ جملہ ملائک ہمگی داد و فریاد کشیدند و گفتند کہ یا حق نظر کن آں پیمبر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

پس ازاں خیمہ ببردند لعیناں چہ فراش و چہ لباس آنچہ از اسباب سفر بود از اموال حسینؑ بن علیؑ جملہ ہم

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

محتشم رحمۃ اللہ علیہ

بازایں چہ شورش است کہ در خلق عالم است
بازایں چہ نوحہ و چہ عزا و چہ ماتم است

بازایں چہ رستخیزِ عظیم است کز زمیں
بے نفخِ صور خاستہ تا عرشِ اعظم است

ایں صبحِ تیرہ باز دمید از کجا کزو
کارِ جہان و خلقِ جہاں جملہ درہم است

گویا طلوع می کند از مغرب آفتاب
کاشوب در تمامیِ ذرات عالم است

گر خوانمش قیامتِ دنیا عجیب نیست
ایں رستخیزِ تازہ کہ ماہش محرم است

دربارگاہِ قدس کہ جائے ملال نیست — سرہائے قدسیاں ہمہ بر زانوئے غم است
جن و ملک بآدمیاں نوحہ می کنند — گویا عزائے اشرفِ اولادِ آدم است

خورشیدِ آسمان و زمیں نورِ مشرقین
پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ

کشتی شکستِ خوردہ طوفانِ کربلا — درخاک و خوں فتادہ بمیدانِ کربلا
گر چشمِ روزگار بر اں فاش میگریست — خوں میگزشت از سرِ ایوانِ کربلا
نگرفت دستِ دہر گلابی بغیر اشک — زاں گل کہ شد شگفتہ بہ بستانِ کربلا
از آب ہم مضائقہ کردند کافیاں — خوش داشتند حرمتِ مہمانِ کربلا
زاں تشنگانِ ہنوز بعیوق می رسد — فریادِ العطش ز بیابانِ کربلا
آہ از دمے کہ لشکرِ اعدا نہ کردہ شرم — کردند رو بہ خیمۂ سلطانِ کربلا

آں دم فلک بر آتشِ غیرت سپند شد
کز خوفِ خصم در حرم افغاں بلند شد

کاش آں زماں سرادقِ گردوں نگوں شدے — ایں خرگہِ بلند ستوں بے ستوں شدے
کاش آں زماں بیامدے از کوہ تا بکوہ — سیلِ سیہ کہ روئے زمیں قیر گوں شدے
کاش آں زماں کہ ایں حرکت کرد آسماں — سیماب وار روئے زمیں بے سکوں شدے
کاش آں زماں کہ پیکرِ او شد بروئے خاک — جانِ جہانیاں ہمہ از تن بروں شدے
کاش آں زماں کہ کشتیِ آلِ عبا شکست — عالم تمام غرقۂ دریائے خوں شدے
کاش آں زماں کہ راہِ جگر سوزِ اہلِ بیت — یک شعلۂ برقِ خرمنِ گردونِ دوں شدے
ایں انتقام گر نہ فتادے بروزِ حشر — با ایں عمل معاملۂ دہر چوں شدے

آلِ نبیؐ چو دستِ تظلم بر آورند
ارکانِ عرش را بہ تزلزل درآورند

برخوانِ غم چو عالمیاں را صلا زدند — اوّل صلا بہ سلسلۂ انبیاءؑ زدند
نوبت بہ اولیاء چو رسید آسماں طپید — زاں ضربتے کہ بر سرِ شیرِ خدا زدند
پس آتش از اخگرِ الماس ریزہ ہا — افروختند و بر حسنِؑ مجتبیٰ زدند
وانگہ سرادقے کہ فلک محرمش نبود — کندند از مدینہ و در کربلا زدند
از تیشۂ ستیزہ دراں دشتِ کربلا — بس نخل ہا ز گلشنِ آلِ عبا زدند
زاں خنجرے کزاں جگرِ مصطفیٰؐ درید — بر حلقِ تشنۂ خلفِ مرتضیٰؑ زدند
اہلِ حرم دریدہ گریباں کشادہ موئے — فریاد بر درِ حرمِ کبریا زدند

روح الامینؑ نہادہ بزانو سرِ حجاب
تاریک شد ز دیدنِ آں چشمِ آفتاب

چوں خوں ز حلقِ تشنۂ او بر زمیں رسید — جوش از زمیں بہ ذرۂ عرشِ بریں رسید
نزدیک شد کہ خانۂ ایماں شود خراب — از بس شکستہا کہ بارکانِ دیں رسید
نخلِ بلندِ او چو خساں بر زمیں زدند — طوفاں بر زمیں ز غبارِ زمیں رسید
باد آں غبار چوں بمزارِ نبیؐ رساند — گرد از مدینہ بر فلکِ ہفتمیں رسید
یکبار جامہ در خمِ گردوں بہ نیل زد — چوں ایں خبر بعیسیٰؑ گردوں نشیں رسید
بر شد فلک ز غلغلہ چوں نوبتِ خروش — از انبیاءؑ بہ حضرتِ روح الامینؑ رسید
کرد ایں خیال وہم غلط کار کاں غبار — تا دامنِ جلالِ جہاں آفریں رسید

ہست از ملال گرچہ بری ذاتِ ذوالجلال
او در دلست و ہیچ دلے نیست بے ملال

ترسم جزائے قاتلِ آں چوں رقم زنند — یکبار بر جریدۂ رحمت قلم زنند
ترسم کزیں گناہ شفیعانِ روزِ حشر — دارند شرم کز گنۂ خلق دم زنند
دستِ عتابِ حق بدر آید ز آستیں — چوں اہلبیتؑ دست باہلِ ستم زنند

آہ از دمے کہ با کفنِ خونچکاں زخاک
آلِ نبیؐ چو شعلۂ آتش عَلَم زنند

فریاد ازاں زماں کہ جوانانِ اہلبیت
گلگوں کفن بعرصۂ محشر قدم زنند

از صاحبِ حرم چہ توقع کنند باز
آں ناکساں کہ تیغ بہ صیدِ حرم زنند

پس بر سناں کنند سرے را کہ جبرئیلؑ
شوید غبارِ گیسوانش از آبِ سلسبیل

روزے کہ شد بہ نیزہ سرِ آں بزرگوار
خورشید سر برہنہ برآمد زکوہسار

موجے بجنبش آمد و برخاست کوہ کوہ
ابرے بہ بارش آمد و بگریست زار زار

گویا تمام زلزلہ شد خاکِ مطمئن
گویا فتادہ از حرکت چرخ بیم دار

عرش آنچناں بلرزہ درآمد کہ چرخِ پیر
افتادہ در گماں کہ قیامت شد آشکار

آں خیمہا کہ گیسوئے حورش طناب بود
شد سرنگوں زبادِ مخالف حباب دار

جمعے کہ پاسِ محملِ شاں داشت جبرئیلؑ
گشتند بے عماری و محمل شتر سوار

باآں سر در ایں عملِ امتِ نبیؐ
روح الامینؑ ز روحِ نبیؐ گشت شرمسار

وانگہ زکوہ خیلِ حرم رو بشام کرد
نوعے کہ عقل گفت قیامت قیام کرد

بر حربگاہ چوں رہِ آں کارواں فتاد
شور نشور در ہمہ کون و مکاں فتاد

ہم بانگ و نوحہ غلغلہ در شش جہت فکند
ہم گریہ در ملائکہ ہفت آسماں فتاد

ہر جا کہ بود آہوئے از دست پاک شد
ہر جا کہ بود طائرے از آشیاں فتاد

شد وحشتے کہ شورِ قیامت بگرد رفت
چوں چشمِ اہلبیت برآں کشتگاں فتاد

ہر چند بر تنِ شہدا چشم کار کرد
بر زخمہائے کاریِ تیغ و سناں فتاد

ناگاہ چشمِ دخترِ زہراؑ دراں میاں
بر پیکرِ شریفِ امامِ زماں فتاد

بے اختیار نعرۂ ہذا حسینؑ زد
سر زد چناں کہ آتش ازاں در جہاں فتاد

پس با زباں پر گلہ آں بضعۃ البتول
رو در مدینہ کرد کہ یا ایہا الرسولؐ

این کشتہ فتادہ بہاموں حسینؑ تست — ویں صید دست و پا زدہ در خوں حسینؑ تست
این نخل تر کز آتش جاں سوز تشنگی — دور از زمیں رسا ندہ بگردوں حسینؑ تست
ایں ماہی فتادہ بدریائے خوں کہ ہست — زخم از سنانِ تازہ تر افزوں حسینؑ تست
ایں غرقۂ محیط شہادت کہ روئے دشت — از موجِ خونِ او شدہ گلگوں حسینؑ تست
ایں شاہ کم سپاہ کہ با خیلِ اشک و آہ — خرگاہِ زیں جہاں زدہ بیروں حسینؑ تست
ایں قالبِ تپاں کہ چنیں ماندہ بر زمیں — شاہِ شہید نا شدہ مدفوں حسینؑ تست
ایں خشک لب فتادۂ ممنوع از فرات — کز خونِ او زمیں شدہ جیحوں حسینؑ تست

پس روئے در بقیعہ بزہراؑ خطاب کرد
مرغ و ہوا و ماہی در دریا کباب کرد

اے مونسِ شکستہ دلاں حالِ ما بیں — ما را غریب و بیکس و بے آشنا بیں
آں سر کہ بود پرورشِ اندر کنارِ تو — غلطاں میانِ معرکۂ کربلا بیں
اولادِ خویش را کہ شفیعانِ محشر اند — در ورطۂ عقوبتِ اہلِ جفا بیں
در خلدِ پُر سرور چہ فارغ نشستۂ ایں — اندر جہاں مصیبتِ ما بر ملا بیں
نے نے درا چو ابرِ خروشاں کربلا — طغیانِ موجِ فتنۂ سیلِ بلا بیں
تنہائے کشتگاں ہمہ در خاک و خوں نگر — سرہائے سروراں ہمہ بر نیزہا بیں
آں سر کہ بود بر سرِ دوشِ نبیؐ مدام — یک نیزہ اش ز دوش مخالف جدا بیں

آں بضعۃ الرسولؐ نہ ابنِ زیاد داد
گو خاکِ اہلِ بیتِ رسالت بباد داد

اے چرخِ غافلی کہ چہ بیداد کردۂ — از کیں چہا دریں ستم ایجاد کردۂ

کامِ یزید دادۂ از کشتنِ حسینؑ
بنگر کرا بقتل کہ دل شاد کردۂ

در ذکرِ ایں بس است کہ با عترتِ رسولؐ
بیداد کرد خصم تو امداد کردۂ

بہرِ خسے کہ خارِ درخت عداوت است
در باغِ دیں چہ با گلِ شمشاد کردۂ

اے زادۂ زیاد نکرد ست ہیچ گاہ
نمرود ایں عمل کہ تو شداد کردۂ

با دشمنانِ دیں نتواں کرد انچہ تو
با مصطفٰے ز حیدرؑ و اولاد کردۂ

حلقے کہ سود لعل لبِ خود نبی مدام
آزردہ اش بہ خنجرِ فولاد کردۂ

ترسیم ترا دمے کہ بہ محشر در آورند
از آتشِ تو دود بہ محشر در آورند

خاموش محتشم کہ دل سنگ آب شد
بنیادِ صبر خانۂ طاقت خراب شد

خاموش محتشم کہ ازیں شعرِ خونچکاں
روئے زمیں راشک جگرگوں خضاب شد

خاموش محتشم کہ ازیں نظم گریہ خیز
در دیدہ اشک مستعاں خونِ ناب شد

خاموش محتشم کہ فلک بسکہ خوں گریست
دریا ہزار مرتبہ گلگوں حباب شد

خاموش محتشم کہ زسوزِ تو آفتاب
از آہ سرد ماتمیاں ماہتاب شد

خاموش محتشم کہ زِ ذکرِ غمِ حسینؑ
جبریلؑ رازِ روئے پیمبرؐ حجاب شد

خاموش محتشم کہ ازیں حرف سوزناک
مرغ ہوا و ماہی دریا کمیاب شد

تا چرخ سفلہ بود خطائے چنیں نہ کرد
بر ہیچ آفرید جفائے چنیں نہ کرد

دیگر

مسکنِ خاطرِ دل ناشاد ہے
تشنۂ خوں فکر کا جلاد ہے

اب زمانہ پر سر بیداد ہے
مبتلائے فکرِ خانہ زاد ہے

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حال کیا اپنی مصیبت کا کہوں
ایک مدت سے شکارِ فکر ہوں
دل بدن ہے فکر سے حالت زبوں
حسرتوں کا رات دن ہوتا ہے خوں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

تھا کبھی دل مسکن عیش و طرب
اب ہے پامال غم و رنج و تعب
کٹتے ہیں رنج و تعب میں روز و شب
میری بربادی کے ہیں سامان سب

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صورتِ عنقا ہے شکلِ انبساط
رنج نے دل میں کیا ہے ارتباط
فکر ہی سے رات دن ہے اختلاط
محو دل سے ہو گئی شکلِ نشاط

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

بڑھ چلی حد سے پریشانی مری
ہو گئی بے مثل حیرانی مری
ہے وبالِ جاں گراں جانی مری
لو خبر اے شیرِ یزدانی مری

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علی مرتضیٰ فریاد ہے

یا وصیِ مصطفےٰ یا شیرِ حق
فکرِ لاحق نے کیا ہے رنگ فق
ہے ہجومِ یاس اندوہ و قلق
میں نہیں امداد کا کیا مستحق

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علی مرتضیٰؑ فریاد ہے

بے سبب ہوں عالمِ اسباب میں
مبتذل ہوں چشمِ شیخ و شاب میں
آبرو رکھ لیجئے احباب میں
کشتیٔ امید ہے گرداب میں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حضرت آدمؑ سے تا خیر الانام
جس قدر ہیں انبیائے احتشام
سب کی بگڑی میں تم ہی آئے ہو کام
ہے کسے عقدہ کشائی میں کلام

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صاف ہے نادِ علیاً سے عیاں
ہر طرف چھائی ہوں جب مایوسیاں
آپ ہیں عقدہ کشائے انس وجاں
آپ ہی کا نام ہو وردِ زباں

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں حاجت روائے بیکساں
آپ ہی ہیں پیشوائے انس و جاں
آپ ہیں مشکلکشائے دو جہاں
آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

جب کبھی کوئی مصیبت میں پھنسا
ہو گیا فی الفور پورا مُدعا
آپ سے اس نے اگر کی التجا
میرے حق میں دیر کا مُوجب ہے کیا

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

الغیاث اے سرورِ عالی شیم
الغیاث اے صاحبِ جود و کرم
الغیاث اے سیدِ والا حشم
میں ہوں حصورِ غم و رنج و الم

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں محبوبِ ربِ ذوالجلال
یا وصیٔ مُصطفےٰ یا ذی کمال
آپ کو معلوم ہے سب میرا حال
آپ کی عادت نہیں ردِ سوال

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

اے مرے مولاؑ مدد کیجئے مری
شوہرِ زہراؑ مدد کیجئے مری
سیدِ والا مدد کیجئے مری
سرورِ دو شاہا مدد کیجئے مری

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آسماں عادیٔ ظلم و جور ہے
حالِ احقر مستحقِ غور ہے
مجھ سے یہ بگڑا ہُوا بے طور ہے
میرے گلشن میں خزاں کا دَور ہے

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہوں مریضِ درد و محنت یا علیؑ
دُور کر دیجئے مصیبت یا علیؑ
دل میں رہ جائے نہ حسرت یا علیؑ
کیجئے اب حکمِ صحت یا علیؑ

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

واسطہ احمد کا یا شیرِ خُدا
واسطہ حسنینؑ کا عباسؑ کا
واسطہ زہراؑ کا میرے پیشوا
دَرد میرا ہو چکا ہے لا دَوا

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہو گئی ہے مجھ سے گر کوئی خطا
کیجئے حق سے مرے حق میں دعا
بخشش دیجئے واسطہ حسنینؑ کا
دو جہاں میں ہے وسیلہ آپ کا

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

منفرد ہے ذات والا لاکلام
جس کا آقا ہوئے ایسا نیک نام
اپنے قاتل کو دیا شربت کا جام
کیوں رہے محروم پھر اُس کا غلام

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

یا امیر المومنین یا سیّدی
یا ولی اللہ احمدؐ کے وصی
زوجِ زہراؑ قوتِ قلبِ نبیؐ
حل کرو مشکل قتیلِ زار کی

آئیے آقا دمِ امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

دیگر

اے ناصر و معاونِ دینِ محمدیؐ
ہر چند مجھ سے چرخ رہے برسرِ بدی
وے تازہ نکہتِ گل گلزارِ سرمدی
دستِ جفا سے اس کے مرا حال ہے ردی

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی

واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

حضرت تو انبیائے سلف کے ہیں کام آئے
اور واسطے رسولوں کے ہیں آپکے دلائے
کتنک غلام آپکا دنیا میں دکھ اٹھائے
اب کس کو دستگیری و امداد کو بلائے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

کشتی بچائی نوحؑ کی طوفاں سے آپ نے
یوسفؑ کو بھی رہا کیا زنداں سے آپ نے
احساں کیے ہیں بوذر و سلماں سے آپ نے
روشن ہی جو کیا ہے سلیماںؑ سے آپ نے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

اے ناخدائے کشتی امت ترے نثار
اے حامل لوائے رسولؐ فلک وقار
اے دستگیر خلق دو عالم کے تاجدار
باغ خزاں رسیدہ میں آ جائے پھر بہار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

مونس ہے نہ رفیق نہ یاور نہ غمگسار
نہ آشنا نہ دوست شناسا نہ کوئی یار
کیونکر نہ بیکسی میں مرا دل ہووے قرار
شاہا مدد کرو مری از بہر کردگار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

بحر الم میں اب مری کشتی تباہ ہے
یا دل میں یاد آپ کی یا لب پہ آہ ہے
جاؤں کدھر کہ آنکھوں میں عالم سیاہ ہے
اب آستان پاک مری سجدہ گاہ ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

اے دو جہاں کے مالک و مختار الغیاث
اے بیکسوں کے سرور و سردار الغیاث

اے پیشوائے مومن و دیندار الغیاث
اے بحرِ فیض رحمتِ غفار الغیاث

یا مرتضیٰ علیؑ دلی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

اے شاہ المدد مرے سلطان الاماں
اے شیرِ حق نبیؐ کے دل و جاں الاماں

ذیقدر الحذر مرے ذیشان الاماں
دریائے غم کا دل پہ ہے طوفان الاماں

یا مرتضیٰ علیؑ دلی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمھیں نبیؐ کی نبوّت کی ہے قسم
مولا تمھیں حسنؑ کی عبادت کی ہے قسم

اور فاطمہؑ کی عفت و عصمت کی ہے قسم
اور شاہِ کربلا کی شہادت کی ہے قسم

یا مرتضیٰ علیؑ دلی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

زین العباؑ کا واسطہ شاہا مدد کرو
قیدِ محن سے میرے چھڑانے میں کد کرو

سر سے بلائے رنج و مصیبت کو رد کرو
شیرِ خدا ہو حملہ بھی مثلِ اسد کرو

یا مرتضیٰ علیؑ دلی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب باقرؑ و جعفر اب آئیے
بہرِ رضاؑ اسیرِ محن کو چھڑائیے

بہرِ جناب موسیٰؑ کاظم بچائیے
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ غم ہٹائیے

یا مرتضیٰ علیؑ دلی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب عسکریؑ رہنمائے دیں

بہرِ ظہورِ مہدیؑ ہادیٔ مہ جبیں

ہو شاد کام جلد یہ مغموم و دل حزیں ‏ میرا بجز حضور ٹھکانا کہیں نہیں

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمہیں ہے آلِ پیمبرؐ کا واسطہ ‏ عباسؑ سے جری و غضنفر کا واسطہ
تشنہ ہے بے زبان علی اصغرؑ کا واسطہ ‏ اور نوجوانیِ علی اکبرؑ کا واسطہ

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مشکلکشا علیؑ دمِ مشکلکشائی ہے ‏ حاجت روا کرو دمِ حاجت روائی ہے
اخسن پہ فوج رنج والم کی چڑھائی ہے ‏ آقا دوہائی ہے مرے مولا دوہائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

جناب سیدہؑ طاہرہ

بابا نے تیرے اُمّتِ عاصی کو بچایا
خود رنج اُٹھائے ہمیں دوزخ سے بچایا
شربت تیرے شوہر نے ہے قاتل کو پلایا
خوشنودیٔ رب کے لئے سم بیٹے نے پایا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سم سے تو ہوا شبّرِ ممدوح پہ صدمہ
اور کرب و بلا میں ہوا جب نوح پہ صدمہ
ان صدموں کا بیحد ہے میری روح پہ صدمہ
کیوں اور ہو کوئی دلِ مجروح پہ صدمہ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آفت سے غم و رنج سے اب جاں کو اماں دو
میں سخت پریشان ہوں پریشاں کو اماں دو
نالاں کو اماں خائف ترساں کو اماں دو
محروم کو مغموم کو گریاں کو اماں دو

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اب لب پہ میرے نام شہِ تشنہ لب آیا
شکر تیرے کنبہ کا میں نام و نسب آیا
سائل تیرے در پہ نہیں ہے بے سبب آیا
للہ ذرا پوچھ کہاں سے ہے کب آیا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل کو جھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری
مخفی کوئی دنیا میں سخاوت نہیں تیری

عصیاں نہ بجل ہوں یہ شفاعت نہیں تیری
غیروں سے کہوں کچھ یہ اجازت نہیں تیری

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل ہوں ذرا زوجہ حیدرؑ میری سن لے
خالق کے لئے بنت پیمبرؐ میری سن لے
ہے مریمؑ و سارہؑ سے تو بہتر میری سن لے
اے والدۂ محسن و شبرؑ میری سن لے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دشمن بھی جو سائل تیرے گھر آگیا بی بی
کچھ اپنی تمنا سے سوا پاگیا بی بی
یہ غم تو میرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی
کیوں رازِ نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

لے جاتو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی
کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
محروم رہے خلق یہ شیوہ نہیں بی بی
سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

کیوں حکم مجھے ثانی مریمؑ نہیں ہوتا
کیوں عقدہ بھی حل رنج والم کا نہیں ہوتا
کیوں بنت شہنشاہِ دو عالم نہیں ہوتا
کیا دیر ہے کیوں دور میرا غم نہیں ہوتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

خادم کو بھلا آقا سے کیا کیا نہیں ملتا
دنیا نہیں یا توشۂ عقبےٰ نہیں ملتا
ہے میری خطا جو مجھے مانگا نہیں ملتا
حد ہو گئی حسنینؑ کا صدقہ نہیں ملتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

غیرت کا تقاضہ ہے یہ شکوہ نہیں بی بی
غیروں سے کہوں جا کے یہ شیوہ نہیں بی بی
اظہار محبت اپنا طریقہ نہیں بی بی
اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

بخشی ہے مجھے دولتِ ایمان نبیؐ نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کئے حق کے وصی نے
مشکل میں مدد کی ہے سدا حق کے ولی نے
بھولا نہیں ہے یاد دیا ہے جو علیؑ نے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اکثر ہمیں آفات سے بی بیؑ نے بچایا
عریانی میں اکثر ہمیں چادر میں چھپایا
غم سے بھی کئی مرتبہ آ آ کے چھڑایا
آیا ہے تمہارے لئے تطہیر کا سایا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ
بچوں کے لئے یاد ہے دامن کا پکڑنا
شوہر سے کبھی اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
یوں ہی میرے مقصد کو کرا دیجئے پورا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

لِلّٰہ بلاؤں کو میرے سر سے تو رد کر
حاجت میری پوری ہو خدا کے لئے کد کر
اب صبر میرے ہاتھ سے جاتا ہے مدد کر
چلاؤں میں کب تک کوئی اسکی بھی تو حد کر

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے

یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سُن لیجئے جو کچھ مجھے تقدیر کا ڈر ہے
جاؤں جو کہیں اور تو تحقیر کا ڈر ہے
اور ساتھ ہی اس کے فلک پیر کا ڈر ہے
کچھ آپ کا کچھ حضرتِ شبیرؑ کا ڈر ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مداح ہے خادم یہ تیرا مجھ کو گلہ ہے
واللہ میرا حال مصیبت پہ بجا ہے
اب دیر تیری بندہ نوازی پہ بھی کیا ہے
شہزادی جو خدمت میں تیری عرض کیا ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دشمن بھی ستائیں مجھے میں رنج نہ کھاؤں
انسان ہوں کب تک یہ بھلا صدمہ اٹھاؤں
اور حرف شکایت کا ذرا لب پہ نہ لاؤں
خادم تو تمہاری ہوں کہاں کہنے کو جاؤں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اب چین عطا خالقِ یزداں سے ہو بی بی
تکلیف نہ وسواس کی شیطاں سے ہو بی بی
اور شوق مجھے قرأت قرآں سے ہو بی بی
مقبول دعا میری دل و جاں سے ہو بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آرام زمانے میں مجھے آج نہ کل ہے
بس ناز ہے تم پر یہ بنا میرا عمل ہے
ہر وقت میری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
یوں مانگنا میرا بخدا پہلے پہل ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمہاری
خالق کو مباہات سخاوت پہ تمہاری
ہے شانِ نبیؐ صاف شباہت پہ تمہاری
نازاں ہیں گناہگار شفاعت پہ تمہاری

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آقا میرا خاتون کا فرزند ہے شبیرؑ
آمیر کے صدقے سے ہنرمند ہے شبیرؑ
حیدرؑ کا خلف میرا خداوند ہے شبیرؑ
اس بات سے کیا خرم و خورسند ہے شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اللہ نے دکھلایا ہمیں فاطمہؑ کا گھر
بی بی میری جانب سے ذرا کہہ دو یہ بڑھ کر
یاں مجھ کو نبیؐ مل گئے اور خالقِ اکبر
اب وقتِ مصیبت ہے بچالیں مجھے حیدرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابلِ تحریر
محتاج پریشاں ہوں نہیں کچھ میری توقیر
برگشتہ زمانہ ہے تو دشمن فلک پیر
فریاد ہے فریاد ہے لے مادرِ شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مسکین تو پیٹ اپنا بھرے مُنہ کو میں دیکھوں
قیدی کو ملے در سے تیرے مُنہ کو میں دیکھوں
پائے جو یتیم آکے کہے مُنہ کو میں دیکھوں
خادم کو کوئی لے کے بھرے مُنہ کو میں دیکھوں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دل آپ کو روتا ہے تو کیا آپ کو روئیں
خود آپ کو رویا کریں یا آپ کو روئیں

خود سے جو ہو فرصت بخدا آپ کو روئیں | ٹل جائے مصیبت تو ذرا آپ کو روئیں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل تیرا اب غیر کے گھر جا نہیں سکتا | اوروں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
تو چاہے جو خالق سے تو کیا آ نہیں سکتا | جبریلؑ تیرے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

کیا جا کے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا | پوری ہو تمنا کوئی در ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا | ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

یا فاطمہؑ آئمہ اطہر کا تصدق | قاسمؑ کا تصدق علی اکبرؑ کا تصدق
اصغرؑ کا اور عباسؑ دلاور کا تصدق | کلثومؑ کا اور زینبؑ مضطر کا تصدق

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

ہے ختم سخن اب مجھے شیطاں سے چھڑا دو | سجادؑ کے صدقے سے میرے دکھ کو گنوا دو
جو دل میں تمنا ہے سبھی حق سے دلا دو | ہے شوق زیارت مجھے زیارت تو کرا دو

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مناجات

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

آتا نہیں جینے کا نظر کوئی قرینہ
دو نیم ہے انگشتری دل کا نگینہ
موجوں کے حوالے ہوا ہستی کا سفینہ

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

دامن لیے ہیں جو چاک وہ سلنے نہیں دیتے
اور بادۂ تسکین کو پینے نہیں دیتے
دشمن جو ہیں وہ چین سے جینے نہیں دیتے

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

گھر پر میرے اب ڈالا ہے بدبختی نے ڈیرا
ماحول پہ چھایا ہے گھٹا ٹوپ اندھیرا
ہر سمت ہے تاریک گھٹاؤں کا بسیرا

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مدت سے ہوں زندان مصیبت میں گرفتار
دیکھو جسے آتا ہے نظر درپئے آزار،
ہر وقت میں ایک تازہ مصیبت سے ہوں دوچار
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

جان اپنی جھمیلوں سے چھڑائی نہیں جاتی
اور تازہ مصیبت بھی اٹھائی نہیں جاتی
تسکین کی صورت کوئی پائی نہیں جاتی
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ہستی میری فریاد سے معمور ہوئی ہے
برباد بہت خاطر رنجور ہوئی ہے
شکوہ پہ طبیعت میری مجبور ہوئی ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مجھ سا کوئی بے یار و مددگار نہیں ہے
برباد نہیں بے کس و ناچار نہیں ہے
حامی کوئی جز آپ کے سرکار نہیں ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

احباب بھی تو میری مدد کو نہیں آتے
اور آکے مصیبت میں نہیں ہاتھ بٹاتے
صورت بھی نہیں آن کے وُہ اپنی دکھاتے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

داماں کرم مجھ کو اُڑھا دیجئے مولا!
تسکین کا پیغام سُنا دیجئے مولا
بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیجئے مولا
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

کس وقت میرے ہونٹوں پہ یہ بین نہیں ہے
کیا ربط میرے آپکے مابین نہیں ہے
واللہ کسی طرح مجھے چین نہیں ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

سرکار کو شبیرؑ کی دختر کی قسم ہے
اور زینبؑ و کلثومؑ کی چادر کی قسم ہے
اصغرؑ کی قسم اور علی اکبرؑ کی قسم ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ختم شُد